e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

روزنامہ اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 220 Monday , May 13 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۲۲۰) لکھنؤ، پیر ۱۳۔مئی ۲۰۲۴ء، مطابق ۴/ذی قعدۃ الحرام ۔۱۴۴۵ھ صفحات۔۸

دو بڑے اسپتالوں کو اڑانے کی دھمکی

نئی دہلی: قومی راجدھانی دہلی کو بم دھماکے سے دہلانے والا ایک بار دھمکی آمیز ای میل آیا ہے۔اس بار دو بڑے سرکاری اسپتالوں کو اڑانے کی دھمکی دی گئی۔دھمکی ملنے کے بعد پولیس حرکت میں آگئی ہے۔سرچ آپریشن تیز کر دیا گیا ہے۔اے این آئی کی رپورٹ کے مطابق براڑی کے ایک سرکاری اسپتال اور سنجے گاندھی میموریل اسپتال منگل پوری کو دھمکیاں ملی ہیں۔دہلی پولیس نے کہا کہ براڑی اور سنجے گاندھی اسپتال کو دھمکی آمیز ای میل آیا ہے۔پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔دہلی پولیس نے اس معاملے میں فائر ڈپارٹمنٹ کو بھی اطلاع جاری کی ہے۔اطلاع ملتے ہی پولیس کے علاوہ فائر ڈپارٹمنٹ، بم اور ڈاگ اسکواڈ کی ٹیمیں اسپتال پہنچ گئیں۔ہر جگہ تلاشی جاری ہے۔پولیس نے بتایا کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ اسی طرح کا ایک سازشی ای میل ہے جو حال ہی میں دہلی کے اسکولوں کو موصول ہوا تھا۔

منی لانڈرنگ کیس: جھارکھنڈ کے ریاستی وزیر عالمگیر عالم کو ای ڈی کا سمن

رانچی: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے جھارکھنڈ حکومت کے محکمہ دیہی ترقی کے وزیر عالمگیر عالم کو سمن جاری کیا ہے۔عالمگیر عالم کو 14 مئی کی صبح 11 بجے رانچی میں ایئرپورٹ روڈ پر واقع ای ڈی کی زونل آفس میں طلب کیا ہے۔ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق ریاستی وزیر عالمگیر عالم کو ان کے پی ایس کے گھر سے ملنے والے 35 کروڑ روپے کے حوالے سے سمن جاری کیا گیا ہے۔واضح رہے کہ گذشتہ پیر کو جھارکھنڈ حکومت کے وزیر عالمگیر عالم کے او ایس ڈی سنجیو لال اور ان کے نوکر کے گھر پر چھاپے مارے گئے تھے۔ای ڈی کے چھاپے میں 35 کروڑ روپے برآمد ہوئے۔اس معاملے میں وزیر عالمگیر عالم کے او ایس ڈی سنجیو لال اور ان کے نوکر کو گرفتار کر لیا گیا اور اب ریاستی وزیر کو بھی سمن بھیجا گیا ہے۔قابل ذکر ہے کہ ای ڈی نے چھ مئی کو جھارکھنڈ حکومت کے محکمہ دیہی ترقی کے وزیر عالمگیر عالم کے قریبی چیف انجینئر وریندر رام سے متعلق منی لانڈرنگ معاملے میں چھاپے مارے تھے۔

کیجریوال کی 10 ضمانتیں

غریبوں میں 200 یونٹ مفت بجلی، بہتر صحت اور تعلیم کا وعدہ

لوگوں کو 'مودی کی گارنٹی' اور 'کجریوال کی گارنٹی' میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عاپ) کے کنوینر اور دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے ایک پریس کانفرنس میں 10 گارنٹی کا اعلان کیا اور اسی کے ساتھ مرکز کی بی جے پی حکومت پر شدید حملہ کیا۔انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں وزیر اعظم نریندر مودی کی پرانی ضمانت پر زور دینا چاہتا ہوں۔انہوں نے کہا تھا کہ 15 لاکھ روپے سب کے کھاتے میں ڈالے جائیں گے، مگر ایسا نہیں ہوا۔دو کروڑ نوکریوں کی بات ہوئی تھی، وہ بات بھی پوری نہیں ہوئی۔2022 تک بلٹ ٹرین چلانے کی بات ہو رہی تھی، لیکن ابھی تک ایسا نہیں ہوا۔اروند کیجریوال نے کہا کہ مودی کے برعکس ہم نے دہلی کے اسمبلی انتخابات میں ضمانت دی تھی کہ بہترین بجلی فراہم کریں گے، فری اسکول ہوں گے، محلہ کلینک ہوں گے، ہم نے سب کچھ کیا۔ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ مودی کی گارنٹی کون پورا کرے گا کیونکہ وہ 75 سال کے ہو جائیں گے۔

ملک بھر کے غریبوں کو 200 یونٹ مفت بجلی فراہم کریں گے۔

ملک کے تمام سرکاری سکولوں کو پرائیویٹ سکولوں سے بہتر بنائیں گے۔ملک میں پیدا ہونے والے ہر بچے کے لیے اچھی، بہترین اور مفت تعلیم کا بندوبست کیا جائے گا۔

سب کے لیے علاج و معالجہ کا بہتر بندوبست کریں گے۔ملک بھر کے ہر گاؤں اور محلے میں محلہ کلینک کھولے جائیں گے، ضلع اسپتالوں کو پرائیویٹ اسپتالوں کی طرح بنایا جائے گا۔طبی سہولیات انشورنس پر مبنی نہیں ہوں گی بلکہ ملک کے ہر فرد کا مفت علاج ہوگا۔ہم اس کے لیے ہیلتھ انفراسٹرکچر بنائیں گے۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ چین نے ہمارے ملک کی سرزمین پر قبضہ کر رکھا ہے جب کہ ہماری مرکزی حکومت انکار کرتی رہی۔ملک کی وہ تمام زمینیں جن پر چین نے قبضہ کر رکھا ہے انہیں آزاد کرایا جائے گا۔اس کے لیے فوج کو مکمل آزادی دی جائے گی اور سفارتی سطح پر بھی کوششیں کی جائیں گی۔فوج کو روکا نہیں جائے گا۔

اگنیور سکیم بند کر دی جائے گی۔اب تک جتنے بھی بچے اگنی ویر میں شامل ہوئے ہیں، ان کو مستقل کر دیا جائے گا اور فوج میں ٹھیکیداری کا یہ نظام بند کر دیا جائے گا۔فوج اور ملکی سلامتی پر جتنی رقم خرچ کرنے کی ضرورت ہے، وہ کریں گے۔

کسانوں کو عزت کی زندگی دینے کے لیے ان کی فصلوں کی پوری قیمت دیں گے۔سوامی ناتھن رپورٹ کی بنیاد پر کسانوں کی فصلوں کی پوری قیمت دی جائے گی۔

دہلی کو مکمل ریاست کا درجہ دیا جائے گا، جو کئی دہائیوں سے دہلی کے لوگوں کا حق ہے۔

ایک سال میں دو کروڑ نئی ملازمتیں پیدا کی جائیں گی۔ہم نے بے روزگاری دور کرنے کے لیے بہت تفصیلی منصوبہ بندی کی ہے۔

کرپشن کو ختم کیا جائے گا۔بدعنوانی ختم کرنے کے لیے بی جے پی کی واشنگ مشین کو چوراہے پر کھڑا کر کے توڑا جائے گا۔ایماندار لوگوں کو جیل بھیجنے اور کرپٹ کو تحفظ دینے کا موجودہ نظام ختم کیا جائے گا۔ہم چھوٹی اور بڑی دونوں سطحوں پر بدعنوانی کو موثر طریقے سے ختم کریں گے۔

تاجروں کے لیے راستے آسان بنائیں گے۔گذشتہ 8-10 برسوں میں ملک کے 12 لاکھ ہائی نیٹ ورک والے دولت مند لوگ اپنے کاروبار اور صنعتوں کو بند کر کے بیرون ملک چلے گئے کیونکہ مرکزی حکومت نے دہشت پھیلا رکھی ہے۔جی ایس ٹی کو پی ایم ایل اے سے باہر کر کے اسے آسان کیا جائے گا۔نئے کاروبار اور صنعتیں کھولنے کے انتظامات کریں گے۔ہمارا ہدف چین کو پیچھے چھوڑنا ہے۔اس کے لیے تمام تاجروں کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جائے گا۔دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے پریس کانفرنس کر کے 10 انتخابی ضمانتوں کا اعلان کیا، جنہیں حکومت بننے پر ملک میں نافذ کرنے کا وعدہ کیا۔پریس کانفرنس سے پہلے انہوں نے عام آدمی پارٹی کے ارکان اسمبلی کے ساتھ میٹنگ کی۔آپ کو بتاتے چلیں کہ انڈیا الائنس میں عام آدمی پارٹی بھی شامل ہے۔وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے کہا کہ ہماری گارنٹی مارکیٹ کے اندر ایک برانڈ ہے۔ہم جو کہتے ہیں کر کے دکھاتے ہیں۔ان میں ایک نئے بھارت کا وژن ہے، ایسے بہت سے کام جو پچھلے 75 برسوں میں ہونے چاہیے تھے، لیکن نہیں ہو سکے۔

دہلی شراب گھوٹالہ میں تہاڑ جیل سے باہر آنے کے بعد وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال مسلسل ریلیاں کر رہے ہیں۔انہوں نے اتوار کو 'کیجریوال کی گارنٹی' کا اعلان کیا۔عبوری ضمانت پر جیل سے رہا ہونے کے ایک دن بعد کیجریوال نے ہفتہ کو کہا تھا کہ انڈیا اتحاد اگلی حکومت بنائے گا اور ان کی پارٹی اے اے پی اس کا حصہ ہوگی۔اتوار کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیجریوال نے کہا کہ لوگوں کو 'مودی کی گارنٹی' اور 'کیجریوال کی گارنٹی' میں سے ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ کیجریوال کی گارنٹی ایک 'برانڈ' ہے۔کیجریوال نے کہا کہ میری گرفتاری کی وجہ سے اس میں تھوڑی تاخیر ہوئی ہے، لیکن ابھی کئی مراحل باقی ہیں۔انہوں نے کہا کہ ویسے تو یہ گارنٹی 'کیجریوال کی گارنٹی' کے نام سے جاری کی جا رہی ہیں، لیکن جیسا کہ یہ گارنٹیاں ہیں۔۔

مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن نہیں: مودی

بیرک پور میں ارجن سنگھ کی حمایت میں ریلی کو پی ایم نے کیا خطاب

بیرک پور، 12 مئی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو دہرایا کہ قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن کی اجازت نہیں دے گا کیونکہ کانگریس کی قیادت والا انڈیا گروپ مسلم کمیونٹی کے لیے کوششیں کر رہا ہے۔مغربی بنگال میں اتر 24 پرگنہ کے صنعتی شہر بیرک پور میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے امیدوار ارجن سنگھ کے حق میں ایک بڑی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے درج فہرست قبائل (ایس ٹی) اور درج فہرست ذاتوں (ایس سی) کے لیے موجودہ ریزرویشن میں کمی سے انکار کیا۔انہوں نے شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کو لاگو کرنے کا وعدہ کیا، جو ان پناہ گزینوں کو شہریت فراہم کرنے کے لئے ہے جو دنیا کے دوسرے حصوں سے مذہبی بنیادوں پر ہراسانی کے بعد ہندوستان آئے۔مسٹر مودی نے سندیشکھالی میں خواتین پر مظالم اور بدعنوانی کے سلسلے میں محترمہ ممتا بنرجی کی زیر قیادت ترنمول کانگریس حکومت کو آزاد ہندوستان کی تاریخ کی بدترین حکمرانی قرار دیا۔ریلی میں لوگوں کی موجودگی، خاص طور پر خواتین کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھنے کے بعد وزیر اعظم نے کہا" ، میں اس بار 2019 کے مقابلے میں بہت بڑی تبدیلی دیکھ سکتا ہوں۔میں اگلے پانچ برسوں میں عام لوگوں کے ضامن کے طور پر کھڑا رہوں گا۔انہوں نے ترنمول حکومت پر الزام لگایا کہ وہ دراندازوں کی حمایت کر کے ووٹ بینک کی سیاست کے لیے ہندوؤں کے ساتھ دوسرے درجے کے شہری جیسا سلوک کر رہی ہے۔اپنی پانچ ضمانتوں پر بحث کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کہا کہ کوئی بھی اجودھیا میں رام مندر کو منہدم کرنے اور بنگال میں رام نومی کے دن جلوس پر حملہ کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔مسٹر مودی نے کانگریس کے زیر قیادت ہندوستانی گروپ پر ترنمول اور بائیں بازو کے ساتھ مل کر رام مندر کے خلاف قدم اٹھانے، مذہبی بنیادوں پر مسلم کمیونٹی کے لئے ریزرویشن اور سی اے اے کو منسوخ کرنے کی وکالت کرنے کا الزام لگایا۔انہوں نے کہا" ، ترنمول کانگریس کی حکومت لوگوں کو بھگوان رام کا نام لینے اور رام نومی منانے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔" بنگال میں ہندو ترنمول کانگریس کے دور میں دوسرے درجے کے شہری بن گئے ہیں اور لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے اس نے ریاست میں بم بنانے کو کاٹیج انڈسٹری بنا دیا ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے خبردار کیا کہ مستقبل قریب میں ہر جرم سے سختی سے نمٹا جائے گا۔مسٹر مودی نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ترنمول کے دور حکومت میں بنگال میں ایک بڑا گھوٹالہ ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل آف انڈیا (سی اے جی) کی رپورٹ میں الزام لگایا گیا ہے کہ بنگال حکومت نے 23000 کروڑ روپے کا حساب نہیں دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ میں پوچھتا ہوں کہ کن اسکیموں کے تحت پیسہ کہاں جاتا ہے اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایک ایک پائی کا حساب دینا ہوگا ورنہ مناسب کارروائی کی جائے گی۔انہوں نے یہ بھی پوچھا کہ بنگال کے وزراء کے گھروں سے کروڑوں روپے کیوں پکڑے جاتے ہیں؟ مسٹر مودی نے کہا کہ ٹیچر بھرتی گھپلہ بھی بنگال کے لئے شرم کی بات ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم وکلاء سے مشورہ کر رہے ہیں کہ ضبط شدہ رقم کو ان لوگوں میں کیسے تقسیم کیا جائے جن کا پیسہ بنگال میں لوٹا گیا تھا۔اس سے پہلے مسٹر مودی نے کہا میں آپ کا آشیرواد لینے آیا ہوں۔

برقع نشین مسلم خواتین چہرہ دکھا کر ووٹ ڈالیں: گریراج سنگھ

بیگوسرائے: لوک سبھا انتخابات کے درمیان مرکزی وزیر گریراج سنگھ نے مسلم خواتین کے حوالہ سے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسلم خواتین ووٹ ڈالنے کے لئے برقع پہن کر جاتی ہیں، جس سے ووٹنگ کا عمل متاثر ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ مسلم خواتین کو چہرہ دکھا کر ووٹ ڈالنے پر اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔مرکزی وزیر گریراج سنگھ نے کہا، "مسلم خاتون ووٹر ووٹ ڈالنے کے لئے بوتھ پر برقع پہن کر جاتی ہیں، جن کا چہرہ ڈھکا ہوتا ہے۔پولنگ ایجنٹ کو ان کا چہرہ دیکھ کر پہچان کرنے کا حق ہوتا ہے۔اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔خواتین برقع پہن کر جاتی ہیں، چہرہ ڈھکا ہوتا ہے اور اس سے ووٹنگ کا عمل متاثر ہوتا ہے۔" گریراج سنگھ نے مزید کہا، "لوگوں سے میری اپیل ہے کہ بوتھ پر اگر کوئی پولنگ ایجنٹ چہرہ دیکھ کر شناخت کرتا ہے تو اس کا برا نہیں ماننا چاہئے۔میں الیکشن افسروں سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ الیکشن کمیشن کی یہ ہدایت ہے کہ اگر کسی ووٹر کا چہرہ پہچان میں نہیں آ رہا تو اس کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں۔" خیال رہے کہ گریراج سنگھ ماضی میں کئی مرتبہ برقع کے خلاف بیان بازی کر چکے ہیں۔سابقہ لوک سبھا انتخابات کے دوران انہوں نے برقع پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ان کی دلیل تھی کہ برقع کی آڑ میں کئی مقامات پر بم دھماکہ ہو چکے ہیں، اس لئے یقینی طور پر برقع پر پابندی عائد کی جانی چاہئے۔گریراج سنگھ بی جے پی کے سینئر لیڈر ہیں اور مرکزی حکومت میں وزیر ہیں۔بی جے پی نے انہیں بیگوسرائے لوک سبھا سیٹ سے امیدوار بنایا ہے۔

چوتھے مرحلے کے تحت 13 پارلیمانی سیٹوں کے لئے تیاریاں مکمل، ووٹنگ آج

لکھنؤ: 11 مئی (یو این آئی) اترپردیش میں لوک سبھا انتخابات کے چوتھے مرحلے کے تحت 13 پارلیمانی سیٹوں پر ووٹنگ کے لئے پوری تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ان حلقوں پر پیر کو صبح سات تا شام چھ بجے تک ووٹ ڈالے جائیں گے۔چیف الیکشن افسر نودیپ رنوا نے بتایا کہ جن 13 پارلیمانی سیٹوں پر پیر کو ووٹ ڈالے جائیں گے ان میں شاہجہاں پور، لکھیم پور کھیر، دھورہرا، سیتاپور، ہردوئی، مسرکھ، اناؤ، فرخ آباد، اٹاوہ، قنوج، کانپور، اکبرپور اور بہرائچ شامل ہیں۔اس کے علاوہ ضلع شاہجہاں پور کے دورول اسمبلی سیٹ پر ضمنی الیکشن ہوگا۔انہوں نے بتایا کہ چوتھے مرحلے کی 13 سیٹوں میں سے 8 سیٹیں جنرل زمرے کی ہیں جبکہ 5 سیٹوں ایس سی سماج کے لئے ریزرو ہیں۔انہوں نے کہا یہ 13 سیٹیں 13 اضلاع کو محیط ہیں جن میں شاہجہاں پور، لکھیم پور کھیری، ہردوئی، کانپور شہر، اناؤ، فرخ آباد، ایٹہ، اٹاوہ، اوریا، کانپور دیہات، قنوج اور بہرائچ شامل ہیں۔سی ای او نے بتایا کہ اس مرحلے میں 16334 پولنگ سنٹروں پر 26588 پولنگ بوتھ پر ووٹنگ ہوگی۔جن میں سے 4715 پولنگ بوتھ حساس زمرے میں رکھے گئے ہیں۔اس مرحلے میں 1.31 کروڑ مرد اور 1.15 کروڑ خواتین 130 امیدواروں کے قسمت کا فیصلہ کریں گی۔جن میں سے 16 خاتون امیدوار ہیں۔انہوں نے بتایا کہ چاک و چوبند سیکورٹی و آزادانہ و غیر جانبدارانہ انتخابات کے انعقاد کے لئے 3 اسپیشل آبزرور، 13 جنرل آبزرور، 9 پولیس آبزرور اور 17 ایکسپینڈیچر آبزرور کو تعینات کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ 2920 مائیکرو آبزرور، 2250 سیکٹر مجسٹریٹ، 287 زونل مجسٹریٹ اور 111 اسٹیٹک مجسٹریٹ کو تعینات کیا گیا ہے۔وہیں پولیس ذرائع نے بتایا کہ پرامن انتخابات کے انعقاد کے لئے 8209 انسپکٹر اور پولیس انسپکٹر، 65500 کانسٹیبل اور ہیڈ کانسٹیبل، 45976 ہوم گارڈس، پی اے سی کی 44 کمپنیاں اور سی اے پی ایف کی 239 کمپنیاں تعینات کی گئی ہیں۔قابل ذکر ہے کہ اس مرحلے میں ایس پی سربراہ اکھلیش یادو اور مرکزی مملکتی وزیر اجے کمار مشر ٹینی سمیت کئی اہم لیڈروں کا وقار داؤ پر ہے۔قنوج پارلیمانی حلقے پر ایس پی سربراہ اکھلیش یادو کا مقابلہ موجودہ ایم پی و بی جے پی امیدوار سبرت پاٹھک سے ہے۔قابل ذکر ہے کہ اکھلیش ضلع مین پوری کی کرہل سیٹ سے موجودہ ایم ایل اے ہیں اور یوپی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ہیں۔قنوج میں ایس پی نے پہلے تو اکھلیش کے بھتیجے تیز پرتاپ یادو کو اپنا امیدوار بنایا تھا لیکن بعد میں ایس پی سربراہ کے بذات خود اس سیٹ سے انتخابی میدان میں اترنے کا اعلان کیا گیا۔ایس پی کا قلعہ باور کئے جانے والے قنوج سے اکھلیش یادو سال 2000، 2004 اور 2009 سمیت تین بار ایم پی منتخب ہوئے ہیں۔سال 2012 میں وزیر اعلیٰ بننے کے بعد اکھلیش نے یہ سیٹ خالی کی تھی اور ضمنی الیکشن میں ان کی بیوی ڈمپل یادو بلا مقابلہ ایم پی منتخب ہوئی تھیں۔ایس پی کی جیت کا سلسلہ سال 2019 تک جاری رہا جب بی جے پی امیدوار سبرت پاٹھک نے ڈمپل یادو کو تقریباً 12 ہزار ووٹوں سے شکست دے دیا۔

دین اسلام کا عقل سے بڑا گہرا ربط ہے: مولانا سید مشاہد عالم

وقار رضوی غیر جانبداری اور بے باکی سے اپنی فکر کا اظہار کرتے تھے

لکھنؤ: دین اسلام کا براہ راست رابطہ عقل سے ہے۔اسلام ان تمام افکار کی نفی کرتا ہے جنہیں عقل قبول نہیں کرتی۔یہ خیال کی ہم دوبارہ خدا کی طرف پلٹائے نہیں جائیں گے بالکل باطل اور غلط خیال ہے۔ان مباحث کا ذکر مولانا سید مشاہد عالم رضوی نے اودھ نامہ کے بانی اور سینئر صحافی وقار رضوی کے ایصال ثواب کے لئے منعقد مجلس میں کیا۔مجلس کا اہتمام غفرانمآب میں کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں مختلف مسالک و مذاہب کے لوگوں نے شرکت کی۔مجلس کا آغاز ممتاز علی نے تلاوت کلام پاک سے کیا جس کے بعد شبیر آغا اور محمد اعیان نے پیش خوانی کی اور سوز خوان شکیل اور نیاب برادران نے منظوم کلام اور سوز پیش کیا۔اس مجلس کی سلیقہ مند طریقہ سے نظامت کے فرائض عارف زیدی نے انجام دئے۔

مولانا نے آیات قرانی کی تلاوت اور ترجمہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ انسان کو عبث پیدا نہیں کیا گیا ہے اور اسے خدا کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔انھوں نے کہا ہر گروہ میں کچھ لوگ ایسے ضرور رہیں جو خدا کی طرف پلٹائے جانے کا انکار کرتے ہیں۔ان سے میرا سوال ہے کہ اگر ہم دنیا میں صرف کھانے پینے اور مر جانے کے لئے آئے ہیں تو پھر ہمارے اور جانور میں کیا فرق رہ گیا جب کہ ہمارے پاس عقل ہے جو صحیح و غلط میں فرق کرنا سکھاتی ہے۔

مولانا نے مزید کہا کہ جو لوگ خدا کے وجود کو نہیں مانتے وہ اس بات کا جواب بھی نہیں دے پاتے کہ پھر یہ اصول زندگی، قوانین حیات کس لئے۔مگر قرآن اہل ایمان کے لئے آواز دیتا ہے کہ اس دنیا کے بعد روز جزا ہے، قیامت کا دن جس دن تمہارے چھوٹے سے چھوٹے اعمال کا حساب کیا جائے۔لہٰذا دنیا میں ایک نظام کے تحت زندگی گذارو اور خدا کے وجود پر ایمان رکھو۔

اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ اس دنیا میں یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی کے اچھے یا برے کاموں کا بدلہ دیا جا سکے۔کیونکہ کوئی ہزاروں انسان کے قاتل کو فقط ایک بار ہی موت دی جا سکتی ہے اور اس سزا سے ان ہزاروں انسانوں کا بدلہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے اور اسی طرح کسی کے عمل کا بدلہ تو ممکن ہے لیکن اس کے خلوص نیت کو تولا نہیں جا سکتا۔لہٰذا ضروری ہے کہ اس دنیا کے بعد بھی ایک دنیا ہو جہاں ہر انسان کو اس کے کئے کی سزا دی جا سکے۔

مولانا نے وقار رضوی کے ساتھ اپنی ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جب وہ 2008 میں میرے گھر تشریف لائے تو میرے یہاں کرسی نہیں تھی لیکن ان کے مزاج میں اتنی انکساری تھی کہ وہ فرش پر بیٹھ گئے۔مولانا نے مرحوم کے خدمت خلق کے جذبے کا بھی ذکر کیا اور کہا وہ ایک یونیورسٹی بنانا چاہتے تھے جس کے لئے انھوں نے کافی محنت کی اور کچھ منزلیں طے بھی ہو گئی تھیں ساتھ ہی وہ اردو زبان کا فروغ چاہتے تھے اسی لئے انھوں نے اخبار اودھ نامہ کی شروعات کی۔چونکہ ان کی نیت میں خلوص تھا لہٰذا بہت کم عرصے میں اودھ نامہ ایک مقبول اخبار بن گیا۔انھوں نے ثابت کیا کہ اگر کوئی نیک نیت اور خلوص کے ساتھ قدم بڑھائے گا تو وہ کامیاب ضرور ہوگا۔مولانا نے صحافی کے صفات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک صحافی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا قلم فروخت نہ ہو، اس پر کسی طرح کا سیاسی دباو نہ ہو، وہ کسی مالدار سے مرعوب نہ ہو کیونکہ صحافی پورے قوم کی نمائندگی کرتا ہے۔انھوں نے مزید کہا کہ وقار رضوی ان صفات پر پورے اترتے تھے ان میں اتنی جرات تھی کہ وہ جس چیز کو صحیح سمجھتے تھے اپنے کالم میں من و عن بغیر کسی دباؤ کے لکھتے تھے۔ان سے کئی بار کہا گیا کہ آپ مذہبی مضامین اخبار میں شائع نہ کیا کریں مگر انھوں نے واضح کر دیا کہ اہل بیت کی تعلیمات کے بغیر اخبار سیکولر نہیں بن سکتا۔مولانا نے سب سے پہلے شہادت دینے والے صحافی مولوی محمد باقر کا تذکرہ کیا اور کہا افسوس ہے کہ آج کے صحافی صحافت کے اسرار و موز سے واقف ہی نہیں بلکہ وہ دیانتدار بھی نہیں ہیں۔انھوں نے مولوی اور صحافی کو روحانی طبیب قرار دیا۔

ربط مصائب سے قبل مولانا نے کہا تین افراد ایسے ہیں جن کا دفتر اعمال بند نہیں ہوتا۔اول وہ شخص جو کسی خیر کی بنیاد رکھ دے اور لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔دوسرے وہ لوگ جو کوئی ایسا نوشتہ یا تحریر چھوڑ کر جائیں جس سے لوگ فیضیاب ہوتے رہیں۔تیسرے وہ والدین جو اپنے اولاد کو تربیت سے نیک و صالح بنا دیں۔ان تینوں گروہ کو قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔مولانا نے کہا کہ وقار رضوی کی شخصیت اس حدیث کی روشنی میں دیکھئے تو ظاہر ہوگا کہ انھوں نے عوامی خدمات کے لئے ادارے بھی قائم کئے، نوشتے کے طور پر اخبار بھی چھوڑا اور اپنی اولاد کی نیک تربیت بھی کی۔

اویسی کا یوٹرن، کانگریس کو ووٹ دینے کی بالواسطہ اپیل

حیدرآباد: ایک دہائی کے بعد پہلی بار آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسد الدین اویسی نے عوام سے بالواسطہ طور پر تلنگانہ میں کانگریس کے امیدواروں کو لوک سبھا انتخابات کے لیے ووٹ دینے کو کہا، سوائے حیدرآباد پارلیمانی حلقہ کے۔یہ ان کے سابقہ موقف سے بڑا یوٹرن ہے، جو سو سال سے زائد پرانی پارٹی کے خلاف رہا ہے۔11 مئی کو حیدرآباد میں لوک سبھا انتخابی مہم کے لیے اے آئی ایم آئی ایم کی آخری عوامی میٹنگ میں، اویسی نے کانگریس کے امیدواروں کی وضاحت کرتے ہوئے بالواسطہ طور پر اپنے حامیوں سے کانگریس کو ووٹ دینے کو کہا۔تاہم، حیدرآباد کے معاملے میں، انہوں نے عوام سے AIMIM کو ووٹ دینے کو کہا۔اسد الدین اویسی نے بی آر ایس کی حمایت نہیں کی۔تلنگانہ کی تشکیل کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب اویسی نے بھارت راشٹرا سمیتی (BRS) کی حمایت نہیں کی ہے۔تاہم یہ حالیہ پیش رفت سے مطابقت رکھتا ہے کیونکہ گزشتہ سال کے اسمبلی انتخابات کے بعد ریاستی کانگریس کے رہنما اسد الدین اویسی اور اے آئی ایم آئی ایم سے مل کر کام کرنے کے لیے پہنچے تھے۔تلنگانہ میں کل یعنی 13 مئی کو ہونے والے لوک سبھا انتخابات میں کانگریس زیادہ سے زیادہ سیٹیں جیتنے کی امید کر رہی ہے جبکہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) ریاست میں اپنی گنتی بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔تلنگانہ میں 17 پارلیمانی نشستیں ہیں، جن میں سے کانگریس نے 2019 میں صرف تین میں کامیابی حاصل کی تھی، جب کہ بی جے پی کو چار اور بی آر ایس کو نو نشستیں ملی تھیں۔دوسری طرف، بی آر ایس، جس نے حال ہی میں ہوئے تلنگانہ اسمبلی انتخابات میں ریاست میں اقتدار کھو دیا ہے، اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے شدت سے کوشش کر رہی ہے۔حیدرآباد میں، اگرچہ بہت سے امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے ہیں، لیکن اصل مقابلہ اے آئی ایم آئی ایم کے اسد الدین اویسی اور بی جے پی کی مادھوی لتھا کے درمیان ہے۔اے آئی ایم آئی ایم نے 1984 سے حیدرآباد لوک سبھا سیٹ پر قبضہ کر رکھا ہے۔کانگریس نے حیدرآباد کے ضلع صدر سمیر ولی اللہ کو بھی میدان میں اتارا ہے، جب کہ بی آر ایس نے گدام سری نواس کو نامزد کیا ہے۔

نوئیڈا پولیس امانت اللہ خان کے گھر پہنچی، نوٹس چسپاں

نوئیڈا: نوئیڈا پولیس نے عام آدمی پارٹی کے رکن اسمبلی امانت اللہ خان کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے۔نوئیڈا پولس آج اوکھلا رکن اسمبلی امانت اللہ خان کے گھر پہنچی۔پولس نے ایم ایل اے امانت اللہ خان کے گھر پر نوٹس چسپاں کیا ہے۔اس دوران نوئیڈا پولس کے ساتھ دہلی پولیس کے اہلکار بھی موجود تھے۔وہیں نوئیڈا پولس کی کارروائی پر اوکھلا اسمبلی حلقہ کے رکن اسمبلی امانت اللہ خان نے کہا کہ انہیں اس معاملے میں غلط طور پر پھنسایا گیا ہے اور نوئیڈا پولیس کی کارروائی یکطرفہ ہے۔آج دوپہر اے سی پی اروند کمار کی قیادت میں پولیس اسٹیشن فیز 1 اور پولیس اسٹیشن سیکٹر-24 کے انچارج انسپکٹر بھاری پولیس فورس کے ساتھ دہلی کے جامعہ ملیہ پولیس اسٹیشن میں داخل ہوئے۔اس کے بعد اے سی پی اور تین تھانہ انچارج کی قیادت میں 25 پولیس اہلکار لڑکوں کی تلاش میں رکن اسمبلی امانت اللہ خان کی رہائش گاہ پہنچے۔یہاں گھر کا دروازہ بند تھا۔نوٹس لینے کے لیے گھر پر کوئی نہیں ملا۔جس کے بعد گھر پر نوٹس چسپاں کر دیا گیا ہے۔وہیں امانت اللہ خان نے نوئیڈا پولس کی جانب سے اس معاملے میں پٹرول پمپ ملازمین پر ان کے بیٹے کے ساتھ بدتمیزی کرنے کا الزام لگایا ہے۔انہوں نے کہا تھا کہ پٹرول پمپ کے اہلکاروں نے ان کے بیٹے کو مارا پیٹا۔نوئیڈا پولیس میری شبیہ کو خراب کرنے کے لیے نامکمل سی سی ٹی وی فوٹیج کا استعمال کر رہی ہے۔پولیس یکطرفہ کارروائی میں مجھے پھنسانے کی کوشش کر رہی ہے۔امانت اللہ خان نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ انہوں نے پٹرول پمپ کے مالک سے بات کر کے معاملہ سلجھا لیا تھا۔7 مئی کو امانت اللہ خان کے بیٹے انس اور اس کے ساتھیوں نے سیکٹر 95 میں پیٹرول پمپ پر ملازمین سے تو تو میں میں ہوئی۔

اب تک غزہ میں کم از کم 35,034 فلسطینی ہلاک: وزارتِ صحت غزہ

فلسطینی ڈاکٹر بیٹے سمیت اسرائیلی بمباری سے جاں بحق

غزہ: (ایجنسی)۔ غزہ کی وزارتِ صحت نے اتوار کو بتایا کہ حماس۔اسرائیل جنگ کے سات ماہ سے زیادہ عرصے میں فلسطینی علاقے میں کم از کم 35,034 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مذکورہ تعداد میں گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران ہونے والی کم از کم 63 اموات شامل ہیں۔ نیز وزارت نے کہا کہ سات اکتوبر کے حملے کے نتیجے میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے غزہ کی پٹی میں 78,755 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی فوجی اس ہفتے بین الاقوامی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے شہر کے مشرقی علاقوں میں داخل ہو گئے جہاں انہوں نے مؤثر طریقے سے ایک کلیدی امدادی گذرگاہ بند کر دی اور دوسری گذرگاہ سے ٹریفک معطل کر دیا۔ چونکہ فوج نے اس ہفتے کے اوائل میں لوگوں کو مشرقی رفح چھوڑ دینے کو کہا تھا تو اسرائیل نے کہا کہ تین لاکھ افراد علاقے سے فرار ہو گئے تھے اور اس کے بعد انخلاء کا حکم مزید علاقوں تک کے لیے بڑھا دیا ہے۔

غزہ میں شہریوں کے بنیادی حقوق اور تحفظ کے لیے سرگرم عمل غزہ سول ڈیفنس ایجنسی نے اتوار کے روز اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں دو ڈاکٹروں کی ہلاکت کی اطلاع دی ہے۔ اسرائیلی فوج نے تازہ بمباری دیر البلاح کے مرکزی علاقے میں کی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ غزہ میں ایک سینیئر فلسطینی ڈاکٹر محمد نمر بمباری کے دوران اپنے ڈاکٹر بیٹے سمیت جاں بحق ہو گئے ہیں۔ کسی ہسپتال سے باہر اسرائیلی حملے کا نشانہ بن کر دو ڈکٹروں کی ہلاکت کا یہ واقعہ اس لیے منفرد ہے کہ دونوں ڈاکٹر بھی تھے اور باپ بیٹا بھی تھے۔ اور دونوں ایک ہی روز ایک ہی بمباری کے دوران اکٹھے جاں بحق ہو گئے ہیں۔ غزہ سول ڈیفنس ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق دونوں ڈاکٹروں کی لاشیں غزہ کے وسطی علاقے سے الاقصیٰ شہدا ہسپتال منتقل کر دی گئی ہیں۔ اقصیٰ شہدا ہسپتال دیر البلاح میں ہی واقع ہے۔ یہ رواں مہینے تیسرے ڈاکٹر کی ہلاکت کی خبر سامنے آئی ہے۔ اس سے قبل اسرائیلی جیل میں چار ماہ سے زیادہ عرصے سے قید رہنے والے الشفا ہسپتال کے آرتھوپیڈک کے شعبے کے سربراہ کی ہلاکت کی خبر بھی مئی کے شروع میں ہی سامنے آئی تھی۔ تاہم دو باپ بیٹا ڈاکٹروں کی اس طرح ہلاکت کی خبر غزہ سے سامنے آئی ہے۔ اسرائیلی فوج یا اس کے کسی ترجمان نے اس بارے میں ابھی تک کوئی بیان دیا ہے نہ ردعمل ظاہر کیا ہے۔ میڈیا کی طرف سے اس بارے میں پوچھنے پر بھی اسرائیلی فوج نے ردعمل دینے سے گریز کیا گیا ہے۔

حماس یرغمالیوں کو رہا کر دے تو غزہ میں جنگ بندی کل ہی ممکن ہے: بائیڈن

واشنگٹن: (ایجنسی)۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے ہفتے کے روز کہا، اگر حماس اسیر یرغمالیوں کو رہا کر دے تو اسرائیل اور حماس کی جنگ میں "کل" ہی جنگ بندی ممکن ہے۔ جمعہ کو اسی طرح کی تین تقریبات میں موضوع سے گریز کرنے کے بعد ایک تقریب میں بائیڈن نے کہا! "کل ہی جنگ بندی ہو جائے گی اگر حماس یرغمالیوں کو رہا کر دے۔" یہ تقریب سیٹل کے باہر مائیکروسافٹ کے ایک سابق ایگزیکٹو کے گھر فنڈ جمع کرنے کے لیے منعقد کی گئی تھی۔ بائیڈن نے تقریباً 100 لوگوں کے ہجوم کو بتایا، اسرائیل نے کہا کہ یہ حماس پر منحصر ہے۔ اگر وہ یہ کرنا چاہیں تو ہم اسے کل ختم کر سکتے ہیں۔ اور جنگ بندی کل سے شروع ہو جائے گی۔" صدر نے بدھ کے روز اسرائیل کو خبردار کرنے کے بعد یہ مسئلہ اٹھایا کہ اگر اس کی افواج نے جنوبی غزہ کے شہر رفح پر حملہ کیا تو وہ توپ خانے کے گولے اور دیگر ہتھیاروں کی فراہمی بند کر دیں گے کیونکہ انہوں نے اس حقیقت پر افسوس کا اظہار کیا کہ امریکی بم گرانے سے عام شہری مارے گئے تھے۔ بائیڈن نے سی این این کو ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا، "اگر وہ رفح کا رخ کرتے ہیں تو میں وہ ہتھیار فراہم نہیں کروں گا جو شہروں میں استعمال کیے گئے ہیں۔" نیز انہوں نے کہا، "ہم وہ ہتھیار اور توپ خانے کے گولے فراہم نہیں کریں گے جو استعمال کیے گئے۔" حماس اور اسرائیل اب تک بالواسطہ مذاکرات کے متعدد دوروں کے باوجود جنگ بندی معاہدہ طے کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

رفح کے علاقے سے چار راکٹ داغے گئے: اسرائیلی فوج

غزہ: (ایجنسی)۔ اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز حماس کی طرف سے کیے گئے راکٹ حملوں کے بارے میں کہا ہے کہ یہ راکٹ اسرائیلی اہداف پر رفح سے داغے گئے تھے۔ جن کا ہدف رفح سے جنوبی غزہ کی طرف کرم شالوم راہداری تھی۔ شالوم راہداری کو پچھلے اتوار سے ہی اسرائیلی فوج عاضی بندش کے نام پر بند کر چکی ہے۔ اس وقت کا جواز اسی نوعیت کے ایک حملے کو بنایا گیا تھا۔ اسرائیلی فوج نے ہفتے کے روز داغے گئے تازہ راکٹ حملوں کے بارے میں کہا ہے چار راکٹوں کی نشاندہی ہو گئی ہے کہ وہ رفح کے علاقے سے ہی داغے گئے تھے۔ تاہم فوج کی طرف سے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ان راکٹوں میں سے ایک راکٹ کو اسرائیلی دفاعی نظام راستے میں ہی روکنے میں کامیاب رہا۔ البتہ تین راکٹ راستے میں نہ روکے جا سکے اور یہ کرم شالوم راہداری کے آس پاس کے علاقے میں جا گرے۔۔ اسرائیلی فوج کے جاری کردہ بیان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کوئی اسرائیلی ان تازہ راکٹ حملوں سے ہلاک یا زخمی نہیں ہوا ہے اس سے قبل کرم شالوم پر راکٹ حملے کے نتیجے میں چار فوجیوں کے مرنے کی اطلاع دی گئی تھی۔ اسرائیلی فوج نے یہ بھی کہا ہے کہ جمعہ کے روز بھی رفح کے اسی علاقے سے راکٹ داغا گیا تھا۔ اس کا ہدف بھی وہی کرم شالوم کا وہ علاقہ تھا کہ جنوبی غزہ اور کرم شالوم کے درمیان کے علاقے کو نشانہ بنایا جائے۔۔ جو ہفتے کے روز داغے گئے راکٹوں کا ہدف بھی رہا۔ اسی کے بعد پچھلے اتوار کو اسرائیلی فوجی حکام نے شالوم راہداری بند کر دی تھی۔ ہفتے کے روز داغے گئے حملے اسرائیلی فوج کی طرف سے مشرقی رفح میں کرائے گئے جبری انخلا کے فوری بعد کی کارروائی ہیں۔ واضح رہے رفح اس وقت 14 لاکھ سے زیادہ پناہ گزینوں کو اپنے ہاں پناہ دیے ہوئے ہے۔ جو سات اکتوبر سے جاری اسرائیلی جنگ کی تباہی کے بعد غزہ کی پٹی سے نکل کر یہاں آئے ہیں۔ انہیں اس وقت اسرائیلی فون رفح کی طرف پہنچنے کا حکم دے رہی تھی۔ اب ایک بار پھر انہیں رفح سے بھی جبری طور پر نکالا جا رہا ہے۔ جبکہ رفح راہداری کو بھیجیں۔ غزہ سول ڈیفنس ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق دونوں ڈاکٹروں کی لاشیں غزہ کے وسطی علاقے سے الاقصیٰ شہدا ہسپتال منتقل کر دی گئی ہیں۔ اقصیٰ شہدا ہسپتال دیر البلاح میں ہی واقع ہے۔ یہ رواں مہینے تیسرے ڈاکٹر کی ہلاکت کی خبر سامنے آئی ہے۔ اس سے قبل اسرائیلی جیل میں چار ماہ سے زیادہ عرصے سے اسرائیلی فوج نے پہلے اپنے کنٹرول میں لیا اور اس کے بعد اس سے امدادی سامان کی فراہمی روک دی۔ پھر اس کے ساتھ ہی پیر کے روز حکم جاری کیا کہ مشرقی رفح کے رہائشی علاقہ خالی کر دیں۔ اسرائیلی فوج کا کہنا تھا کہ یہ ایک بڑے حملے کے امکان کے پیش نظر کہا گیا ہے۔ تاہم ابھی اسرائیل نے وسیع پیمانے پر زمینی حملے کا اعلان نہیں کیا ہے۔ البتہ رفح میں ٹینک داخل کر کے پورے مشرقی رفح کو محاصرے میں لے لیا اور باقی رفح سے کاٹ دیا ہے۔ اس دوران رفح کی مصری سرحد سے جڑی ہوئی سب سے زیادہ فعال رہنے والی راہداری بھی بند کی جا چکی ہے۔

انڈونیشیا میں سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ، 34 افراد جاں بحق، 16 لاپتا

انڈونیشیا: (ایجنسی) ۔انڈونیشیا کے مغربی صوبے ساترا میں شدید بارشوں کے باعث سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں کم از کم 34 افراد جاں بحق اور 16 لاپتا ہو گئے ہیں۔ نیشنل ڈیزاسٹر منیجمنٹ ایجنسی نے بتایا کہ ان کے تازہ ترین جائزے کے مطابق 84 ہاؤسنگ یونٹس اور 16 پل بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سڑک تک رسائی کو ممکن بنانے کے لیے بھاری مشینری تعینات کر دی گئی ہے۔ لاوے اور کیچڑ ملے سیلابی ریلے نے اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ ایک درجن سے زائد شہری اب بھی لاپتا ہیں جن کی تلاش کا کام جاری ہے۔ تاہم ان کے زندہ ملنے کی امیدیں دم توڑتی جا رہی ہیں۔ امدادی کاموں کے دوران لاشیں ملنے کا سلسلہ جاری ہے۔ 17 سے 18 ہزار جزیروں پر مشتمل انڈونیشیا میں زلزلے، بارشیں، سیلاب اور آتش فشاں کے پھٹنے جیسے واقعات عام ہیں۔ گزشتہ ہفتے جنوبی صوبے میں سیلاب کئی گھروں کو بہا لے گیا جس میں 15 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی، دہشت گردی کے خلاف مہم کی علمبردار ہے: ترجمان وزارت خارجہ

تہران: (ایجنسی)۔ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ایران کی سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کے خلاف کینیڈین پارلیمنٹ کے اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دشمنانہ اقدام ایران کے داخلی امور میں مداخلت اور ایران کے اقتدار اعلیٰ اور قومی سلامتی کے منافی ہے۔ انھوں نے کہا کہ سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی، ایران کی مسلح افواج کے ہمراہ ملک کی سرحدوں کا تحفظ اور دہشت گردی کے خلاف مہم کے ساتھ ساتھ علاقے میں امن و استحکام کے قیام میں اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔ ناصر کنعانی نے کینیڈا کے ارکان پارلیمنٹ کے غیر منطقی اقدام کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ ارکان گذشتہ ایک عشرے سے زائد عرصے سے غاصب صیہونی حکومت کے زیر اثر اور بعض کالعدم گروہوں کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ کینیڈا کے پارلیمانی اراکین کو ایران کی سپاہ کے مقام اور اس سے متعلق حقائق کے بارے میں غور کرنا ہوگا۔

پڑھو اور تعمیر کرو کے عنوان سے تہران میں بین الاقوامی کتب میلہ

تہران: (ایجنسی)۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے 11 مئی 2024 بروز ہفتہ 35 ویں تہران انٹرنیشنل بک فیئر" کا دورہ کیا اور پبلشرز کے ساتھ گفتگو کی۔ اس دورے میں وزیر ثقافت اور اسلامک گائیڈنس محمد مہدی اسماعیلی اور 35 ویں" تہران انٹرنیشنل بک فیئر" کے چیئرمین اور نائب وزیر یاسر احمد وند بھی صدر مملکت سید ابراہیم رئیسی کے ہمراہ تھے۔ پڑھو اور تعمیر کرو کے عنوان سے شروع ہونے والا یہ بین الاقوامی کتب میلہ ملک کا سب سے بڑا ثقافتی پروگرام شمار ہوتا ہے۔ تہران کی مرکزی عیدگاہ میں شروع ہونے والا یہ میلہ 10 روز تک جاری رہے گا۔ کتاب اور کتاب بینی میں دلچسپی رکھنے والے حضرات انٹرنیٹ پر ketab.ir کے ذریعے بھی اس میلے کی سیر کر سکتے ہیں۔ تہران کے بین الاقوامی کتاب میلے میں 2 ہزار 619 سے زیادہ پبلشرز شریک ہیں۔ مجموعی طور پر تقریباً 60 غیر ملکی پبلشرز نے 50 ہزار موضوعات پر کتابیں نمائش کے لیے پیش کی ہیں جبکہ گزشتہ سال کتاب میلے میں غیر ملکی پبلشرز نے 45 ہزار موضوعات پر کتابیں پیش کی تھیں۔

خیبر پختونخوا میں سات سال میں 128 ٹرانس جینڈر افراد کا قتل

خیبر پختونخوا: (ایجنسی)۔ پشاور میں ٹرانس جینڈر افراد کی ایسوسی ایشن کی صدر کے مطابق گزشتہ برسوں میں مجموعی طور پر سینکڑوں ٹرانس جینڈر باشندے مسلح حملوں میں زخمی ہو چکے ہیں خیبر پختونخوا میں حالیہ برسوں میں قتل کر دیے جانے والے ٹرانس جینڈر افراد کے قاتلوں میں سے شاید ہی کوئی گرفتار کیے جا سکے ہوں۔ گزشتہ سات برسوں میں اس صوبے میں 128 ٹرانس جینڈر شہری قتل کر دیے گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے جبکہ پشاور میں ایسے تین افراد معذور بھی ہو گئے۔ دہشت گردی اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کے علاوہ خود اپنے ہی خاندان کے ارکان کے ہاتھوں قتل ہو جانے کے خوف سے سینکڑوں ٹرانس جینڈر افراد نے پشاور میں پناہ لے رکھی ہے۔ تاہم پشاور بھی ان کے لیے کوئی محفوظ شہر نہیں۔ ان پر مسلسل حملے کیے جاتے ہیں۔ سال رواں کے دوران اب تک سات ٹرانس جینڈر شہری قتل کیے جا چکے ہیں تاہم قانون نافذ کرنے والے ادارے ان کے قاتلوں کو گرفتار کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ایسے چند مقامی شہری تو اپنی جانیں بچانے کے لیے یورپ یا دبئی شفٹ ہو چکے ہیں۔ پاکستان کے صوبے خیبر پختونخوا میں ٹرانس جینڈر شہری خود کو صرف غیر محفوظ ہی تصور نہیں کرتے بلکہ انہیں رہائش، صحت، تعلیم اور روزگار کی تلاش کے سلسلے میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پشاور میں صوبائی حکومت نے کئی بار انہیں تحفظ کے ساتھ ساتھ صحت اور روزگار کی سہولیات کی فراہمی کے اعلانات تو کیے لیکن ان اعلانات کو آج تک عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکا۔ عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے خیبر پختونخوا میں ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق کے لیے منتخب کردہ سیکرٹری، ٹرانس جینڈر ڈاکٹر مہرب معیز اعوان ڈی ڈبلیو سے بات چیت کرتے ہوئے عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے خیبر پختونخوا میں ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق کے لیے منتخب کردہ سیکرٹری، ٹرانس جینڈر ڈاکٹر مہرب معیز اعوان ڈی ڈبلیو سے بات چیت کرتے ہوئے عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے خیبر پختونخوا میں ٹرانس جینڈر افراد کے حقوق کے لیے منتخب کردہ سیکرٹری، ٹرانس جینڈر ڈاکٹر مہرب معیز اعوان ڈی ڈبلیو سے بات چیت کرتے ہوئے صوبائی دارالحکومت پشاور میں اس وقت ٹرانس جینڈر شہریوں کی فلاح و بہبود کی دعوے دار چار تنظیمیں کام کر رہی ہیں مگر دھڑے بندیوں کے باعث ایسے افراد کے مسائل کو بخوبی اجاگر نہیں کیا جا سکا اور ان کے مسائل روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ پشاور میں ایسی ہی ایک فلاحی تنظیم کی سربراہ فرزانہ اعوان نے ڈی ڈبلیو کے ساتھ انٹرویو میں بتایا، پشاور میں ساڑھے پانچ ہزار ٹرانس جینڈر افراد ہیں۔ ان میں مقامی کے علاوہ دیگر اضلاع سے آنے والے بھی شامل ہیں۔ مجموعی طور پر صوبے بھر میں ٹرانس جینڈر افراد کی تعداد 70 ہزار اور 75 ہزار کے درمیان ہے۔" فرزانہ اعوان کا کہنا تھا کہ صوبے میں محض قریب 20 فیصد ٹرانس جینڈر افراد کے پاس شناختی کارڈ ہیں اور کسی بھی حکومتی فلاحی اسکیم سے صرف یہی چھوٹی سی تعداد فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ جب ڈی ڈبلیو نے ان سے ٹرانس جینڈر افراد کی بہبود کے لیے ماضی میں کیے گئے حکومتی اعلانات پر عمل درآمد کے حوالے سے سوال کیا، تو فرزانہ اعوان کا کہنا تھا، یہ اعلانات بس اعلانات ہی ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ ایسے کسی شہری کی موت کے بعد اسے دفنانے کا ہوتا ہے۔ اس کی تدفین کے لیے کوئی بھی جگہ بڑی مشکل سے ملتی ہے۔ حکومت نے حال ہی میں ہر ضلع میں دو دو کنال زمین ٹرانس جینڈر افراد کے قبرستانوں کے لیے مہیا کرنے کا وعدہ کیا۔ اس پر بھی تاحال عمل درآمد نہیں ہوا۔" افغانستان میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے بہت سے ٹرانس جینڈر باشندے اپنی جانیں بچانے کے لیے فرار ہو کر پاکستان پہنچ چکے ہیں افغانستان میں طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد سے بہت سے ٹرانس جینڈر باشندے اپنی جانیں بچانے کے لیے فرار ہو کر پاکستان پہنچ چکے ہیں ٹرانس جینڈر افراد کو معاشرتی زندگی کے مرکزی دھارے میں شامل کرنے کی جدوجہد میں اب تک بعض سیاسی جماعتوں نے اہم قدم اٹھائے ہیں۔

جرمنی ایک نئی عالمی وبا سے نمٹنے کے لیے تیار

برلن: (ایجنسی)۔ ڈبلیو ایچ او کے رکن ممالک عالمی وبائی معاہدے کے لیے مذاکرات کا ایک نیا دور شروع کر رہے ہیں۔ لیکن دوسری طرف بہت سے جرمن باشندے اب خود سے یہ سوال بھی کر رہے ہیں کہ آیا ان کے ملک نے کورونا وائرس کی گزشتہ عالمی وبا سے کافی کچھ سیکھا ہے؟ دنیا بھر میں کورونا وائرس کی وجہ سے لگنے والی عالمی وبائی بیماری کووڈ انیس سے بڑی حد تک نمٹا جا چکا ہے اور اب بہت سے ممالک اگلی ممکنہ عالمگیر وبا کا مقابلہ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں عالمی ادارہ صحت کے رکن ممالک ان دنوں ایک باقاعدہ معاہدے کے مسودے کی تیاری کے لیے مذاکرات کر رہے ہیں۔ بہت سے سائنسدانوں کے لیے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ آیا کوئی اگلی عالمگیر وبائی بیماری بھی آئے گی۔ اب SARS-CoV-2 کے بعد فلو وائرس، SARS-CoV-3 اور چیچک جیسی بیماریوں کے پھیلنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ جرمن دارالحکومت برلن کے ماکس ڈیلبروک سینٹر سے منسلک مالیکیولر بائیالوجسٹ ایمانوئل وائلر کا کہنا ہے برڈ فلو نہایت تکلیف دہ ہو گا۔" چیچک کے پھیلاؤ کے گرچہ امکانات کم ہیں، تاہم یہ ایک ڈراؤنا خواب ہے۔" ساتھ ہی خسرے کی وبا یا پھر کثیر المزاحم بیکٹیریا، جن کی فہرست بڑی طویل ہے، کے پھیلنے کے امکانات بھی پائے جاتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ دنیا بھر کے ممالک پہلے سے کہیں زیادہ ایک دوسرے سے جڑ گئے ہیں، ایک دوسرے کے قریب آ گئے ہیں۔ اس کے علاوہ موسمیاتی تبدیلیوں نے بھی متعدی بیماریوں کے تیز رفتار پھیلاؤ میں غیر معمولی اضافہ کر دیا ہے۔ حیوانات کی کثرت اور جنگلی جانوروں کے رہائشی علاقوں پر انسانوں کا قبضہ دنیا بھر میں ذونوزز" کے پھیلاؤ کا سبب بن رہا ہے۔ اس اصطلاح سے مراد ایسی بیماریاں ہیں، جن کا سبب بننے والے جرثومے جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہوتے ہیں۔ ان حقائق کی روشنی میں دیکھا جائے تو جرمنی بھی ایک نئے عالمی وبائی مرض کے پھیلاؤ کے خطرے سے دوچار ہے۔ انہی خطرات کو بھانپتے ہوئے بہت سے جرمن باشندے اب یہ پوچھنے لگے ہیں کہ آیا ان کے ملک نے بھی کورونا وائرس کی عالمگیر وبا سے کوئی سبق سیکھا ہے اور کیا جرمنی میں مستقبل کی ایسی کسی ممکنہ عالمی وبا سے نمٹنے کے لیے مناسب انتظامات کر لیے گئے ہیں۔ جرمنی میں کورونا وائرس کی عالمی وبا کے دوران ہسپتالوں کے مناظر کی تصاویر نے نہایت خوفناک نقوش چھوڑے تھے۔ ان مناظر کے اثرات آج بھی عام لوگوں کے ذہنوں میں ہیں، جن میں انتہائی نگہداشت کے طبی یونٹوں میں کام کرنے والے کارکنوں پر انتہا سے زیادہ بوجھ اور ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور عملے کے دیگر اراکین کی کمی کے سبب پیدا شدہ سنگین صورتحال وغیرہ سبھی کچھ شامل ہے۔ ہسپتالوں میں وبائی امراض کے پھیلاؤ کے دوران مریضوں کی دیکھ بھال کی صورتحال اسی وقت قابو میں رہے گی، جب یہ ہسپتال عام دنوں اور حالات میں بھی بھرپور اسٹاف اور سہولیات کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہوں گے۔ جرمن ہسپتالوں میں غیر متوقع واقعات کے لیے بستروں کی شدید کمی پائی جاتی ہے۔ جرمنی کے تقریباً 1,700 ہسپتالوں میں سے 500 کلینک بھی کورونا وائرس کی عالمی وبا کے دوران مریضوں کا بوجھ برداشت نہ کر سکے تھے۔ باقی ماندہ شفاخانوں نے بہت ہی محدود پیمانے پر اپنا کردار ادا کیا تھا۔ کورونا وائرس کی وبا کے آغاز پر یعنی جون 2020ء میں وفاقی حکومت نے وبائی امراض کے دوران خریدے گئے حفاظتی آلات اور طبی آلات کو مرکزی طور پر ذخیرہ کرنے کے لیے نیشنل ہیلتھ پروٹیکشن ریزرو" قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مزید مراحل میں جرمنی میں تیار ہونے والی ادویات اور طبی آلات کے ساتھ ساتھ ریزرو میں اضافہ کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا تھا، جس کا مقصد مستقبل میں ترسیل میں رکاوٹوں سے بچنا تھا۔ اب چار سال گزر جانے کے باوجود یہ منصوبہ ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے۔ دریں اثناء لاتعداد حفاظتی ماسک جن کے مؤثر استعمال کے لیے مقررہ مدت ختم ہو چکی ہے، اب تلف کر دیے جائیں گے۔ جرمن ریڈ کراس نامی امدادی تنظیم میں قومی بحران کے سلسلے میں انتظامات اور صحت عامہ کے تحفظ کے ذمہ دار فلپ ویزنر کہتے ہیں۔

پاک افغان بارڈر ایریا میں تمام اسٹیک ہولڈرز سے بات چیت کے لیے اعلیٰ سطح کا وفد تشکیل

بلوچستان: وزیر اعلیٰ بلوچستان نے پاک افغان بارڈر ایریا چمن میں تمام اسٹیک ہولڈرز سے بات چیت کے لیے اعلیٰ سطح کا وفد تشکیل دے دیا۔ ڈان نیوز کے مطابق وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت پاک افغان بارڈ صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے اعلیٰ سطح کا اجلاس منعقد ہوا۔ سرفراز بگٹی نے بات چیت کے ذریعے تصفیہ طلب امور حل کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے پاک افغان بارڈر ایریا چمن میں تمام اسٹیک ہولڈرز سے بات چیت کے لیے اعلیٰ سطح کا وفد تشکیل دے دیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اسپیکر صوبائی اسمبلی اور وزیر داخلہ بلوچستان کی قیادت میں اسٹیک ہولڈرز سے بات چیت کے لیے اعلیٰ سطحی وفد آج ہی چمن جائے گا اور منتخب نمائندے اور اعلیٰ حکام چیمبرز آف کامرس، انجمن تاجران، سول سوسائٹی اور تمام اسٹیک ہولڈرز سے ملاقات کریں گے۔ محکمہ داخلہ کی بریفنگ میں بتایا گیا کہ اب تک بلوچستان سے دو لاکھ 20 ہزار غیر قانونی تارکین وطن کو واپس بھجوایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ ون ڈاکیومنٹ رجیم وفاقی حکومت کا فیصلہ ہے اور صوبے عمل درآمد کے پابند ہیں جبکہ بارڈر ٹریڈ سے وابستہ متاثرین کو معاوضہ ادا کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ چمن ماسٹر پلان کی فعالیت سے مقامی طور پر معاشی سرگرمیاں تیز ہوں گی۔

متحدہ عرب امارات نے اسرائیلی وزیر اعظم کی سرزنش کر دی

ابوظہبی: (ایجنسی)۔ متحدہ عرب امارات نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی اس بیان پر سرزنش کر دی جس میں اسرائیلی رہنما نے کہا کہ خلیجی ریاست جنگ کے بعد غزہ میں مستقبل کی حکومت کی مدد میں شامل ہو سکتی ہے۔ ڈان اخبار میں شائع خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق ممتاز اور بااثر خلیجی ریاست ان چند عرب ریاستوں میں سے ایک ہے جن کے اسرائیل سے باضابطہ سفارتی تعلقات ہیں اور جسے انہوں نے غزہ میں اسرائیل کی 6 ماہ سے زیادہ کی جنگ کے دوران برقرار رکھا ہے، تاہم اب ایسا لگتا ہے کہ تعلقات کشیدہ ہو چکے ہیں۔ وزیر خارجہ شیخ عبداللہ بن زید النہیان نے ہفتے کو ایکس پر صبح سویرے ایک پوسٹ میں نیتن یاہو کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ ابوظہبی نے اسرائیلی رہنما کے تبصروں کی مذمت کر دی ہے۔ انہوں نے ایک عربی پوسٹ میں کہا کہ متحدہ عرب امارات اس بات پر زور دیتا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم کے پاس یہ قدم اٹھانے کی کوئی قانونی صلاحیت نہیں ہے اور متحدہ عرب امارات غزہ پٹی میں اسرائیلی موجودگی کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کسی بھی منصوبے میں شامل ہونے سے انکار کرتا ہے۔ شیخ عبداللہ بن زید النہیان نے بتایا کہ متحدہ عرب امارات ایسی فلسطینی حکومت کی حمایت کے لیے تیار رہے گا جو فلسطینی عوام کی امیدوں اور امنگوں پر پورا اترے، جس میں آزادی بھی شامل ہے۔ واضح رہے کہ ایک انٹرویو میں بنجمن نیتن یاہو نے کہا تھا کہ متحدہ عرب امارات، سعودی عرب اور دیگر ممالک ممکنہ طور پر جنگ کے بعد غزہ انکلیو میں شہری حکومت کی مدد کر سکتے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ ابوظہبی کے نیتن یاہو کے ساتھ تعلقات فوجی مہم کی وجہ سے ٹوٹ گئے ہیں، اماراتی حکام اب ان کے ساتھ شاذ و نادر ہی بات کرتے ہیں۔

برطانیہ کے اسرائیل پر ہتھیاروں کی پابندی سے حماس مضبوط ہوگا: ڈیوڈ کیمرون

لندن: (ایجنسی)۔ برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ برطانیہ کی جانب سے اسرائیل کو ہتھیار دینے پر پابندی سے حماس کو تقویت ملے گی۔ برطانوی نشریاتی ادارے کو انٹرویو دیتے ہوئے ڈیوڈ کیمرون نے کہا کہ برطانیہ چاہتا ہے کہ اسرائیل اس وقت تک رفح میں داخل نہ ہو جب تک کہ وہ شہریوں کے تحفظ کا کوئی منصوبہ نہیں بنا لیتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل نے شہریوں کی حفاظت کے لیے کوئی پلان یا منصوبہ نہیں بنایا اس لیے ہم رفح میں کسی بھی بڑے آپریشن کی حمایت نہیں کرتے۔ ڈیوڈ کیمرون کا کہنا ہے کہ 'بہتر آپشن یہ ہے کہ حماس کو یرغمالیوں کی رہائی کا معاہدے پر راضی ہو جانا چاہیئے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ 'ہم ہتھیاروں کی برآمدات کے بارے میں اپنا نقطہ نظر تبدیل کریں گے، برطانیہ اگر اسرائیل پر ہتھیاروں کی ترسیل پر پابندی عائد کرے گا تو اس سے حماس مضبوط ہوگا اور یرغمالیوں کی رہائی کے معاہدے کے امکانات کم ہوں گے۔' ڈیوڈ کیمرون نے مزید کہا کہ اسلحے کی فروخت پر امریکا کا مؤقف برطانیہ سے بالکل مختلف ہے۔ یاد رہے کہ صیہونی فوج کی جانب سے رفح پر حملے کی دھمکی کے بعد امریکا نے اسرائیل کو بارودی مواد کی کھیپ روک دی تھی جو اسرائیلی فورسز غزہ میں جنگ کے لیے استعمال کیے جا رہے تھے جس کے نتیجے میں 7 اکتوبر سے اب تک 35 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ جس کے بعد 8 مئی کو امریکی صدر جو بائیڈن نے امریکی نشریاتی ادارے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے پہلی بار اعلانیہ خبردار کیا تھا کہ اگر اسرائیلی وزیر اعظم نے غزہ کے شہر رفح پر بڑا حملہ کیا تو وہ اسرائیل کو ہتھیاروں کی فراہمی روک دیں گے۔ تاہم امریکی صدر کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو نے کہا تھا کہ 'اگر ضرورت پڑی تو ہم تنہا کھڑے ہوں گے، کم وسائل میں بھی لڑیں گے۔'

4جون کے بعد یوپی کو مافیا سے پاک ریاست کا کیا جائے گا اعلان: یوگی

راہل گاندھی انتخابات کے بعد چھوڑ دیں گے ملک، کانپور میں وزیر اعلیٰ نے اس بار 400 کو پار کرنے کا دیا نعرہ

لکھنؤ:12 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے مافیاؤں کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ 4 جون کے بعد ہماری حکومت یوپی کو مافیا سے پاک ریاست قرار دینے کے لیے ایک مقررہ کٹ آف تاریخ دے گی۔ انہوں نے کہا کہ تمام مافیا لیڈروں کی جانب سے حاصل کی گئی جائیدادوں کو ضبط کر کے غریبوں، یتیموں، خواتین کے تحفظ کے گھروں اور معذوروں کے گھروں کو الاٹ کیا جائے گا۔ سی ایم یوگی نے یہ بڑا اعلان ایک نجی ٹی وی چینل کو انٹرویو کے دوران کیا۔ اس انٹرویو میں سی ایم یوگی نے مافیا اور اپوزیشن لیڈروں کے خلاف کارروائی کے بارے میں بھی کھل کر جواب دیا۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ مافیا کی غیر قانونی زمینوں پر اسپتال اور اسکول بنائے جائیں گے۔ پہلے مرحلے میں مافیا کو نشانہ بنایا جائے گا اور دوسرے مرحلے میں ان کے کارندوں کی جائیدادیں بھی ضبط کی جائیں گی۔ اس کے لیے ہمارا ایکشن پلان بھی تیار ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعظم خان سے متعلق سوال کا بھی جواب دیا۔ اعظم خان کی جائیدادوں پر بلڈوزر چلانے کے الزامات پر، انہوں نے کہا کہ وہ اس مہابھارت خاندان کا ایک 'او' 'کا کاشری' ہے۔ جب دروپدی کے کپڑے اتارے جا رہے تھے تو سب دریودھن اور دشاسن کے سامنے خاموش تھے۔ جیسا کرو گے ویسا ہی کاٹو گے (جیسے بوو گے ویسا ہی کاٹو گے) چاہے وہ اعظم خان ہو یا کوئی مافیا لیڈر۔ وہ ریاست کی ترقی میں رکاوٹ ہیں۔ اس لیے ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ ایک سوال کے جواب میں سی ایم یوگی نے کہا کہ جو بھی فساد کرے گا اسے سزا ملے گی۔ یوپی میں فساد کرنے والوں کو سات نسلوں تک جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ آج ریاست کی بہن بیٹیاں محفوظ ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں سی ایم یوگی نے کہا کہ اب ایک مجرم اپنے گلے میں پٹکا باندھ کر زندگی کی بھیک مانگنے پر مجبور ہے۔ ہم نے ریاست میں خوف سے پاک ماحول فراہم کیا ہے۔ جب کچھ اسلامی شدت پسندوں نے غزوہ ہند کے بارے میں بات کی تو یوگی نے کہا، غزوہ ہند قیامت تک نہیں ہونے والا ہے۔ ہندوستان ہندوستان ہی رہے

گا۔ ووٹ جہاد کے لیے کانگریس لیڈر سلمان خورشید کی بھتیجی کے ووٹ جہاد پر یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ووٹ کے لیے جہاد کرو گے تو جنت نہیں ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعی بدقسمتی کی بات ہے۔ پچھلے 10 سالوں کے دوران مودی جی نے ذات پات اور مذہب کو ایک طرف رکھا اور سماجی بہبود کی اسکیموں کا فائدہ سب کو یکساں طور پر پہنچایا۔ جو لوگ ہمارے سماج کو پولرائز کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ کبھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ وہ ہمیشہ یہ چاہیں گے کہ مسلمان لنگی پہن کر بھاگیں۔

وہیں کانپور میں یوپی کے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ لوک سبھا انتخابات کے سلسلے میں ریاست کے مختلف اضلاع میں ریلیاں نکال کر بی جے پی امیدواروں کی حمایت میں ووٹوں کی اپیل کر رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے آج کانپور میں بی جے پی امیدوار رمیش اوستھی اور اکبر پور کے امیدوار دیویندر سنگھ بھولے کی حمایت میں جلسہ عام سے خطاب کیا۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے کانپور کے بابو پوروا قدوائی نگر کے سینٹر پارک میں منعقدہ ایک پروگرام میں ایک بہت بڑی عوامی میٹنگ سے خطاب کیا۔ اس دوران کانپور نگر سے بی جے پی امیدوار رمیش اوستھی اور اکبر پور لوک سبھا سے بی جے پی امیدوار دیویندر سنگھ بھولے اسٹیج پر موجود تھے۔ انتخابی میٹنگ میں سی ایم یوگی نے عوام سے بی جے پی کے دونوں امیدواروں کو بھاری اکثریت سے کامیاب بنانے کی اپیل کی۔ اسی دوران بی جے پی امیدواروں کی حمایت میں جلسہ عام کرنے پہنچے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے اپوزیشن پر سخت نشانہ لگایا۔ انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے سی ایم یوگی نے کہا کہ اگر ہندوستانی اتحاد اقتدار میں آتا ہے تو ملک میں ایک بار پھر دہشت گردی اور نکسل ازم کا دور شروع ہو جائے گا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ آئینی ترمیم کا خوف پھیلانے والی کانگریس نے سب سے پہلے ہندوستانی آئین میں ترمیم کر کے اظہار رائے کی آزادی کو پامال کیا۔ ساتھ ہی سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی سماج وادی پارٹی پر تیکھا حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ایس پی کا ایجنڈا ایودھیا کی ترقی نہیں بلکہ ایودھیا میں دہشت گردانہ حملہ کرنے والے دہشت گردوں کے مقدمات کو واپس لینا ہے۔ سی ایم یوگی یہاں کانپور اور اکبر پور لوک سبھا سیٹوں کے لیے انتخابی ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کانپور کو ماں گنگا کے آشیرواد کی وجہ سے زرخیزی اور کاروباری صلاحیتوں سے نوازا گیا ہے۔ انقلاب کی سرزمین ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ملک کی ترقی کے لیے توانائی کی سرزمین بھی ہے۔ چوتھے مرحلے میں کانپور کے عوام کو فیصلہ لینا ہے۔ آج پورے ملک میں ایک ہی آواز گونج رہی ہے، ایک بار پھر مودی سرکار اور اس بار 400 کو پار کر جائے گی۔ کانپور اور اکبر پور کی سیٹیں بھی 400 نمبر میں شامل ہوں گی۔

کانگریس مغل عہد کا جزیہ نافذ کرنا چاہتی ہے: یوگی

امیٹھی:12 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے امیٹھی میں کانگریس کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ کانگریس اقتدار میں آکر ملک میں جزیہ کا نظام نافذ کرنا چاہتی ہے۔ یوگی نے اتوار کو یہاں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس ہندوستان میں مغل عہد کا جزیہ نافذ کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کیا آگ پول ایسا ٹیکس نافذ ہونے دیں گے۔ انہوں نے آگے کہا کہ کانگریس کی حکومت میں جب دہشت گرد اندر گھس جاتے تھے تو کہا جاتا تھا کہ سرحد پار سے آیا ہے اب سرحد پار ہونے سے قبل ہی دہشت گردوں کو جہنم رسید کر دیا جاتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جو فیصلہ امیٹھی کے لوگوں نے پہلی بار کیا تھا اس نے یہ ثابت کیا کہ امیٹھی کے لوگ ہندوستان کی ترقی کا گواہ بنیں گے۔ میں اسمرتی ایرانی جی کو مبارکباد دینا چاہوں گا کیونکہ انہوں نے پچھلے 5 سالوں میں جتنی بار امیٹھی لوک سبھا کا دورہ کیا ہے اتنا کانگریس مشترکہ طور پر بھی نہیں کر پائی تھی۔ یوگی نے اسمرتی ایرانی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ایسا لیڈر کیسا ہونا چاہیے کہ وزارت کے پروگراموں کے ذریعے پورے ملک کا دورہ کرنے کے بعد بھی وہ اپنے حلقے سے مسلسل رابطے میں رہے۔ میں دیکھتا تھا اسمرتی جی کو ہر ہفتے ان کا دورہ امیٹھی کے کسی نہ کسی اسمبلی حلقے میں کسی نہ کسی علاقے میں کسی نہ کسی گاؤں میں یہاں کی عوام کے ساتھ لگتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب اچھے عوامی نمائندے منتخب ہوتے ہیں تو نتائج بھی اچھے ہوتے ہیں۔ میں ایک بار پھر آپ کے درمیان اچھے نتائج کی اپیل کرنے آیا ہوں۔ تین مراحل مکمل ہو چکے ہیں۔ ملک بھر میں انتخابات کا چوتھا مرحلہ کل ہے۔ کل 10 ریاستوں میں 40 سیٹوں کے لیے انتخابات ہیں۔ تین مرحلوں میں ملک بھر میں پچھلی مودی لہر اب سونامی لہر بنتے جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مودی جی کی قیادت میں ملک کی عزت بڑھی ہے، ملک کی سرحدیں محفوظ ہوئی ہیں، دہشت گردی اور نکسل ازم کمزور ہوا ہے، بڑے ترقیاتی کام ہوئے ہیں۔ ہائی وے، ریلوے، ایک ضلع ایک پروڈکٹ، ہر گھر نل سکیم، ہر تحصیل میں فائر سٹیشن اور غریبوں کی فلاح و بہبود جیسی سکیموں کا سیلاب ہے۔ بھارت میں 80 کروڑ لوگوں کو مفت راشن دیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں 25 کروڑ لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ پورے ہندوستان کے کسانوں کو سمان ندھی، تمام خاندانوں کو بیت الخلا، غریبوں کو گھر دیا گیا۔ تب کانگریس کیا کر رہی تھی؟ یہاں کے غریبوں کو گھر یا بیت الخلاء فراہم نہیں کر سکے تھے۔

لکھنؤ ایئرپورٹ سے چھٹی پرواز حج کے لیے روانہ

لکھنؤ:12 مئی (پی این ایس) حج 2024 کے عازمین حج کے لیے لکھنؤ ہوائی اڈے سے چھٹی پرواز نمبر SV 3893 12 مئی 2024 کو شام 25:5 بجے چودھری چرن سنگھ بین الاقوامی ہوائی اڈے سے روانہ ہوئی۔ اس پرواز سے 289 عازمین حج روانہ ہوئے جن میں 116 مرد اور 173 خواتین شامل ہیں۔ غور طلب ہے کہ اس فلائٹ میں 73 غیر محرم کوٹے کی خواتین سفر حج پر گئی ہیں، جن میں دہلی اور بہار کی بھی ایک ایک خاتون شامل ہیں۔ سب سے زیادہ 174 عازمین حج کانپور نگر ضلع سے گئے ہیں۔ عازمین حج کی سہولت کے لیے ایک خادم الحجاج زید ضلع پریاگ راج سے گئے ہیں۔ حج ہاؤس لکھنؤ کی بغیر محرم کے کوٹہ کی خواتین کو ایک ساتھ بٹھایا گیا اور رخصت ہونے والے خادم الحجاج سے ملوایا گیا اور ساتھ ہی رخصت کیا گیا۔ وہیں 11 مئی 2024 کو دہلی ہوائی اڈے سے دو پروازیں روانہ ہوئیں۔ دہلی سے ساتویں پرواز نمبر SV03761 نے 212 عازمین حج کو لے کر گئی۔ باغپت سے 137 اور میرٹھ سے 59 عازمین اس فلائٹ سے گئے ہیں۔ سہارنپور کی فہمدہ کے شوہر عتیق احمد بطور خادم الحجاج عازمین کے ساتھ گئے۔ اتر پردیش اور دیگر ریاستوں سے بغیر محرم کوٹے کے 58 خواتین اس فلائٹ میں سوار ہوئی ہیں۔ واضح رہے کہ دہلی ہوائی اڈے سے 252 عازمین حج آٹھویں فلائٹ سے میرٹھ کے گئے ہیں۔ جس میں دو خادم الحجاج، بجنور کے ضیا الرحمن اور شاملی کے اخلاق کو عازمین حج کی سہولت کے لیے بھیجا گیا ہے۔ دہلی سے آٹھ پروازوں سے 1480 عازمین حج روانہ ہوئے ہیں۔

حج زندگی میں ایک بار کرنا فرض ہے: شیخ ابرار ندوی

علی میاں میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کی مسجد میں حج تربیتی پروگرام کا سلسلہ جاری

لکھنؤ:12 مئی (پی این ایس) شعبہ دعوت وارشاد ندوۃ العلماء لکھنؤ کی جانب سے مولانا علی میاں میموریل حج ہاؤس لکھنؤ کی مسجد میں حج تربیتی پروگرام سے حضرت مولانا شیخ ابرار ندوی استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء نے کہا کہ حج زندگی میں ایک بار کرنا فرض ہے اور باقی جتنے بھی حج تا حیات کریں گے وہ نفلی کہلائیں گے، ابھی آپ ماشاء اللہ مدینہ جا رہے ہیں، وہاں کے چند کام ہیں نمبر ایک چالیس نمازیں تکبیر اولی کے ساتھ مسجد نبوی میں پڑھنا، نمبر دو رسول اللہؐ کے روضہ اقدس پر درود وسلام پیش کرنا، پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے سلام پیش کرنا، اسکے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے سلام پیش کرنا، نمبر تین جنت البقیع جانا، نمبر چار بقیہ سارے وقت خوب درود شریف پڑھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، اور زیارت کے لیے جانا ہے اور وہاں جا کر دیکھیں کہ اسلام پوری دنیا میں مدینہ اور مکہ سے پھیلا ہے اس لیے مدینہ سے نبیؐ کی خوب محبت اور سنت نبوی پر چلنے کا عظم لیکر اور مومن کامل بنکر ان شاء اللہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر مکہ جا کر عمرہ اور حج کریں گے، حج وعمرہ صرف اللہ کے لیے کریں تب اللہ حج مبرور ومقبول عطاء فرمادیگا تو پھر کیا ہے اللہ گناہوں سے پاک کردے گا اور رزق حلال میں برکت دیدیگا۔ مولانا مفتی آفتاب عالم ندوی خیرآبادی مبلغ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے دعائیہ ہال حج ہاؤس میں فرمایا کہ مدینہ ومکہ میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ رہیں اس پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ چالیس نمازیں مسجد نبوی میں پڑھیں، اور روضہ اقدس حضرت محمدؐ پر درود وسلام پیش کریں، ریاض الجنہ میں جائیں اور مسجد نبوی میں قرآن کی تلاوت کریں، اور اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے درود شریف خوب پڑھتے رہیں اور بسوں کی روانگی سے پہلے مبلغ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے دعاء کرا کر حجاج کرام کو مدینہ طیبہ روانہ کیا اس موقع پر محمد حمزہ خاں اور مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی موجود رہے۔

مدرسہ عظمت العلوم میں جلسہ بچوں کو انعامات سے نوازا گیا

مظفر نگر:12 مئی (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع مظفر نگر میں مدرسہ عظمت العلوم خالہ پار میں ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس میں ان طلباء وطالبات کو اعزاز سے نوازا گیا جنہوں نے اچھے نمبرات سے کامیابی حاصل کی تھی۔ اس کے علاوہ ان طلباء کو بھی انعامات سے نوازا گیا جنہوں نے اس سال پورے روزے رکھے اور تراویح کا بھی اہتمام کیا۔ خطبہ استقبالیہ مولانا مسیح اللہ مظاہری نے پیش فرمایا، نظامت کے فرائض مولانا محمد حذیفہ مظاہری نے انجام دیئے، تلاوت کلام پاک عزیزم عبدالسبحان سلمہ متعلم مدرسہ عظمت العلوم نے کی اور نعت نبی محمد حسن متعلم مدرسہ عظمت العلوم نے پیش کی۔ اس اجلاس میں مدرسہ کے ان طلبہ وطالبات کو جنہوں نے سالانہ امتحان میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی اور اسی طریقہ سے وہ طلبہ وطالبات جنکی عمر 13 سال سے کم ہے اور انہوں نے رمضان 2024 میں مکمل روزے رکھے اور تراویح ادا کی، انکی حوصلہ افزاء کے لیئے بچوں کو انعامات اور ریزلٹ سے نوازا گیا اور اس مبارک موقع پر چھ طلبہ جنہوں نے گذشتہ سال مدرسہ سے ناظرہ قرآن کریم مکمل کیا تھا، حفظ قرآن کریم کا آغاز عمل میں آیا درجہ حفظ میں محمد مدیر ولد حاجی محمد ساجد سلمہ نے اول پوزیشن حاصل کی۔ محمد ایاز ابن سہیل احمد نیدوئم پوزیشن حاصل کی اور عزیزم محمد زید ولد جناب حاجی محمد نوشاد نے سوم پوزیشن حاصل کی اور درجہ ناظرہ میں عبد الارحم ولد جناب محمد شمیم صاحب نے اول پوزیشن حاصل کی اور پیارے محمد عکاشہ، صاحبزادے حافظ سلمان اللہ نے دوم پوزیشن حاصل کی اور عزیزم محمد آرمان ولد محمد دلشاد نے سوم پوزیشن حاصل کی۔ درجہ ابتدائیہ میں عزیزم حمید شاہ فرزند جناب حافظ عبداللہ نے اول پوزیشن حاصل کی اور عزیزم محمد فضیل ولد حافظ جنید سلمہ نے دوم پوزیشن حاصل کی اور عزیزم عبدالسبحان ولد حاجی شہزاد نیسوم پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام میں الحمدللہ 35 بچوں کو انعامات تقسیم کئے گئے جن میں سے پندرہ نے اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی اس کے علاوہ ان طلباء کو بھی اعزاز سے نوازا گیا جنہوں نے مکمل روزے رکھے اور تراویح کا بھی اہتمام کیا۔ پروگرام کا اختتام جناب الحاج محمد اسماعیل کی دعا پر ہوا۔ آخر میں مولانا مسیح اللہ مظاہری ناظم مدرسہ عظمت العلوم نے سبھی آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

ریٹائرڈ کلرک نے بیوی اور بیٹے کو ماری گولی

لکھنؤ:12 مئی (پی این ایس) لکھنؤ کے تالکٹورہ کے راجی پورم ای بلاک میں ایک بزرگ نے اپنے گھر کے سامنے پارک میں لائسنس یافتہ بندوق سے خود کو گولی مار لی۔ متوفی محکمہ ڈاک کا ریٹائرڈ ملازم تھا۔ فائرنگ کی آواز سن کر اہل خانہ کے ساتھ وہاں پہنچے لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا اور بندوق قبضے میں لے کر تفتیش شروع کر دی۔ پولیس کے مطابق ای بلاک کے رہنے والے لکشمی نارائن ترویدی (61) محکمہ ڈاک میں کلرک تھے۔ ان کے بیٹے شیوا نے بتایا کہ وہ تقریباً 6 ماہ قبل ریٹائر ہوئے تھے۔ والد لکشمی نارائن ترویدی کچھ عرصے سے ڈپریشن میں تھے۔ جمعہ کو ماں ریکھا سے لڑائی ہوئی تھی۔ اس دوران جب اس نے سمجھانے کی کوشش کی تو شیو کو اس کی ماں کے ساتھ مارا پیٹا گیا۔ ایسے میں ماں عالم باغ کی برہا کالونی میں واقع اپنے مائیکے چلی گئیں، جب کہ شیو قریب ہی ایک اور گھر چلا گیا۔ اس کے بعد لکشمی نارائن ترویدی جو گھر میں اکیلا رہ گیا تھا، رات کے وقت گھر کے سامنے پارک میں ڈبل بیرل لائسنس یافتہ بندوق لے کر پہنچا اور ڈوری اپنے سر کے قریب رکھ کر خود کو گولی مار لی۔ آگ کی آواز سن کر آس پاس کے لوگ وہاں پہنچ گئے۔ خون میں لت پت بوڑھے کے پاس بندوق پڑی تھی۔ اطلاع ملتے ہی گھر والے پہنچ گئے اور پولیس کو اطلاع دی اور رانی لکشمی بائی اسپتال پہنچے، حالانکہ تب تک اس کی موت ہو چکی تھی۔

ادارہ مقصد حسینی کے تحت علما کا جلسہ منعقد

شرکائے جلسہ نے عوام سے اپنے حق رائے دہی کے استعمال پر کی تاکید

لکھنؤ (پریس ریلیز) (12 مئی، 2024) کشمیری محلہ واقع ادارہ مقصد حسینی کے صدر دفتر میں مولانا سید رضا حسین رضوی امام جمعہ عالم نگر مسجد وشیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن کی صدارت میں بعد نماز ظہرین علما کا جلسہ منعقد ہوا۔ علمانے مشترکہ طور پر سے اس بات پر زور دیا ہے کہ اس وقت ملک میں پارلیمانی انتخابات کا دور جاری ہے لہذا ہر شہری پر لازم ہے کہ وہ اپنے حق رائے دہی کا استعمال ضرور کرے کیونکہ ووٹ دینا ہر شہری کا جمہوری، آئینی، اخلاقی فریضہ ہے اور ہماری ووٹنگ ہماری شناخت ہے۔ اسی کے ساتھ علمانے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ عزاداری شیعوں کی روح ہے لہذا ہمیں اس نمائندے کو اپنے حق رائے دہی کے ذریعہ کامیاب بنانا ہے جو ہماری عزاداری کے فروغ و تحفظ اور بقا کیلئے کام کر رہا ہو اور ملک وعلاقہ کی ترقی کیلئے جو بھی نمائندہ کام کر رہا ہو یا کرے اس کو کامیاب بنایا جائے۔ علمانے یہ بھی کہا کہ ووٹنگ کے وقت ہمیں اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا ہوگا کہ ہماری عزاداری کے جلوس پر عائد پابندیوں کو بحال کرانے میں کس نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ علمانے کہا کہ اگر آپ اپنے ووٹ کا استعمال نہیں کریں گے تو آپ کا ووٹ ضائع ہو جائے گا اور آپ کی غیر حاضری میں آپ کے ووٹ کا غلط استعمال بھی ہو سکتا ہے لہذا اپنے ووٹ کا استعمال کرتے ہوئے اپنے ہندوستانی ہونے، ملک کی ترقی و بیداری اور زندگی کا ثبوت دیں۔ اسی کے ساتھ جلسہ میں مولانا سید کلب جواد نقوی پر ووٹ کے سلسلہ میں عائد کئے جا رہے الزامات کی سخت الفاظ میں مذمت کی۔ علمانے کہا کہ مولانا کلب جواد نقوی نے کسی سے ہاتھ پکڑ کر ووٹ دینے کی بات نہیں کہی ہے ووٹ دینا ہر شہری کا جمہوری حق ہے وہ آزادانہ طریقے سے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کر سکتا ہے۔ جلسہ میں مولانا سید رضا حسین رضوی کے علاوہ مولانا سید شباہت حسین رضوی، مولانا احمد علی نقوی، مولانا سید اعجاز حسین، مولانا سید مظہر امام، مولانا سرکار حسین، مولانا شاہد حسینی کے علاوہ شاذ رضوی، امن رضوی، شیخ کمیل، کمیل حیدر و ادارہ کے اراکین موجود تھے۔

اے ایم یو پراکٹوریئل ٹیم اور طلباء کے درمیان دھکہ مکی، نہیں ملنے دیا وائس چانسلر سے

علیگڑھ:12 مئی (پی این ایس) علیگڑھ مسلم یونیورسٹی انتظامیہ نے گیارہویں جماعت کے داخلے امتحان کے نصاب سے انڈو اسلامک حصہ سے اسلامک حصہ کو ہٹا دیا ہے۔ اسلامک حصہ کو دوبارہ نصاب میں شامل کرنے کے طلباء کے سوال پر اے ایم یو انتظامیہ اور طلبہ آمنے سامنے آگئے ہیں، وہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہا انتظامیہ کی ضد اور انا سے اڑیل رخ اختیار کرتے ہوئے کسی بھی صورت اپنے طلبہ کی اپیل کو سننے کو تیار نہیں ہے۔ واضح رہے کہ اسلامیات کے حصہ کو دوبارہ نصاب میں شامل کرنے کے حوالے سے اے ایم یو کے سینئر طلبہ کا ایک وفد وائس چانسلر نعیمہ خاتون سے ملنے پہنچا، لیکن وائس چانسلر کی جانب سے اپنے ہی طلبہ سے ملنے سے صاف انکار کر دیا گیا، بعد میں طلبہ نے اے ایم یو کنٹرلر سے ملاقات کرا کر اپنا احتجاج درج کرایا، طلبہ نے باب سید پر زبردست احتجاج بھی کیا۔ اے ایم یو کے سابق کورٹ ممبر محمد عمیر نے منگل کو وائس چانسلر سے مل کر اس حوالے سے بات کرنے اور عرضداشت دینے کی کوشش کی تو انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور انہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا گیا کہ وائس چانسلر نے اس حوالے سے کسی سے بھی بات کرنے اور میمورنڈم لینے سے منع کر رکھا ہے۔ جسکے بعد اے ایم یو طلبہ میں کافی غم وغصہ پیدا ہو گیا ہے۔ طلبہ کی ہر ممکن کوشش ہے کہ وائس چانسلر اور یونیورسٹی انتظامیہ سے بات چیت ہو اور اس موضوع کی اہمیت کا احساس دلا کر دوبارہ نصاب میں شامل کرایا جائے نے لیکن انتظامیہ کے اڑیل رویہ اس معاملہ کو مزید بگاڑ کی صورت پیدا کر رہا ہے۔ دوبارہ وائس چانسلر کے آفس کی جانب سے اس حوالے سے میمورنڈم لینے سے انکار کئے جانے پر وائس چانسلر اور انتظامیہ کی جانب سے اپنے ہی طلبہ کو نظر انداز کرنے ان کے ساتھ بے رخی کا رویہ اختیار کرنے کے نتیجہ میں اے ایم یو سینئر طلبہ نے آج لائبریری کینٹین پر جنرل باڈی میٹنگ (جی بی ایم) بلائی، جس میں کثیر تعداد میں طلبہ شریک ہوئے۔ جی بی ایم میں اے ایم یو انتظامیہ کی جانب سے اردو نظر انداز کرنے اے ایم یو کو قرآنی آیت کو ہٹانا اور گیارہویں جماعت کے داخلہ امتحانات کے نصاب میں شامل انڈو اسلامک حصہ میں سے اسلامیات کے حصہ کو حذف کرنے اور مسلم یونیورسٹی انتظامیہ کے اڑیل رویے پر طلبہ نے خطاب کیا۔ جسکے بعد طلبہ نے وائس چانسلر سے ملاقات کرنے کے لئے انکے دفتر کی جانب روانہ ہوئے۔ طلبہ کے انتظامیہ بلاک پر پہنچتے تو وہاں پہلے سے موجود یونیورسٹی پراکٹوریل ٹیم نے اپنے ہی وائس چانسلر سے ملنے سے روک دیا گیا، جس پر طلبہ اور پراکٹوریل ٹیم کے درمیان تیکھی نوک جھونک کے ساتھ دھکہ مکی ہوئی جس دوران ایک طالب علم کو دھکہ مار کر گرا دیا۔ طلبا اپنے مطالبے پر اڑے ہوئے ہیں احتجاج کر رہے طلبہ کا کہنا ہے کہ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا ہے کہ آخر کیوں اے ایم یو کی موجودہ انتظامیہ کو اسلامیات اس قدر نفرت ہو گئی ہے، یہ مسلم یونیورسٹی انتظامیہ کی ضد ہے یا پھر کسی کا دباؤ، لیکن انتظامیہ کا اپنے طلبہ کے تئیں رویہ مشکوک ثابت ہو رہا ہے۔ ایسے میں مسلم یونیورسٹی انتظامیہ ملت کے تئیں اپنی اخلاقی، سماجی ملی ذمہ داری کو ادا کرنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہے۔

مولانا شوکت علی بستوی کی ہمشیرہ کا انتقال

دیوبند 12 /مئی (ایچ ایف خان): دار العلوم دیوبند کے استاذ حدیث اور کل ہند رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دار العلوم دیوبند کے ناظم عمومی مولانا شوکت علی بستوی کی چھوٹی ہمشیرہ کا آج مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے انتقال کی خبر سے اہل خانہ عزیز واقارب اور متعلقین میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ ذمہ داران دار العلوم دیوبند، دار العلوم وقف دیوبند، دار العلوم زکریا دیوبند اور سرکردہ علماء کرام نے مولانا شوکت علی بستوی سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت کی۔ مولانا شوکت علی بستوی نے بتایا کہ ان کی چھوٹی ہمشیرہ جن کی عمر تقریباً 47 سال تھی آج 11 مئی ہفتہ کی صبح تقریباً پانچ بجے مختصر علالت کے باعث اپنی رہائش گاہ سنت کبیر نگر میں انتقال فرما گئیں۔ مولانا نے بتایا کہ مرحومہ بہت نیک، دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور غریب پرور خاتون تھیں، جن کی زندگی کا بڑا حصہ اصلاح خواتین اور بچوں کی تربیت میں گزرا ہے، مولانا نے بتایا کہ بظاہر کوئی ایسی بڑی بیماری نہیں تھیں مگر باری تعالیٰ کو یہی منظور تھا، مرحومہ کے دو بچے ہیں۔ آج بعد نماز عصر سنت کبیر نگر میں نماز جنازہ کے بعد مرحومہ کی تدفین عمل میں آئی۔ مولانا شوکت بستوی کی چھوٹی ہمشیرہ کے انتقال پر دار العلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی، صدر المدرسین مولانا سید ارشد مدنی، نائب مہتمم مولانا عبدالخالق مدراسی، نائب مہتمم مفتی راشد اعظمی، دار العلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی، دار العلوم زکریا دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی اور دیگر ذمہ داران واساتذہ مدارس اور سرکردہ افراد اور علماء کرام نے تعزیت مسنونہ پیش کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے دعاء مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی۔

جھانسی کا قلعہ کون فتح کرے گا، بی جے پی اور کانگریس میں سیدھا مقابلہ

جھانسی:12 مئی (پی این ایس) لوک سبھا انتخابات 2024: جھانسی شہر کے وسط میں بنایا گیا تقریباً 400 سال پرانا رانی لکشمی بائی قلعہ، گزشتہ کئی صدیوں سے جھانسی اور اس کے آس پاس کے بندیل کھنڈ خطے میں سماجی اور سیاسی تبدیلیوں کا گواہ ہے۔ اس بار پھر یہاں لوک سبھا انتخابات ہونے جا رہے ہیں اور یہاں ایک بار پھر سیاسی سرگرمیاں تیز ہو رہی ہیں۔ بی جے پی امیدوار انوراگ شرما بھگوان پرشورام کے یوم پیدائش کی تقریب میں شرکت کے لیے جمعرات کو جھانسی شہر پہنچے۔ جو دوسری بار جھانسی سیٹ پر قسمت آزما رہے ہیں۔ جھانسی میں تقریباً ایک لاکھ برہمن ووٹر ہیں۔ جس کے ایک بڑے حصے کو 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں انوراگ شرما کی حمایت حاصل تھی۔ لوک سبھا انتخابات کے اعلان سے عین قبل یوپی حکومت نے جھانسی ضلع میں ایک بڑی صنعتی بستی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو اس الیکشن میں ایک بڑا انتخابی ایشو بن گیا ہے۔ اتر پردیش حکومت نے نوئیڈا کی طرز پر جھانسی ضلع میں ایک نئی صنعتی بستی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے تحت 33 گاؤں کی تقریباً 14225 ہیکٹر زمین لی جا رہی ہے۔ بی جے پی کے امیدوار انوراگ شرما نے بتایا کہ وزیر اعظم نے بندیل کھنڈ کو ایک بڑا تحفہ دیا ہے۔ جب دو بڑی ندیوں کین اور بیتوا کو جوڑنے کا یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا تو یہاں کے کسانوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ ہر گھر جل یوجنا کے تحت ہم پلانٹ لگا رہے ہیں۔

سال 2014 اور 2019 میں، بی جے پی نے بندیل کھنڈ علاقے کی تمام چار سیٹوں جھانسی، جالون، بندہ اور ہمیر پور پر انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اس بار اپوزیشن ایک نئی حکمت عملی کے ساتھ جھانسی لوک سبھا سیٹ پر الیکشن لڑ رہی ہے۔ انڈیا بلاک کی جانب سے دیہی ترقی کے سابق مرکزی وزیر مملکت اور کانگریس لیڈر پردیپ جین آدتیہ مشترکہ امیدوار کے طور پر دوبارہ انتخابی میدان میں اترے ہیں۔ پردیپ جین جھانسی شہر سے تقریباً 50 کلومیٹر دور جین اکثریتی تحصیل للت پور میں انتخابی مہم میں مصروف ہیں۔ پردیپ جین آدتیہ نے این ڈی ٹی وی کو بتایا کہ بندیل کھنڈ کے لوگ تبدیلی چاہتے ہیں۔ ترقیاتی کام رک گئے ہیں.. لوگ خوفزدہ ہیں.. یہاں ہر گھر میں بے روزگاری ہے۔ نقل مکانی دوگنی ہو گئی ہے۔ للت پور ضلع کے عام لوگوں کی شکایت ہے۔

اگلے دو دنوں تک یوپی میں بارش کے امکان

لکھنؤ:12 مئی (پی این ایس) اتر پردیش میں اس وقت موسم کا انداز بدل گیا ہے۔ اگلے دو دنوں تک ریاست کے کئی اضلاع میں بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 12 مئی کو مغربی اور مشرقی یوپی میں الگ تھلگ مقامات پر بارش کا امکان ہے۔ اس دوران دونوں حصوں میں چند مقامات پر گرج چمک اور 30 سے 40 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے طوفانی بارش کے امکانات ہیں۔ اتوار کو 44 اضلاع بشمول کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، بلرام پور، شراوستی اور کانپور دیہات میں باندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، بستی، فتح پور، پرتاپ گڑھ، سون بھدر، مرزا پور، چنداولی میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کا امکان ہے۔ ریاست اور وارانسی میں طوفان آ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سنت روی داس نگر، جونپور، غازی پور، اعظم گڑھ، ماؤ، بلیا، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، کشی نگر، مہاراج گنج اور سدھارتھ نگر اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ طوفان کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ بلرام پور، شراوستی، کانپور دیہات، کانپور نگر، غازی آباد، گوتم بدھ نگر، بلند شہر، علی گڑھ، متھرا، ہاتھرس، ایٹا اور آگرہ اضلاع میں بھی طوفان آ سکتا ہے۔

کسانوں کا مظاہرہ ختم

دیوبند 12 /مئی (ایچ ایف خان): دیوبند روڑ کی ریلوے لائن پر دوسرا انڈر پاس بنانے کے مطالبہ کو لیکر کسان تنظیموں کے ذریعہ گاؤں سلونی پیر ماجرا دیا جا رہا بے معیادی دھرنا ریلوے اور انتظامی افسران کی یقین دہانی پر ختم ہو گیا۔ واضح ہو کہ بھارتیہ کسان یونین (چڑھونی) بھارتیہ کسان یونین (اتھان) بھارتیہ کسان یونین (سنگرام)، بھارتیہ کسان یونین (امباوت) اور بھیم آرمی کی جانب سے ریلوے انڈر پاس کے برابر میں دوسرا انڈر پاس تعمیر کئے جانے کے مطالبہ کو لیکر گزشتہ روز سے دھرنا جاری تھا۔ مزکورہ معاملہ کی سنجیدگی کو دیکھتے ہوئے ایس ڈی ایم دیوبند انکور ورما اور ریلوے افسران نے کسانوں کے درمیان پہنچ کر ان کے مسائل سنے اور انہیں بہت جلد دوسرے انڈر پاس کی تعمیر کرانے کی یقین دہانی کرائی جس کے بعد کسانوں نے دوسرے روز دھرنا ختم کر دیا۔ اس دوران چودھری مہیپال، ششی پردھان، عارف راجپوت، ونود، سریندر، پرتیم سنگھ نفلی

جیل کے تالے ٹوٹ گئے، کیجریوال چھوٹ گئے

ڈاکٹر سلیم خان

یہ حسن اتفاق ہے کہ جس دن اروند کیجریوال کو عبوری ضمانت ملی اسی دن دہلی کے راؤس اوینیو کورٹ نے حکم دیا کہ بی جے پی رکن پارلیمان اور کشتی فیڈریشن کے سابق صدر برج بھوشن کے خلاف خاتون پہلوانوں کی جانب سے جنسی ہراسانی کے الزامات کی چارج شیٹ داخل کی جائے۔ عدالت نے کہا کہ فرد جرم عائد کرنے کی خاطر ان کے خلاف کافی ثبوت ہیں جو اس معاملے میں کارروائی کے راستے کو آسان بنا سکتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جہاں سے اروند کیجریوال کو لایا گیا تھا وہیں برج بھوشن کو بھیج دیا جاتا۔ ویسے برج بھوشن نامی بکرا اور اس کی اماں بی جے پی کب تک خیر منائے گی؟ آثار تو ایسے ہیں کہ بہت جلد چھری کے نیچے آئے گی۔ دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو اگر مستقل ضمانت کے ساتھ انتخابی مہم میں شرکت سے روک دیا جاتا تو بات نہیں بنتی اس لیے الیکشن کی تشہیر میں اجازت کے ساتھ ملنے والی یہ ضمانت عبوری ہونے کے باوجود مستقل سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ یکم جون کو پھر سے جیل جانے والے اروند کیجریوال ۴ جون کے بعد پہلی سماعت میں آن بان اور شان کے ساتھ جیل سے چھوٹ کر باہر آجائیں اور ان کے خلاف یہ فرضی مقدمہ خارج کردیا جائے۔

اروند کیجریوال کے قضیہ کو سمجھنے کے لیے کچھ تاریخوں پر توجہ دینا کافی ہے۔ نومبر 2021ء میں عام آدمی پارٹی نے دہلی میں نئی آبکاری پالیسی نافذ کی۔ جولائی 2022ء میں دہلی کے لیفٹننٹ جنرل وی کے سکسینہ نے اس کی سی بی آئی تفتیش کا حکم دیا۔ ایک ماہ کے اندر ای ڈی اور سی بی آئی نے بدعنوانی کے تحت مقدمہ درج کروادیا اور اگلے ماہ دہلی سرکار نے اس پالیسی منسوخ ختم کردی۔ دہلی کی حکومت سوچ رہی تھی کہ اس طرح معاملہ رفع دفع ہوجائے گا مگر ای ڈی نے منیش سسودیا اور سنجے سنگھ کو گرفتار کرلیا۔ پچھلے سال 30 اکتوبر (2023) کو ای ڈی نے اروند کیجریوال کو پہلا سمن بھیجا۔ انہوں نے اسے نظر انداز کردیا تو دسمبر میں مزید دو سمن روانہ کیے۔ اس سے بھی بات نہیں بنی تو جنوری میں پھر سے دو سمن بھیجے گئے۔ کیجریوال نے ان سے بھی بے اعتنائی برتی تو ای ڈی نے 3 فروری کو پہلی بار کیجریوال کے خلاف مجسٹریٹ کورٹ سے رجوع کیا اور تفتیش میں غیر حاضری کی شکایت کردی تو عدالت سے 7 فروری کو سمن جاری ہوگیا۔ ای ڈی نے فروری میں پھر دو سمن جاری کردیئے۔ ایک ماہ بعد مجسٹریٹ کورٹ نے کیجریوال کو بلایا۔ 15 مارچ کو اس معاملے میں اسٹے لگانے کی درخواست کو مسترد کردیا۔ اگلے دن اروند کیجریوال عدالت میں حاضر ہوگئے اور انہیں ضمانت بھی مل گئی۔ اس فیصلے کے خلاف ای ڈی ہائی کورٹ میں پہنچ گئی تو اس نے 21 مارچ کو گرفتاری سے تحفظ نہیں دیا اور اسی دن اروند کیجریوال دھر لیے گئے۔

دو دن بعد 23 مارچ کو اروند کیجریوال نے اپنی گرفتاری کو چیلنج کردیا مگر 9 اپریل کو ان کی درخواست مسترد کردی گئی۔ اس طرح 15 اپریل پہلی بار وہ سپریم کورٹ کی چوکھٹ پر پہنچے مگر عدالتِ عظمیٰ نے فوری راحت دینے سے انکار کردیا تاہم ای ڈی کو نوٹس بھیجا گیا۔ 30 اپریل کو جب سپریم کورٹ نے کیجریوال کی گرفتاری کو لے کر ٹائمنگ پر سوال کیا تو ایسا لگا کہ وہاں پر ان کے لیے نرم گوشہ ہے۔ 5 مئی کو سپریم کورٹ نے اشارہ دیا کہ عبوری ضمانت پر غور کیا جاسکتا ہے۔ 7 مئی کو عدالتِ عظمیٰ نے اپنے فیصلے کو ملتوی کیا تو دو دن بعد 9 مئی کو اپنے حلف نامہ میں کہا کہ انتخاب لڑنے والے امیدواروں کو بھی تشہیر کی خاطر عبوری ضمانت نہیں دی جاتی۔ اس کا مطلب ہے کہ مودی سرکار کسی بھی صورت اروند کیجریوال کو انتخابی مہم سے روکنا چاہتی تھی مگر اس کی ایک نہیں چلی اگلے دن سپریم کورٹ نے انہیں یکم جون تک ضمانت دے دی ہے۔ اس طرح لوہے کو تپایا گیا تاکہ اروند کیجریوال کے حق میں خوب ہمدردی جمع ہوجائے اور پھر ہتھوڑا مار دیا گیا۔ اروند کیجریوال اب دہلی، ہریانہ اور پنجاب میں جو انتخابی مہم چلائیں گے اس کے اثرات غیر معمولی پڑیں گے۔

دہلی کے وزیر اعلیٰ کو عبوری ضمانت دینے سے قبل ای ڈی کہہ رہی تھی کہ اگر انہیں انتخابی مہم کی بنیاد پر ضمانت دی جاتی ہے تو یہ امرت پال جیسے کیس کے لیے ایک مثال قائم کرے گا لیکن عدالت عظمیٰ نے کہہ دیا کہ کیجریوال عادی مجرم نہیں ہیں۔ اس کے بعد سپریم کورٹ نے ضمانت منظور کرتے ہوئے کہا کہ 21 دن سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس لیے کسی دوسرے کیس کے ساتھ اس کی مماثلت نہ بنائیں۔ عدالت کے مطابق مقدمہ 2022 میں درج کیا گیا تھا اور انہیں مارچ 2024 میں گرفتار کیا گیا۔ انہیں پہلے یا بعد میں بھی گرفتار کیا جاسکتا تھا۔ ڈیڑھ سال تک وہ باہر تھے ان 21 دنوں میں ان کے یہاں یا وہاں رہنے سے کوئی فرق نہیں ہونا چاہئے۔ یہ نہایت معقول موقف ہے لیکن مرکزی حکومت کے لیے جو اروند کیجریوال سے گھبرائی ہوئی ہے 440 وولٹ کا جھٹکا بن گیا اور اس کی نیند اڑ گئی۔ اس بابت مرکزی حکومت کے ارادوں کا اندازہ کرنے کے لیے 6 مئی کو لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ کی سفارش سے کیا جاسکتا ہے جس میں انہوں نے دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال پر ممنوعہ دہشت گرد تنظیم "سکھس فار جسٹس" سے سیاسی فنڈنگ حاصل کرنے کا الزام لگا کر این آئی اے جانچ کی سفارش کی تھی۔

> جیل سے نکلنے کے بعد اروند کیجریوال نے انتہائی پُرجوش انداز میں بولے "میں نے کہا تھا میں جلدی آؤں گا، آگیا۔ ہم سب کو مل کر آمریت سے ملک کو بچانا ہے۔ میں پوری طاقت سے لڑ رہا ہوں اور تاناشاہی کے خلاف جدو جہد کررہا ہوں۔ 140 کروڑ لوگوں کو بھی آمریت سے لڑنا پڑے گا۔" کیجریوال کے ہر جملے میں ڈکٹیٹرشپ سے لڑائی کا عزم ان کی گرفتاری کا تحفہ ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان سمیت عاپ رہنماوں نے کیجریوال کی رہائی کو جمہوریت کی عظیم فتح قرار دیا۔ ان کے علاوہ این سی پی کے سربراہ شرد پوار، کانگریس کے پون کھیڑا، ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو اور شیوسینا آدتیہ ٹھاکے نے کیجریوال کی رہائی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس موقع پر جبکہ شمالی ہند کے بیشتر مقامات پر ووٹنگ باقی ہے اروند کیجریوال کی رہائی بی جے پی کے ارمانوں پر جھاڑو پھیر دے گی۔ مودی اور شاہ نے اروند کیجریوال کو گرفتار کرکے جو داوں کھیلا تھا وہ اس پر الٹا پڑ گیا ہے اور اس سازش سے اسے لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔

مرکزی حکومت کے کٹھ پتلی لیفٹیننٹ گورنر نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ انہیں شکایت موصول ہوئی ہے۔ اروند کیجریوال کی قیادت والی عام آدمی پارٹی کو دیویندر پال بھلر کی رہائی میں سہولت فراہم کرنے اور خالصتان حامی جذبات کو فروغ دینے کے لیے انتہا پسند خالصتانی گروپوں سے 16 ملین امریکی ڈالر حاصل ہوا تھا۔ سکسینہ نے سفارش کی تھی چونکہ شکایت ایک وزیر اعلیٰ کے خلاف ہے اور اس کا تعلق ایک کالعدم دہشت گرد تنظیم سے حاصل ہونے والی سیاسی فنڈنگ سے ہے اس لیے شکایت کنندہ کے ذریعہ دیے گئے الیکٹرانک شواہد کی فارینسک جانچ سمیت اس معاملے میں مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔ یہ اس قدر سنگین الزام ہے کہ اس کے تحت کسی بھی ملزم برسوں تک جیل میں سڑایا جاسکتا ہے۔ ہنومان بھگت اروند کیجریوال نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ رام بھگت سرکار ان پر وہ الزامات لگائے گی جو سکھوں اور مسلمانوں کے مختص ہیں۔

عدالت عظمیٰ سے آزادی کا پروانہ حاصل کرنے کے بعد اب اروند کیجریوال دہلی، ہریانہ اور پنجاب میں ہونے والے لوک سبھا انتخابات میں خوب زور و شور سے مہم چلائیں گے۔ دہلی میں 25 مئی کو ووٹنگ ہونی ہے اور وہاں کانگریس کے ساتھ عاپ اتحاد میں الیکشن لڑ رہی ہے۔ عام آدمی پارٹی 4 جبکہ کانگریس 3 لوک سبھا سیٹوں پر اپنے امیدوار میدان میں اتارے ہیں۔ ہریانہ کے اندر چوتھے مرحلے میں عام آدمی پارٹی کروکشیتر سیٹ سے الیکشن لڑ رہی ہے۔ پنجاب میں یکم جون کو ووٹنگ ہونی ہے، اس لیے کیجریوال اپنے حلقۂ اثر والے علاقہ میں انتخابی مہم چلانے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ وہ کمل کے پھول کو جڑ سمیت اکھاڑ کر پھینک سکیں۔ پہلے وہ اکیلے پارٹی کارکنان کے ساتھ انتخاب لڑتے تھے مگر جب وہ جیل میں تھے تو ان کی اہلیہ سنیتا کیجریوال نے انتخابی مہم شروع کردی اور ریلیاں وروڈ شوز کرنے لگیں اس طرح اب وہ دونوں کا جوڑا انتخابی مہم چلائے گا۔ اروند کیجریوال اب جیل بھیجے جانے اور عدالت سے ریلیف ملنے والی فتح کا بھرپور فائدہ اٹھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔

دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال تہاڑ جیل سے رہائی کے بعد ان کی رہائش پر بڑی تعداد میں عاپ لیڈران وکارکنان نے زبردست آتش بازی کے ساتھ استقبال کیا۔ وہ لوگ تہاڑ جیل کے گیٹ نمبر 3 پر بھی موجود تھے۔ جیل سے نکلنے کے بعد اروند کیجریوال نے انتہائی پُرجوش انداز میں بولے "میں نے کہا تھا میں جلدی آؤں گا، آگیا۔ ہم سب کو مل کر آمریت سے ملک کو بچانا ہے۔ میں پوری طاقت سے لڑ رہا ہوں اور تاناشاہی کے خلاف جدوجہد کررہا ہوں۔ 140 کروڑ لوگوں کو بھی آمریت سے لڑنا پڑے گا۔" کیجریوال کے ہر جملے میں ڈکٹیٹرشپ سے لڑائی کا عزم ان کی گرفتاری کا تحفہ ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان سمیت عاپ رہنماوں نے کیجریوال کی رہائی کو جمہوریت کی عظیم فتح قرار دیا۔ ان کے علاوہ این سی پی کے سربراہ شرد پوار، کانگریس کے پون کھیڑا، ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی، سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو اور شیوسینا آدتیہ ٹھاکے نے کیجریوال کی رہائی پر خوشی کا اظہار کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس موقع پر جبکہ شمالی ہند کے بیشتر مقامات پر ووٹنگ باقی ہے اروند کیجریوال کی رہائی بی جے پی کے ارمانوں پر جھاڑو پھیر دے گی۔ مودی اور شاہ نے اروند کیجریوال کو گرفتار کرکے جو داوں کھیلا تھا وہ اس پر الٹا پڑ گیا ہے اور اس سازش سے اسے لینے کے دینے پڑ گئے ہیں۔ فی الحال بی جے پی کی حالتِ زار پر یہ شعر معمولی ترمیم کے ساتھ صادق آتا ہے۔

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں کچھ نہ سزا نے کام کیا
دیکھا اس کرسی کی ہوس نے آخر کام تمام کیا

☆☆☆

معزز جج صاحبان! انہیں بھی ضمانت دیں

شکیل رشید

آخر کار دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو سپریم کورٹ نے ضمانت دے ہی دی۔ یہ عبوری ضمانت ہے، کیجریوال کو ۲، جون کو پھر سے تہاڑ جیل جانا پڑے گا۔ عدالت نے ان کی ۴، جون تک، جس دن کہ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کا اعلان ہونا ہے، باہر رہنے کی درخواست رد کردی ہے۔ دیکھا جائے تو کیجریوال ایک طرح سے خوش قسمت ہیں کہ انہیں سپریم کورٹ نے دہلی شراب پالیسی کے ایک ایسے معاملے میں، جس میں منی لانڈرنگ کا بھی الزام ہے، ضمانت دی ہے جبکہ ان کے ساتھی منیش سسودیا، جو دہلی کے نائب وزیر اعلیٰ تھے اور شراب پالیسی معاملے ہی میں کیجریوال سے کہیں پہلے گرفتار کیے گیے تھے، اب تک سلاخوں کے پیچھے ہیں۔ سسودیا کے بعد اس معاملے میں جیل جانے والے عام آدمی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ بھی ضمانت پاچکے ہیں۔ سسودیا کو ضمانت کیوں نہیں مل رہی ہے یہ یا تو سسودیا جانتے ہیں یا پھر عدالت۔ سچ تو یہ ہے کہ بے شمار افراد ہیں جو کیجریوال کے مقابلے ہلکے معاملات میں پکڑے گیے ہیں اور سلاخوں کے پیچھے ڈال دیے گیے ہیں اور کئی کئی برسوں سے سلاخوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، یوں لگتا ہے جیسے انہیں پولیس، ایجنسیاں اور عدالتیں بھول چکی ہیں! ایک مثال عمر خالد کی لے لیں جسے ۲۰۲۰ء میں اشتعال انگیز تقریروں کے لیے گرفتار کیا گیا، پھر اس پر یہ الزام عائد کردیا گیا کہ دہلی کے دنگے اس کی اشتعال انگیز تقریروں کا نتیجہ تھے اور یو اے پی اے جیسے سخت قانون کے تحت اسے اسیر کردیا گیا۔ کوئی ساڑھے تین سال سے عمر خالد جیل میں ہے، اسے ضمانت نہیں دی جارہی ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی اب تک اس کی ضمانت کی درخواست پر کچھ نہیں کیا ہے۔ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد جیلوں میں بغیر ضمانت کے سڑائی جارہی ہے! مسلمانوں کی آبادی ساڑھے ۱۴ فیصد ہے اور جیل میں اس کی تعداد آبادی کے تناسب سے زیادہ ہے؛ ۱۹ فیصد سے زائد۔ ایسا کیوں ہے کہ ایک کیجریوال کو چند ساعتوں کے بعد ضمانت مل جاتی ہے، سنجے سنگھ باہر آجاتے ہیں اور آج نہیں تو کل منیش سسودیا بھی باہر آجائیں گے، لیکن ایک عمر خالد کو ساڑھے تین سال سے زائد ہوجاتے ہیں مگر جیل سے چھٹکارا نہیں ملتا؟ اس سوال پر غور کرنا ضروری ہے۔ مذکورہ فیصد نیشنل کرائم ریکارڈز بیورو (این سی آر بی) کی ۲۰۲۰ء کی ایک رپورٹ کے مطابق ہے، اب ممکن ہے کہ فیصد زیادہ ہوگیا ہو، فیصد کے کم ہونے کی امید نہیں ہے کیونکہ گرفتاریاں بڑے پیمانے پر ہوئی ہیں۔ ہریانہ میں مسلمانوں کی گرفتاریوں کا فیصد جان کر لوگ حیران ہوجائیں گے، یہ سو فیصد ہے۔ اور کشمیر میں ۹۴ فیصد ہے، تلنگانہ میں ۴۹ فیصد سے کچھ زائد ہے۔ ماہرین کا یہ ماننا ہے کہ مسلمانوں کا فیصد زیادہ ہونے کی وجوہ غربت، بے روزگاری، ناخواندگی اور پولیس کا تعصب جیسے عناصر ہیں۔ بات سچ ہے لیکن عمر خالد، شرجیل امام، صفورا زرگر، خالد سیفی اور ان ہی جیسے متعدد نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں، اس کے باوجود سلاخوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں! جب مسلسل بم بلاسٹ ہو رہے تھے تب انجینیرنگ کی ڈگریوں والے نوجوانوں کو سلاخوں کے پیچھے ڈالا جارہا تھا! بڑی تعداد میں مسلمانوں کی گرفتاریوں کا بنیادی سبب پولیس کا تعصب ہے۔ اس میں سرکاری افسران اور جج صاحبان کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ یوں کہہ لیں کہ انتظامیہ کا تعصب نوجوانوں کو بڑی تعداد میں سلاخوں کے پیچھے بھیجنے کا سبب بنا ہے۔ خیر، کیجریوال ضمانت پر رہا ہوئے، اچھا ہوا، ضمانت انہیں مبارک ہو۔ وہ باہر آکر بی جے پی، پی ایم مودی اور امت شاہ پر نشانہ سادھیں گے، لیکن انہیں چاہیے کہ وہ جیل کے اپنے تجربات پر بھی روشنی ڈالیں گے۔ اب اُن کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ جیل کی زندگی کیسی خراب اور بد اثرات چھوڑنے والی ہوتی ہے، اور امید ہے کہ وہ کوشش کریں گے کہ عمر خالد جیسے نوجوان جیل نہ جاسکیں۔ ایک درخواست جج صاحبان سے بھی ہے؛ کیجریوال کی طرح انہیں بھی، جو کئی کئی سالوں سے سلاخوں کے پیچھے ہیں، بھلے بری نہ کریں ضمانت پر تو رہا کریں۔

(ایڈیٹر ممبئی اردو نیوز)

بجلیاں برسے ہوئے بادل میں بھی خوابیدہ ہیں

قطب اللہ

متحدہ اقوام میں فلسطین کو آزاد اور خود مختار ریاست کا درجہ۔ اسرائیل کی پھر ہٹ دھرمی حماس کو جنگ بندی کا معاہدہ منظور ہونے کے بعد بھی رفح پر حملہ شہر دو حصوں میں تقسیم۔ مزاحمتی گروپوں کا جم کر صیہونی طاقت کو منہ توڑ جواب۔ امریکہ کی ریشہ دوانیاں اور دوغلی پالیسی نمایاں۔ آج کی ڈائری کے یہ ہیں مشمولات:۔

مغربی ایشیاء کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا یہ امریکا اور اسرائیل بخوبی سمجھ چکے ہیں لیکن دونوں اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں، ایک جانب حق بات تسلیم کرکے نیتن یاہو اپنی کرسی گنوا کر جیل میں چکی پیسنے سے خوف زدہ ہیں تو امریکی صدر جو بائیڈن اپنے صدارتی الیکشن میں مقبولیت بری طرح کھونے کے خوف سے صیہونی حکومت سے سخت ناراض نظر آئے۔ انہوں نے رفح پر حملہ کرنے سے اسرائیل کو سختی سے منع کیا لیکن وہ نہیں مانا اس کے بعد امریکہ نے اسے جدید اسلحہ کی کھیپ ارسال کرنے پر پابندی عائد کردی۔

دوسری جانب متحدہ اقوام کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کو آزاد ریاست تسلیم کرنے کی تجویز منظور ہوجانے کے بعد حالات میں تیزی سے تبدیلی آنے والی ہے۔ مذکورہ تجویز کی حمایت میں 143 ووٹ پڑے تو مخالفت میں صرف 9 ممبر ممالک سامنے آئے جبکہ پچیس ممبران غیر حاضر رہے۔ یہ تجویز متحدہ عرب امارات کی جانب سے پیش ہوئی تھی جو سلامتی کونسل کا مستقل ممبر بن چکا ہے۔ اس تجویز کے مطابق اب فلسطین کو متحدہ اقوام باضابطہ ایک آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت دے گا۔ جس کے ساتھ دنیا بھر کے ممالک اسے آزاد حیثیت دے کر سفارتی تعلقات قائم کرسکتے ہیں۔ اس کی پہل اسپین، آئرلینڈ اور یوروپی یونین کے کئی ممالک کرنے والے ہیں جس کیلئے عارضی تاریخ 21 مئی 2024ء طے کردی گئی ہے۔

الجزیرہ، اسرائیلی ٹی وی 13- اور وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق وزیر اعظم نیتن یاہو نے امریکی انتباہ کے باوجود جنوبی غزہ کے شہر رفح پر حملہ کردیا حالانکہ دنیا بھر کے امن پسند ممالک نے صیہونی حکومت کو اس سے باز رہنے کا انتباہ دیا تھا۔ امریکہ نے تو یہاں تک کہا تھا کہ شمالی غزہ کو کھنڈر میں تبدیل کرنے کے باوجود اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ حماس کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور اسکے پاس اب اسلحہ نہیں رہے تو یہ نیتن یاہو کی بہت بڑی بھول ہے۔ حماس مزید مضبوط ہوا ہے، اس کے عزائم پہلے سے کہیں زیادہ بلند ہیں غزہ اور مغربی کنارے پر تباہی مچانے کے باوجود جب کچھ حاصل نہیں ہوا اور نامی سرنگوں کا پتہ لگا، اپنے یرغمال بنائے جانے والے فوجیوں اور شہریوں کی رہائی بھی نہیں کرا سکے تو اب کیا حاصل ہونے والا ہے سوائے فضائی حملوں میں انسانوں کو قتل عام کے۔ اس لئے اب نیتن یاہو کو جنوبی غزہ میں جانا نہیں چاہیے لیکن نیتن یاہو اس کے فوجی جرنلوں کی پشیمانی عروج پر تھی اور اس کے چند گھنٹوں میں رفح علاقہ خالی کرنے کی دھمکی دے کر ان پر حملہ کردیا۔ یہ وہ جگہ ہے جسے متحدہ اقوام کے ادارہ یونیسف نے بچوں کا شہر قرار دیا تھا۔

اسرائیل نے سوچا تھا کہ اس علاقے میں ہماری فوج ٹہلتے ہوئے جائے گی اور فلسطینی عورتوں، بچوں اور عوام کی لاشیں گرانے کے بعد بڑی آسانی سے پورے علاقے پر قبضہ کرکے حماس کی سرنگوں میں داخل ہوکر اپنے یرغمالیوں کو رہا کرالیں گی لیکن ہوگیا کچھ اور۔ حماس یہاں پہلے سے گھات میں بیٹھا تھا اس نے جوابی کارروائی کرکے صیہونی فوجیوں کو نہ صرف پسپا کیا بلکہ درجنوں فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ مقابلہ اتنا سخت تھا کہ رفح کو ٹینکوں سے گھیر لینے کے باوجود شہر دو حصوں میں منقسم ہوگیا شارح صلاح الدین کے ایک طرف اسرائیلی افواج ہیں تو دوسری جانب حماس کے مجاہدین۔ اس دوران عبرانی میڈیا یا یوروشلم پوسٹ، ٹی وی 13۔ اور مغربی ذرائع ابلاغ نے تسلیم کیا ہے کہ اس تازہ حملے میں 48 فوجی مارے جاچکے ہیں۔ متعدد ناقابل تسخیر امریکی مرکاوا ٹینک توڑے جاچکے ہیں۔ حماس مجاہدین نے تین اسرائیلی ڈرون گرا کر ان میں کچھ تکنیکی تبدیلی کرکے اپنے لئے استعمال کرنا شروع کردیا ہے۔

صیہونی خفیہ ایجنسی موساد ایک بار پھر ناکام ہوئی رفح سرحد پر واقع خیموں سے مجاہدین مارٹر گولوں کی بارش شروع کردی ہے حماس نے السلام علاقہ میں اسرائیلی افواج کے ایک گروپ کو خاک و خون میں ملا دیا تو اشیوکہ میں واقع صیہونی فوجی اڈے اڑانے میں کامیابی حاصل کی۔ یہاں بھی تین مرکابہ ٹینک تباہ کئے گئے۔ مصری سرحد کے قریب بارودی سرنگیں مجاہدین نے پہلے سے بچھا رکھی تھیں جس نے زبردست تباہی مچا دی۔ مضمون تمام تحریر دونوں طرف سے حملے جاری ہیں لیکن جنوب میں حماس کے مجاہدین کی شہادت شرح شمالی غزہ کے مقابلے کم بتائی جاتی ہے۔ امریکہ کو اس کا علم تھا اس لئے وہ اسرائیل کو اس سے دور رہنے پر زور دے رہا تھا لیکن بزدل شکست خوردہ مایوسی کے شکار صیہونی جرنلوں کی عقل ماری گئی تھی۔

جنوبی غزہ میں جہاں یہ جنگ اسرائیل نے شروع کی ہے بین اقوامی نقشہ کے مطابق یہ رفح کا وہ علاقہ ہے جو مصر کی سرزمین پر واقع ہے اور فلسطینیوں کے خیمے ٹوئنس لینڈ (خطہ اردنی) پر قائم ہیں۔ اس وقت جارحیت کا بازار اسرائیل نے مصر کی سرزمین پر گرم کر رکھا ہے۔ مصر اس کے خلاف فوجی کارروائی کرنے پر آزاد ہے لیکن اس نے صرف متحدہ اقوام کو ایک احتجاجی خط لکھ کر برہمی کا اظہار کیا ہے، نیز امریکہ کو ایک خط لکھ کر باور کرایا ہے اگر ہماری سرزمین پر یہ حملہ بند نہ کیا گیا تو ہم ابراہمی معاہدہ سے خود کو علاحدہ کرلیں گے۔

رفح باڈر پر حملے کے خلاف اُردن کے شاہ عبداللہ نے اپنے دورہ امریکہ پر وہائٹ ہاؤس میں ایک بیان دیا جس میں برہمی کا اظہار ضرور کیا ہے لیکن وہ صرف رسمی ہے۔ جہاں تک سوال عالم اسلام کا سردار کہلانے والا ملک سعودی عرب کا ہے تو وہ اب بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ البتہ اس کی اور امریکی افواج کی مشترکہ جنگی مشقیں اب ریگستان سے نکل کر سمندر میں پہنچ چکی ہیں جہاں دونوں کی بحریہ بحیرۂ عرب اور بحر احمر میں جاری ہیں۔ جس کے بارے میں ماہرین کا خیال ہے کہ یہ سب حوثی انصار اللہ کو خوف زدہ کرنے کیلئے کیا جارہا ہے۔

اس حملے کے بعد اسرائیل کو گھیرنے کیلئے ایک طرف حوثی انصار اللہ نے مزید سرگرمی دکھاتے ہوئے یمن کی پہاڑیوں میں اسلحہ کے نئے محفوظ ذخائر تیار کرلئے ہیں تو فضائی حملے کی تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں۔ اپنے تازہ حملوں میں بحر احمر میں حوثیوں نے دو اور امریکی جہازوں کو نشانہ بنا کر انہیں ناکارہ کردیا ہے۔ ایک جہاز کا نام ایم ایس ٹی جینا ہے تو دوسرے کا نام ایم ایس ٹی ٹیکور جبکہ بحر ہند میں تیسرے امریکی بحری جہاز ایم ایس وی وکٹوریہ کو نشانہ بنا کر اسے آگ کے حوالہ کردیا۔

حزب اللہ نے شمالی اسرائیل اور جنوبی لبنان پر شروع سے ہی برتری حاصل کررکھی ہے۔ جنوبی غزہ میں تازہ حملے کے پیش نظر اس نے اسرائیل کا ایک اہم ڈرون طیارہ لبنان سرحد پر مار گرایا۔ یہ اس قسم کا ڈرون تھا جس کے بارے میں اسرائیل نے ایک ہوّا کھڑا رکھا تھا، اس تباہی پر امریکا بھی حیران ہے کہ کیا ایران نے حزب اللہ کا اتنے خطرناک طریقہ پر مسلح کردیا ہے؟ اس سے تو امریکا کے دئے ہوئے اسرائیلی ایف-16 طیارے بھی نشانہ بن سکتے ہیں۔ اس وقت حزب اللہ کے ایک لاکھ فوجی الرٹ پر ہیں، گزشتہ جمعہ 9 مئی 24ء کو جنوبی لبنان کی سرحد سے متصل ایک اسرائیلی جاسوسی مرکز اور اتصالاتی سینٹر کو میزائیل مار کر تباہ کردیا گیا۔ اس کے علاوہ جنوبی لبنان کی پہاڑیوں سے اسرائیلی افواج کو نیچے دھکیل کراسے آزاد کرالیا گیا۔ وہاں سے برآمد تکنیکی آلات حزب اللہ کے قبضے میں ہیں۔ اسرائیل نے یوروشلم کے ایک ہوٹل میں واقع الجزیرہ ٹی وی کے دفتر کو تاراج کرکے وہاں سے قیمتی نشریاتی آلات اُٹھالے گئے۔ صیہونی فوجی سادہ لباس میں اس دھاوے میں شریک تھے۔ اسرائیلی کابینہ نے اب الجزیرہ پر پورے ملک میں پابندی عائد کردی ہے۔ فلسطینی مزاحمت کار حالیہ امریکی سمجھوتے کو اسرائیل کی ہٹ دھرمی قرار دیتے ہوئے اسے التواء میں ڈال دیا ہے تو اپنی صفوں میں موجود الفتح کے کچھ ارکان خصوصاً صدر محمود عباس کو بھی دشمن قرار دے دیا ہے، جنہوں نے ماہ مئی کے اوائل میں ایک مغربی میڈیا کو بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ غزہ کی جنگ کا قصوروار حماس ہے، ان کے اس بیان کو مغربی ممالک میں بڑی واہ واہی ملی تھی۔ جنوبی غزہ پر حملہ کے خلاف عالمی عدالت میں اس بار لیبیا نے بھی جنوبی افریقہ کے ساتھ ایک اپیل داخل کی ہے لیکن متحدہ عرب امارات بحرین اور اردن کا ضمیر بیدار نہیں ہوا اور اب بھی عالمی عدالت کے پلیٹ فارم سے غائب ہے۔

6392138743

چناؤ مودی کے ہاتھوں سے پھسل چکا ہے، الیکشن کمیشن بے توقیر ہوچکا ہے

عبیداللہ ناصر

ملک میں جاری پارلیمانی الیکشن کا تیسرا مرحلہ مکمل ہوگیا ہے ہر مرحلہ کے ساتھ تین باتیں بھی بالکل واضح ہورہی ہے نمبر ایک الیکشن مودی جی کے ہاتھوں سے نکلتا جارہا ہے جس سے ان کی بوکھلاہٹ بھی صاف جھلک رہی ہے اور ان کی نیز بی جے پی کے دوسرے لیڈروں خاص کر اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کی انتخابی مہم اور زیادہ فرقہ وارانہ ہوتی جارہی ہے نمبر دو اپوزیشن خاص کر کانگریس اور اس کے لیڈر راہل گاندھی کی انتخابی مہم اور زیادہ شدید ہی نہیں بلکہ قاتلانہ جبلت والی ہو گئی ہے جس نے مخالفین کی حوصلے پست کردئے ہیں اور یہ کم و بیش وہی منظر ہے جو ۲۰۱۴ میں تھا جب مودی ایسی ہی حملہ اور ہوتے تھے اور کانگریس دفاعی لڑائی لڑ رہی تھی تب کانگریس کا ہر داوں الٹا پڑ رہا تھا آج وہی کیفیت مودی اور بی جے پی کی ہے۔ سپریم کورٹ کے سبکدوش جج جسٹس مدن لوکر دہلی ہائی کورٹ کے سبکدوش چیف جسٹس جسٹس شاہ اور موقر انگریزی اخبار دی ہندو کے ادارتی مشیر این رام نے ملکی مسائل پر نریندر مودی اور رہال گاندھی کے مابین کھلی بحث کی تجویز پیش کی لکھنؤ کے ایک اجلاس میں راہل گاندھی نے اس بحث پر رضامندی ظاہر کردی مگر مودی اب تک خاموش ہیں۔ مودی کی اس خاموشی کا پیغام اچھا نہیں گیا۔ عمومی طور سے لوگوں کا یہی خیال ہے اور اب مزید پختہ ہوگیا ہے کہ مودی اسٹیج پر کھڑے ہوکر ٹیلی پرامپٹر کے سہارے چاہے جتنی لفاظی کر لیں ایسی کسی بحث کا سامنا کرنے کی صلاحیت ان میں نہیں ہے الیکشن کے دوران یہ عوامی تاثر بی جے پی کے لئے زہر ہلاہل ثابت ہورہا ہے۔ اور تیسرا جو سب سے افسوسناک و تشویشناک ہے وہ یہ کہ پہلے سے ہی بدنام اور رسوا ہوچکے الیکشن کمیشن کی ساکھ دو کوڑی کی ہوچکی ہے۔ انتخابی مہم کے دوران نرندر مودی یوگی آدتیہ ناتھ امت شاہ کے ساتھ ہی ساتھ اتر پردیش کی انتظامیہ جس طرح مثالی ضابطہ اخلاق قانون اور جمہوری قدروں کا مذاق اڑا رہی ہے اور الیکشن کمیشن آنکھ کان ناک کان سب بند کئے بیٹھا ہے اس سے ان تین روایتی بندروں کے فوٹو نظروں کے سامنے گھوم جاتے ہیں جو آنکھ کان منہ سب بند کئے بیٹھے رہتے ہیں۔ کمیشن کھلے عام پوری بے حیائی کے ساتھ مودی کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے جس کا بدترین ثبوت یہ ہے کہ مودی کے خلاف محض چوبیس گھنٹوں میں آئی قریب ۱۸ ہزار شکایتوں پر بحالت مجبوری نوٹس تو جاری کی لیکن ملزم یعنی مودی کو نہیں بلکہ پارٹی کے صدر جے پی نڈا کو جنہوں نے اس نوٹس کو درخور اعتنا بھی نہیں سمجھا اور جواب کے لئے مزید وقت مانگ لیا یعنی چناؤ [illegible] آنچ کر رہی ہے ایک ایک حلقہ میں ایک دو دس بیس نہیں دس بیس چالیس پچاس ہزار لوگوں تک کو ریڈ کارنر نوٹس جاری کر کے ان سے نقص امن کا خطرہ بتا کر انہیں پولنگ بوتھ کے ارد گرد بھی نہ آنے کی آگاہی دے دی گئی ہے یہ کون لوگ ہونگے اسے بتانے کی ضرورت نہیں سبھی سمجھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مخالف ووٹروں خاص کر مسلمان یادو اور دلتوں کو یا تو گھروں سے پولیس نکلنے ہی نہیں دے رہی ہے یا انہیں بوتھوں سے بھگا دیا جارہا ہے نقاب پوش مسلم خواتین کے ساتھ کھلے عام بدتمیزی کی جاتی ہے تاکہ یہ لوگ ووٹ نہ دے سکیں دوسرے مرحلہ کی پولنگ کے دوران امروہہ یا سنبھل کے پولس کپتان کا پیغام وائرل ہوگیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ جمعہ کی نماز ختم ہوگئی ہے اب لوگ زیادہ تعداد میں ووٹ دینے نکلیں گے اس لئے فورس بڑھا دی جائے یہ سب کچھ کھلے عام پوری دیدہ دلیری اور بے شرمی سے ہورہا ہے اور الیکشن کمیشن خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔

الیکشن کمیشن نے پہلے دو مرحلوں میں ہونے والی پولنگ کے اعداد جاری کرنے میں پہلے تو غیر معمولی تاخیر کی پھر پولنگ فیصد میں چھ سات فیصدی کا غیر معمولی اضافہ دکھایا اس سے عوام کے ذہنوں میں فطری طور سے شکوک پیدا ہوئے ہیں صدر کانگریس ملکا ارجن کھر گے نے اس بابت جب کمیشن کو خط لکھا تو کمیشن کی جانب سے ان کو ہی مورد الزام ٹھہرا دیا گیا کہ وہ کمیشن پر سے عوام کا اعتماد متزلزل کر رہے ہیں جواب کا لب و لہجہ بھی ناشائستہ تھا۔ جو کمیشن ضابطہ اخلاق کی کھلی دھجیاں اڑانے پر وزیر اعظم کو نوٹس جاری کرنے کی جرت نہیں کرسکتا وہ ملک کی دوسری سب سے بڑی پارٹی کے صدر کے ساتھ تو غیر شائستہ رویہ اختیار کرتا ہے چدمبرم نے سہی کہا کہ یہ خط کسی آئینی ادارہ کی جانب سے نہیں بلکہ کسی سیاسی پارٹی کی جانب سے لکھا گیا لگتا ہے۔

الیکشن کمیشن کے اس جانبدارانہ رویہ اور بے حسی کے خلاف گزشتہ دنوں کانگریس کے ممبر پارلیمنٹ اور ممتاز وکیل ابھشیک منو سنگھوی کی قیادت میں انڈیا بلاک کا ایک کل جماعتی وفد الیکشن کمشنروں سے ملا اور اپنی شکایات درج کرائیں سماج وادی پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ جاوید علی نے بتایا کہ کمیشن نے یقین دہانی کرائی ہے کہ اگلے مرحلوں میں ایسی ریڈ کارنر نوٹسیں جاری نہ کرنے کی ہدایت اتر پردیش انتظامیہ کو دے دی جائینگی مگر سوال یہ ہے کہ اتر پردیش انتظامیہ وزیر اعلیٰ کی مرضی سے انکی خوشنودی کے لئے کام کریگی یا کمیشن کی ہدایت مانگی جس کے اختیارات چناؤ ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہوجائینگے جب تک سیاسی قیادت آئینی اصولوں اور قدروں کی پاسداری نہیں کریگی تب تک انتظامیہ سے اس کی امید کرنا فضول ہے۔ اور پھر الیکشن کمیشن ہی کیوں مودی کی مہربانی سے زہر تو پورے کنویں میں پڑ چکا ہے۔ مودی کی زہر آلود بیان بازی کے خلاف جب ممتاز صحافی قربان علی نے دہلی پولیس میں ایف آئی آر درج کرانے کی درخواست دی تو پولیس نے اسے درج نہیں کیا اس کے [illegible] سماعت ہونی تھی اس تاریخ کو جج صاحب چھٹی پر چلے گئے۔ جیسے بیانات مودی یوگی امت شاہ وغیرہ دیتے ہیں ان پر تو ضلع الیکٹورل افسر کو خود ایف آئی آر درج کرانی چاہئے اور الیکشن کمیشن کو ان لوگوں کو انتخابی مہم سے باہر کردینا چاہئے۔ یاد ہوگا کہ آنجہانی بال ٹھاکرے کی ایسی ہی انتخابی تقریر پر انہیں انتخابی جنگ سے ہی باہر کردیا گیا تھا۔ تلخ اور افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ مودی کی قیادت میں تمام آئینی اداروں پر سنگھی ذہنیت کے لوگوں کو بٹھا کر انہیں ہز ماسٹر وائس بنا دیا گیا ہے وہ صرف مودی کے اشاروں پر ناچتے ہیں کوئی جج لویا کے انجام کو نہیں پہنچنا چاہتا سب جسٹس گوگوئی جسٹس یوسی مشرا اور جسٹس عبدالنظیر وغیرہ جیسا انجام چاہتے ہیں۔

آئینی اداروں کی یہ خود سپردگی آئین اور جمہوریت کے محافظ ہونے کے بجائے حکومت کا ہی ایک شعبہ یا حصہ بن جانا جمہوریت کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے کیونکہ پھر تو ایوان میں اکثریت حاصل ہوجانے کے بعد حکمران شتر بے مہار ہوجائیگا جیسا کہ آج ہمارے ملک میں ہورہا ہے۔ یاد کیجئے ٹرمپ نے شکست کے بعد اقتدار کی منتقلی میں کتنے روڑے اٹکائے تھے کیا کیا ڈرامہ بازی کی تھی مگر وہاں کے آئینی ادارے مضبوط ہیں خود امریکی کانگریس کی صدر نینسی پیلوسی جن کا تعلق ٹرمپ کی پارٹی سے ہی ہے وہ بھی ٹرمپ کے خلاف ہوگئی تھیں سوچئے اگر یہ حالت ہندستان میں ہوتی تو کیا اقتدار کی منتقلی ہو پاتی۔ ترکیہ میں طیب اردگان روس میں پوتن چین میں زی شنگ پی اور شمالی کوریا میں کم جوں انگ ایسے ہی آئینی ادارو کے نہ ہونے یا بے ریڑھ کا ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے منتخب ڈکٹیٹر بن چکے ہے اور ہندستان اسی تاناشاہی کے کگار پر کھڑا ہے۔ یہ الیکشن راہل گاندھی کی ہندستان کی آئینی جمہوریت بچانے کے لئے دس سال قبل چھیڑی گئی لڑائی کا آخری قلعہ ہے اگر یہ فتح ہوگیا تو ملک کی آئینی جمہوریت ہی نہیں بلکہ اس کا اتحاد اور سالمیت بھی بچیگی ورنہ نہ صرف تاناشاہی بلکہ انتشار خانہ جنگی اور کارپوریٹ لوٹ سے اس ملک کو بچایا نہیں جاسکے گا جس کی قیمت کوئی ایک طبقہ بلکہ صاف کہیں تو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ پورا ملک ادا کرے گا۔ صرف لٹیرے عیش کرینگے۔ چند باتیں بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہیں اول یہ الیکشن نریدر مودی کے ہاتھ سے پھسل چکا ہے کوئی معجزہ ہی ہوجائے یا کچھ پلوامہ گودھرا جیسا ہوجائے تو بھلے ہی مودی کی ناؤ پار ہوجائے ورنہ انکی شکست فاش بالکل صاف دکھائی دے رہی ہے دوسرے ای وی ایم اور الیکشن کمیشن پر عوام کو رتی بھر بھی اعتماد نہیں ہے بداعتمادی کے یہ بادل صرف الیکشن کمیشن پر ہی نہیں عدلیہ سمیت سبھی آئینی اداروں پر چھائے ہوئے ہیں تیسرے راہل مجاہد جمہوریت اور عوام کی امیدوں کا مرکز بن کر ابھرے ہیں ان سب کا منطقی انجام کیا ہوگا یہ چار جون کو ہی معلوم ہوسکے گا۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

سونڈ ہاتھی کی

بھئی، کبھی تم نے سوچا کہ ہاتھی کی سونڈ کیسے بنی، تم دیکھتے ہو کہ ہاتھی اپنی سونڈ سے کیسے بڑے بڑے کام لیتا ہے۔ مثلاً یہ سونڈ اس کی ناک بھی ہے اور وہ اس سے چیزوں کو سونگھتا ہے، اس سے سانس لیتا ہے، سونڈ کی مدد سے وہ چیزیں پکڑ کر زمین سے اٹھاتا ہے اور جب اسے دوسرے جانوروں سے لڑائی کرنا ہو تو اس وقت وہ اپنی سونڈ کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔

ہزاروں سال پہلے کی بات ہے، اس زمانے میں ہاتھی کی ناک اتنی لمبی نہیں ہوتی تھی جتنی کہ آج کل ہوتی ہے۔ افریقہ میں ہاتھی کا ایک بچہ رہتا تھا۔ یہ ہاتھی بچہ بے حد ذہین اور شرارتی تھا اور دوسرے ذہین اور شریر بچوں کی طرح اس کا کام دن بھر اپنے بڑوں سے مختلف چیزوں کے بارے میں سوالات کرتے رہنا تھا۔ کبھی کبھی وہ اتنے سارے اور اتنے مشکل سوال کرتا تھا کہ اس کے بزرگ جواب دیتے دیتے تنگ آجاتے تھے اور اگر وہ ان کے ڈانٹنے پر خاموش نہیں ہوتا تھا تو پھر اس کی خوب پٹائی لگتی تھی۔

ایک دن صبح صبح اس کے ذہن میں ایک نیا سوال آیا، چنانچہ وہ سب سے پہلے اپنی امی جان کے پاس گیا اور ان سے کہا۔ امی، امی یہ بتایئے کہ مگر مچھ رات کے کھانے میں کیا کھاتا ہے، اس کی امی نے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سے اسے گھورا پھر غصے میں بولی۔ منے، یہاں سے فوراً بھاگ جاؤ تم دیکھ نہیں رہے کہ میں تمہارے ابا کے لیے کھانا تیار کر رہی ہوں، پھر امی نے اسے مارنے کے لیے اپنے اگلے پاؤں اٹھائے، لیکن وہ پہلے ہی بھاگ نکلا۔ اب وہ اپنے خالو یعنی شتر مرغ کے پاس آیا، شتر مرغ اپنی دم پھلا پھلا کر جھاڑیوں کے درمیان پھدک رہا تھا، اس کے پورے جسم پر بڑے خوب صورت اور چمکیلے پر تھے لیکن دم کے پر بہت چھوٹے اور کچھ نچے ہوئے لگتے تھے۔

ہاتھی بچہ اپنا پہلا سوال بھول گیا اور بولا، خالو جان، ایک بات بتایئے۔

خالو جان دانہ چگتے چگتے رک گئے اور بولے، ہاں ہاں جلدی سے بولو، دیکھ نہیں رہے، میں کھانا کھا رہا ہوں۔

خالو جان، آپ کے جسم پر بڑے خوب صورت اور لمبے لمبے پر ہیں لیکن آپ کی دم کے پر، بہت چھوٹے ہیں، کیا لڑائی میں کسی دوسرے جانور نے نوچ لیے۔

خالو شتر مرغ کو ہاتھی بچے کی بات پر بڑا غصہ آیا، انہوں نے زور سے اپنی چونچ ہاتھی بچے کے سر پر ماری اور بولے، بھاگ جاؤ، شریر کہیں کے، ورنہ بہت ماروں گا۔

ہاتھی بچہ مار سے بچنے کے لیے بھاگ نکلا، ایک جگہ اسے اپنے لمبے چچا زرافے درختوں کی پتیاں نوچ نوچ کر کھاتے ہوئے نظر آئے، ان کے ہلکے پیلے جسم پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے دھبے اور داغ تھے۔ ہاتھی بچہ فوراً رک گیا اور بولا، چچا جان، چچا جان ایک بات بتایئے۔

ہاں بیٹا ضرور پوچھو زرافے چچا پتیاں چباتے ہوئے بولے۔

چچا، چچا آپ کی کھال ویسے تو بڑی خوب صورت اور چمکیلی ہے، لیکن اس پر یہ کالے کالے دھبے کیسے پڑ گئے ہیں، کیا آپ کو کلے کی کان میں گھس گئے تھے۔

بھاگ جاؤ بدتمیز، زرافے چچا ایک دم غصے میں آگئے اور انہوں نے اپنی لاتیں اسے مارنے کے لیے اٹھائیں، ہاتھی بچہ مار سے بچنے کے لیے وہاں سے بھاگا تو اسے ایک جگہ اس کے بال دار چچا بندر نظر آئے جو ایک درخت کے نیچے گرے پڑے ناریل اٹھا اٹھا کر پھوڑ رہے تھے اور اندر کا گودا مزے لے لے کر کھا رہے تھے۔

ہاتھی بچے نے چچا بندر کو دیکھا تو سوچنے لگا، چچا آج درخت پر چڑھ کر ناریل کھانے کے بجائے نیچے گرے ہوئے ناریل پر کیوں گزارا کر رہے ہیں، پھر چچا بندر سے بولا، چچا جان، ایک بات بتایئے۔

ہاں، ہاں بولا، بیٹا، چچا خوخیاتے ہوئے بولے۔

چچا جان، آج آپ اوپر چڑھ کر تازہ ناریل کھانے کے بجائے نیچے گرے ہوئے باسی ناریل کیوں کھا رہے ہیں۔

چچا ایک دم غصے میں آگئے اور اس کے ایک زور دار پنجہ مار کر بولے۔ بدتمیز دیکھتا نہیں کہ ہمارے پیر میں موچ آگئی ہے، بھاگ یہاں سے ورنہ ماروں گا۔

ہاتھی بچہ وہاں سے بھاگا تو سیدھا اپنی امی جان کے پاس پہنچا، اس کی امی لمبی لمبی گھاس پر منہ مارنے میں مصروف تھیں، انہوں نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا اور تازہ تازہ گھاس پیش کی، کچھ دیر وہ گھاس کھاتا رہا، جب اس کا پیٹ بھر گیا تو اسے یاد آیا کہ اس کی کوئل خالہ دور دور کی سیر کرتی ہیں وہ یقیناً بتا سکیں گی کہ مگر مچھ رات کے کھانے میں کیا کھاتا ہے۔

کوئل خالہ جنگل میں ایک درخت پر بیٹھی کوک رہی تھیں، ہاتھی بچہ ان کے پاس پہنچا اور بولا خالہ جان خالہ جان، ایک سوال پوچھوں، ماریں گی تو نہیں۔

نہیں بیٹا، شوق سے ایک چھوڑ دس سوال پوچھو۔

خالہ جان، یہ بتایئے کہ مگر مچھ رات کے کھانے میں کیا کھاتا ہے۔

خالہ جان سوال سن کر سوچ میں پڑ گئیں پھر بولیں، تم بہت شریر ہو بھئی اس سوال کا جواب تو مگر مچھ خود ہی دے سکتا ہے کہ وہ رات کے کھانے میں کیا کھانا پسند کرتا ہے۔

خالہ جان، مگر مچھ کہاں رہتا ہے۔

یہاں سے مشرق کی طرف ایک بہت بڑا دریا ہے، مگر مچھ وہاں رہتا ہے۔

ہاتھی بچہ، مگر مچھ سے ملنے کے لیے مشرق کی طرف روانہ ہوا جنگل کافی گھنا تھا۔ دھوپ چھن چھن کر بمشکل زمین تک پہنچ رہی تھی چھوٹے چھوٹے جانور ہاتھی بچے سے ڈر کر ادھر ادھر بھاگ رہے تھے اور وہ جھومتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر میں ہوا سیلی ہوگئی اور مچھروں کے غول کے غول نظر آنے لگے۔ تھوڑی دیر میں پانی بہنے کی آواز سنائی دینے لگی، دریا قریب آگیا تھا، دریا کے قریب اس نے جو جانور سب سے پہلے دیکھا وہ ایک آبی سانپ تھا جو ایک درخت کی شاخ سے لٹک رہا تھا، ہاتھی بچہ اس کے قریب رک گیا اور بولا، چچا جان، چچا جان، کیا آپ کا نام مگر مچھ ہے۔

بدتمیز، آبی سانپ نے دم زور سے ہاتھی بچے کے منہ پر مارے، میں آبی سانپ ہوں اور سانپوں کا سردار ہوں بھاگ جاؤ۔

ہاتھی بچہ آگے بڑھا تو دریا آگیا۔ دریا کے کنارے سے ایک جانور آدھا پانی میں ڈوبا اپنا سر پانی سے باہر نکالے بے حس و حرکت لیٹا ہوا تھا یہ مگر مچھ تھا۔

چچا جان، چچا جان، ہاتھی بچے نے اسے آواز دی مگر نے ایک آنکھ کھول کر ۔۔۔۔ دیکھا تو سامنے ایک موٹے تازے ہاتھی بچے کو دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا، لیکن ہاتھی بچہ اس سے کافی فاصلے پر تھا اور وہ اسے پکڑ کر شکار نہیں کر سکتا تھا، اس لیے کاہلی سے بولا، کیا بات ہے بھئی، کیوں تنگ کر رہے ہو۔

چچا جان، چچا جان، کیا آپ نے مگر مچھ دیکھا ہے۔

چچا مگر مچھ نے اپنی دونوں آنکھیں کھول دیں۔ ہاتھی بچہ کو گھور کر دیکھا پھر بولا، کیوں تمہیں مگر مچھ سے کیا کام ہے۔

میں اس سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ رات کے کھانے میں کیا کھانا پسند کرتا ہے، ہاتھی بچے نے کہا۔

رات کے کھانے کا نام سن کر مگر مچھ کے منہ میں پانی بھر آیا، وہ دل ہی دل میں بولا۔

رات کے کھانے ہاتھی بچے کا گوشت کھانے کو ملے تو مزہ آجائے، لیکن کیسے۔

پھر وہ ہاتھی بچہ سے بولا، میاں صاحب زادے، آپ میرے قریب آئیں تو میں چپکے سے آپ کے کان میں بتاؤں کہ مگر مچھ رات کے کھانے میں کیا پسند کرتا ہے۔

اچھا، ہاتھی بچہ جواب سن کر خوش ہوگیا اور اس نے دریا کے کنارے پر آکر اپنا کان مگر مچھ کے بالکل قریب کر دیا، مگر مچھ نے ہاتھی بچے کو اتنے قریب دیکھا تو اپنی جگہ سے اچھلا اور ہاتھی بچہ کا کان پکڑنے کی کوشش کی، ہاتھی بچہ مگر مچھ کے رات کے کھانے کے بارے میں سوال پوچھ کر بہت سارے بزرگوں سے مار کھا چکا تھا اس لیے بے حد محتاط تھا، چنانچہ اس نے فوراً اپنا کان پیچھے کر لیا۔ مگر مچھ اس کا کان تو نہ پکڑ سکا لیکن اس کی ناک کی نوک اس کے منہ میں آگئی جسے اس نے زور سے پکڑ لیا۔

ہاتھی بچہ زور سے چلایا، چچا جان، چچا جان، مجھے چھوڑیئے، میری ناک ٹوٹ جائے گی۔

مگر مچھ اس کی ناک پکڑے پکڑے بولا، میں رات کے کھانے میں ہاتھی بچہ کو کھانا پسند کرتا ہوں۔

یہ سن کر تو ہاتھی بچے کی جان نکل گئی، اس نے اپنی ناک چھڑانے کے لیے پورا زور لگایا، ادھر مگر مچھ نے اس کی ناک کو پوری طاقت سے پکڑ کر کھینچا، دونوں میں خوب زور آزمائی ہونے لگی۔ آبی سانپ بھی اس زور آزمائی کو دیکھنے کے لیے قریب آگیا۔

جنگل کے دوسرے چھوٹے بڑے جانور خرگوش، گلہریاں اور چوہے وغیرہ بھی اس لڑائی کا منظر دیکھنے کے لیے باہر نکل آئے۔ کبھی مگر مچھ، ہاتھی بچہ کو پانی کے اندر کھینچ لیتا اور کبھی ہاتھی بچہ مگر مچھ کو باہر کھینچ لاتا، اس کھینچا تانی میں ہاتھی بچے کی ناک جو پہلے ایک جوتے سے زیادہ بڑی نہیں تھی کھنچ کر کافی لمبی ہوگئی، سب جانور خرگوش اور گلہریاں وغیرہ زور زور سے تالیاں بجانے لگے۔ ہاتھی بچہ جب اپنی ناک چھڑانے میں ناکام رہا تو مدد کے لیے چلایا، تماشا دیکھنے والے سب جانوروں کی ہمدردیاں ہاتھی بچے کے ساتھ تھیں کیوں کہ مگر مچھ ان چھوٹے چھوٹے جانوروں کو بغیر ڈکار لیے ہضم کر جاتا تھا لیکن وہ ہاتھی بچہ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے۔

جب ہاتھی بچے نے دیکھا کہ سب چھوٹے جانور مگر مچھ سے ڈرتے ہیں تو چلایا، چچا سانپ، چچا سانپ، مجھے بچایئے۔

آبی سانپ بولا۔ تم نے دیکھا، مگر مچھ کتنا خراب جانور ہے اور تم نے مجھے مگر مچھ کہا تھا۔

چچا جان، مجھے معاف کر دیجئے، ہاتھی بچے نے کہا۔

آبی سانپ نے یہ سن کر اپنی دم پوری طاقت سے مگر مچھ کے ماری، مگر مچھ نے ہاتھی بچے کی ناک فوراً چھوڑی اور دریا میں غوطہ لگا گیا۔

ہاتھی بچہ فوراً دریا کے کنارے سے دور ہوگیا کہ کہیں مگر مچھ دوبارہ اس کی ناک نہ پکڑ لے۔

بیٹا، آبی سانپ بولا، جاؤ تم اب اپنے گھر جاؤ۔

ہاتھی بچہ بولا، چچا جان، میں اپنے گھر نہیں جا سکتا میری ناک اتنی لمبی ہوئی ہے کہ میری امی میری پٹائی لگائیں گی، میں اپنی ناک کے سکڑنے کا انتظار کروں گا۔

بیٹا، آبی سانپ نے کہا، اللہ جو کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے بعض اوقات کسی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا چیز اس کے لیے اچھی اور کیا چیز بری، تمہیں اپنی شکل کے بگڑ جانے پر افسوس نہیں کرنا چاہیے۔

لیکن ہاتھی بچہ مسلسل اپنی ناک لمبی ہوجانے پر افسوس کرتا رہا، اچانک کہیں سے ایک مکھی اڑتی ہوئی آئی اور اس کے سر پر بیٹھ گئی، ہاتھی بچے نے مکھی کو اڑانے کے لیے اپنی ناک ہلائی جو اب سونڈ بن چکی تھی، مکھی سونڈ کی زد میں آکر وہیں گر پڑی۔ تم نے دیکھا، آبی سانپ نے ایک درخت پر لگے ہوئے کچھ پھلوں کی طرف اشارہ کیا، یہ پھل کافی بلندی پر لگے ہوئے تھے اور ہاتھی بچہ ان کے قریب نہیں پہنچ سکتا تھا، اچانک اس نے اپنی سونڈ اٹھائی اور کئی پھل توڑ ڈالے، اب اسے اپنی سونڈ کا اصل فائدہ معلوم ہوا، اس نے دریا کے کنارے رہنے والے چھوٹے جانوروں اور آبی سانپ کو خدا حافظ کہا اور واپس اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔

□□□

خوشی

ہمارے ملک کے شمالی علاقے میں ایک خوب صورت اور صاف ستھرا گاؤں تھا۔ جس کا نام تارا پور تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب اس گاؤں میں سورج نکلنے اور ڈوبنے کا منظر، کوئل کی میٹھی آواز، پپیہے کی کوک، چڑیوں کی چہچہاہٹ، عورتوں کا مٹکا لے کر کنویں پر پانی بھرنے جانا، کسانوں کا کھیتوں کھلیانوں میں کام کرنا اور چاروں طرف ہریالی ہی ہریالی یہ سب چیزیں لوگوں کا دل کا لبھاتی تھیں ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے دور دور تک ہری چادر بچھادی ہو۔

اس گاؤں میں ایک لڑکی رہتی تھی جس کا نام تھا خوشی۔ جیسا نام ویسا ہی اس کا برتاو تھا۔ وہ بہت نیک، اچھی اور سیدھی سادی لڑکی تھی ہر ایک سے محبت اور نرمی سے پیش آتی، بڑوں کا کہنا مانتی، بزرگوں کا ادب اور احترام کرتی۔ گھر کے کام کاج کے علاوہ پاس پڑوس کے لوگوں کا بھی کام کرواتی۔ سب ہی اس کا نام لیتے اور اس کی مثال دیتے کہ دیکھو خوشی کتنی اچھی لڑکی ہے۔ وہ اس وقت پانچویں جماعت میں پڑھ رہی تھی۔ وہ روزآنہ سات بجے اسکول جاتی اور بارہ بجے گھر واپس آتی۔ لیکن آج اسے اسکول سے آنے میں دیر ہوگئی تھی اس لیے اس کے ماں باپ اور گھر کے لوگ بہت پریشان ہوگئے تھے۔

خوشی جب اسکول سے گھر واپس آرہی تھی اس نے دیکھا کہ کچھ بدمعاش آدمی ایک بوڑھے اور کم زور شخص کو بری طرح مار پیٹ کر زخمی کر کے اس کے روپیوں اور پیسوں کی تھیلی چھین کر بھاگ رہے ہیں۔ سڑک سنسان نہیں تھی لوگ آجا رہے تھے اور خاموش تماشائی بن کر یہ ظلم دیکھ رہے تھے کسی میں ہمت نہیں ہورہی تھی کہ وہ ان بدمعاشوں سے اس بوڑھے اور کم زور آدمی کو بچاتے۔ خوشی کو یہ سب دیکھ کر بہت افسوس ہوا۔ بدمعاش تو پیسوں کی تھیلی لے کر وہاں سے فرار ہوگئے اور وہ آدمی زخمی حالت میں وہاں تڑپ رہا تھا کوئی بھی اس کی مدد کو آگے نہیں بڑھا۔ خوشی نے اس آدمی کو اسپتال پہنچایا اور پولیس اسٹیشن فون کر کے اس حادثے کے بارے میں اطلاع دی۔ حال آں کہ ان بدمعاشوں نے جاتے وقت یہ دھمکی دی تھی کہ اگر کسی نے اس واقعہ کی خبر پولیس کو دی تو اسے جان سے مار دیا جائے گا۔ لیکن خوشی نے اس بات کی ذرہ بھر بھی پروانہ کرتے ہوئے ہمت سے کام لے کر پولیس کو بتادیا۔

پولیس نے اسپتال پہنچ کر زخمی کا بیان لیا اور ان بدمعاشوں کا حلیہ پوچھا۔ اور اسپتال سے روانہ ہوئے تھوڑی ہی دیر بعد پولیس نے ان بدمعاشوں کو گرفتار کر لیا۔ خوشی ابھی تک اسپتال ہی میں تھی۔ اس کے ماں باپ کو جب اس بارے میں پتا چلا تو انھیں بہت خوشی ہوئی کہ چلو ہماری خوشی کی وجہ سے کسی کی جان بچی ہے۔

پولیس انسپکٹر نے خوشی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے ماں باپ کی خوب تعریف کی اور اسے لے کر کلکٹر صاحب کے پاس گئے جہاں خوشی کو بہادر بچی کا خطاب اور سونے کا تمغا انعام میں دیا گیا اس طرح خوشی نے بہادری اور ہمت سے ایک کم زور اور بوڑھے آدمی کی مدد بھی کی، لوگوں کا دل بھی جیتا اور اپنے ماں باپ کا نام بھی روشن کیا۔

□□□

حمد باری تعالیٰ

تو موسم سردی کا لائے
سردی جائے گرمی آئے

تیرا ہے برسات نظارا
اور ہے موسم بہار پیارا

پربت تیرے دریا تیرے
گاؤں گاؤں قریہ تیرے

دنیا میں سب تیرے دھندے
گورے کالے تیرے بندے

تو نے قوت گفتار عطا کی
اور ہے نعمت ہزار عطا کی

ہر اک دل پر راج ہے تیرا
عظمت والا تاج ہے تیرا

□□□

★ظفر محمود انجم

جینو چوہا بال بال بچا

ایک چوہا تھا۔ اس کا نام جینو تھا۔ وہ بہت ہی لالچی، کاہل اور سست تھا۔ کاہل چوہا بہت زیادہ پیٹو بھی تھا۔ اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا تھا۔ ایک دن کی بات ہے جینو کی ماں نے کہا کہ: "بیٹا! تم بہت زیادہ کھاتے ہو لیکن کام کاج سے جی چراتے ہو۔ تم اپنے حصے کے علاوہ میرے اور تمہارے پاپا کا کھانا بھی چٹ کر جاتے ہو۔ یہ اچھی بات نہیں ہے آج سے تم اپنا کھانا خود تلاش کرو گے۔ ہاں! ایک بات یاد رکھنا لالچ مت کرنا۔ زیادہ کھانے کے چکر میں کبھی کسی مصیبت میں مت پڑ جانا اپنا دھیان رکھنا۔"

جینو بہت اداس ہوگیا۔ مگر اسے جانا ہی پڑا۔ وہ کھانے کی تلاش میں نکل گیا۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گیا تھا کہ اسے راستے میں ایک گیہوں کا دانا ملا۔ وہ خوش ہو گیا۔ اس نے گیہوں کا دانا اٹھالیا۔ تب ہی اس کی نظر خرگوش پر پڑی خرگوش اسے دیکھ کر ہنس رہا تھا۔

"تم مجھے دیکھ کر کیوں ہنس رہے ہو؟" جینو نے خرگوش سے پوچھا۔

"میں تو تمہاری بے وقوفی پر ہنس رہا ہوں۔ ارے! ایک کسان کی بیل گاڑی یہاں سے گذری ہے۔ تھوڑا اور آگے جاؤ تمہیں گیہوں کی بالی مل جائے گی۔"

خرگوش کی باتیں سن کر جینو کے منہ میں پانی بھر آیا۔ وہ جھٹ سے آگے بڑھ گیا۔ اس کی نظر گیہوں کی بالی پر پڑی۔ بالی راستے میں پڑی ہوئی تھی۔ جینو چوہے نے وہ بالی اٹھالی اور خوشی کے مارے ناچنے لگا۔ تب ہی وہاں ایک گلہری آگئی اس نے چوہے سے کہا: "ایک گیہوں کی بالی کیا ملی تم تو اچھلنے کودنے اور ناچنے گانے لگے۔ ارے! اور محنت کرو۔ تھوڑا آگے جاؤ تمہیں ایک بالی کی جگہ گیہوں کا پورا پودا مل جائے گا۔"

چوہے کو گلہری کی بات پسند آگئی وہ جھٹ سے آگے بڑھ گیا۔ چلتے چلتے وہ تھک گیا تھا کہ اچانک اس کی نظر گیہوں کے پودے پر پڑی۔ گیہوں کا پودا راستے میں گرا ہوا تھا۔ پودے میں بالیاں بالیاں تھیں۔ جینو خوشی کے مارے اچھلنے کودنے لگا۔ گیہوں کے پودے کو دیکھ کر جینو نے اپنے آپ سے کہا: "واہ! کیا مزہ آگیا؟ اب تو پیٹ خوب بھر ہی جائے گا۔"

بندر نے جب چوہے کو اس طرح ناچتے گاتے اور اچھلتے کودتے دیکھا تو چھلانگ مار کر اس کے قریب آیا اور کہا: "تم بھی یار بڑے بے وقوف لگتے ہو، بڑا سوچو، بڑا کام کرو، اگر تمہیں کئی دنوں کا کھانا ایک ہی جگہ مل جائے تو؟"

"ایسا! وہ جگہ کون سی ہے؟" چوہے نے بندر سے پوچھا۔

"بس یہاں سے صرف پچاس قدم کے فاصلے پر گیہوں کی فصل کا ایک بہت بڑا کھیت ہے وہاں چلے جاؤ اور زندگی بھر موج کرو۔" بندر نے جینو کو بتایا۔

چوہا بندر کی باتوں میں آگیا۔ چلتے چلتے وہ کھیت میں پہنچ گیا۔ کھیت میں گیہوں کی لہلہاتی فصل کو دیکھ کر چوہے کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ اس نے آو دیکھا نہ تاو، دوڑتا بھاگتا گیہوں کی بالیوں پر ٹوٹ پڑا۔ ابھی اس نے دو چار دانے ہی گیہوں کے کھائے تھے کہ تب ہی وہ ایک پھنکار سن کر ڈر گیا۔

ایک سانپ اپنا پھن پھیلائے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔ چوہا ڈر کے مارے کانپنے لگا۔ اسے اپنی موت نظر آنے لگی۔ سانپ کی پھنکار سن کر چوہے نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اچانک ایک نیولا کہیں سے دوڑتا ہوا آیا اور اس نے سانپ پر حملہ بول دیا اور اسے دبوچ کر ادھ مرا کر ڈالا۔

جینو چوہا بال بال بچ گیا۔ اس نے خود سے یہ عہد کیا کہ اب وہ ماں باپ کا کہنا مانے گا اور کبھی بھی لالچ نہیں کرے گا کیوں کہ وہ ماں باپ کی نافرمانی اور لالچ کی وجہ سے ہی آج ایک بڑی مصیبت میں پھنس گیا تھا۔ لیکن یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ وہ بال بال بچ گیا۔

لالچ کی سزا

ایک گاؤں میں راموں نامی دھوبی رہتا تھا اس کا ایک کتا بھی تھا۔ رامو کتے کو بہت چاہتا تھا۔ اسے روزانہ گوشت اور دیگر چیزیں کھلاتا تھا مگر کتا لالچی تھا اس کی ملاقات گلی کے ایک اور کتے سے ہوگئی۔ گلی کے کتے نے اسے بتایا کہ کب تک دھوبی کا غلام بن کر رہے گا چل بھاگ نکل، میری طرح عیش کرے گا۔ من پسند غذا تلاش کر کے میری طرح کھا سکتا ہے۔ گلی کے کتے کی بات سن کر راموں کا کتا دھوبی کے گھر سے فرار ہوگیا۔ گلیوں میں گھومنے لگا۔ اسے ایک دن شکار نہیں ملا وہ بھوک سے بدحال ہو رہا تھا اسے بھوک ستائی جا رہی تھی۔ اچانک وہ ایک قصائی کی دکان کی جانب چل پڑا جہاں سامنے ایک گوشت کا بڑا ٹکڑا مل گیا۔ ٹکڑے کو منہ میں دبائے راموں کا کتا ٹھنڈے اور سایہ دار مقام کی تلاش میں نکل پڑا جہاں بیٹھ کر اطمینان سے گوشت کھا سکے وہ نالے کے پُل کو عبور کرتے ہوئے ایک جھاڑی کے قریب جا رہا تھا کہ پُل پر اسے پانی میں اپنا عکس دکھائی دیا۔ وہ یہ سمجھا کہ پانی میں بھی ایک کتا ہے جس کے منہ میں گوشت کا ٹکڑا ہے وہ پانی کے کتے کے منہ سے گوشت کا ٹکڑا حاصل کرنے کی سوچ رہا تھا آخر کار اس نے دھڑام سے پانی میں چھلانگ لگادی جس کے باعث اس کا منہ میں موجود گوشت کا ٹکڑا بھی پانی میں کہیں گر گیا۔ وہ کتے کو تلاش کر رہا تھا مگر بعد میں اسے محسوس ہوا کہ پانی میں کتا نہیں تھا بلکہ وہ میرا عکس تھا جسے میں نے دوسرا کتا سمجھ لیا۔ اب وہ گوشت کے ٹکڑے سے بھی محروم ہوگیا اب بھوک اسے بہت ستانے لگی اس نے پھر اپنے دھوبی کے گھر گیا۔ دھوبی اس سے پیار سے پیش آیا اور کھانے کو بہت سا گوشت دیا۔ کتے نے دھوبی سے وعدہ کیا کہ وہ کبھی لالچ نہیں کریگا بلکہ یہیں رہے گا۔

بچو لالچ سے ہمیشہ بچنا چاہئے کیونکہ بہت بری چیز ہے۔

دانا غلام

بہت پرانی بات ہیکہ کسی ملک پر ایک بادشاہ کی حکومت تھی۔ وہ عقل مند رعایا پرور نیک متقی اور رحمدل تھا۔ اس کا ایک غلام بھی تھا جو بادشاہ کے ایک وزیر کے سامنے سے فرار ہوگیا۔

بادشاہوں نے 10 سپاہیوں کو غلام کو تلاش کرنے اور اسے دوبارہ حاضر کرنے کا حکم دیا۔ بادشاہ کے حکم پر 10 سپاہیوں کی ٹکڑی غلام کی تلاش میں گاؤں گاؤں کی خاک چھانتی آخر کار ایک ہفتہ کی زبردست تلاش کے بعد غلام مل گیا اور سپاہیوں نے غلام کو گرفتار کرتے ہوئے اسے بادشاہ کے دربار میں پیش کر دیا۔ بادشاہ غلام کو برہمی کی حالت میں دیکھتا رہا۔ دریں اثناء ایک وزیر نے جس کی غلام سے پرانی دشمنی تھی بادشاہ کو مشورہ دیا کہ حضور سلامت غلام آپ کے سامنے ہے اس کی سزا یہی ہیکہ اس کا سر تن سے جدا کر دیا جائے تا کہ دوسرے غلام بھی اس طرح کی حماقت نہ کر سکیں۔ وزیر اپنا مشورہ بادشاہ کو دے کر اپنی بات ختم ہی کیا تھا غلام نے دونوں ہاتھ جوڑ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ حضور! آپ جو چاہے فیصلہ کریں یا مشورہ قبول کریں مجھے قبول رہے گا مگر حضور! میں روز قیامت میں کیسے دعویٰ کروں گا یہ حکم آپ کا تھا میں نہیں چاہتا کہ میرے خون کے بدلے آپ اللہ کی پکڑ میں آجائیں۔ یہ بات سن کر بادشاہ سنجیدہ ہوگیا اور وزیر سے کہا کہ اب بتا کیا کیا جائے۔ اس نے جو پہلے غلام کے قتل کا مشورہ دیا تھا اب کہا کہ حضور! میری رائے میں اور اپنے والدین کے صدقہ میں اس غلام کو آزاد کر دیں تا کہ وہ مجھے کسی بڑی مصیبت میں مبتلا نہ کردے۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ تم بے وقوف ہو بادشاہ نے کہا کہ فوراً میری نظروں سے دور ہوجاؤ اور کل تک محل چھوڑ دو۔ بادشاہ کے اس حکم پر وزیر رونے لگا اور گڑگڑا کر معافی مانگنے لگا میں ایسی غلطی کبھی بھی آئندہ نہیں کروں گا۔ مجھے معاف کر دو۔ بادشاہ نے معاف کرتے ہوئے غلام کو وزیر بنایا۔

جلد باز بادشاہ اور عقل مند وزیر

پیارے بچوں السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ! آج ہم آپ کو ایک اور کہانی سناتے ہیں اس کہانی میں بھی ایک بادشاہ ہے اور اس کا ایک عقل مند وزیر بھی تھا۔ بنیادی طور یہ کہانی بادشاہ اور اس کے وزیر کے گرد گھومتی ہے۔ ہاں تو بچوں ایک تھا بادشاہ! لیکن بچوں ہمیشہ یاد رکھنا کہ ہمارا تمہارا بادشاہ تو خدا ہے۔ بادشاہی تو اللہ ہی کی ہے۔ دنیا کی یہ بادشاہت، یہ اقتدار یہ طاقت تو وقتی ہوتی ہے اور اللہ تعالی دنیا میں جب انسانوں کو وقتی بادشاہت یا وقتی حکومت اور طاقت عطا کرتا ہے تو در اصل یہ تو ایک آزمائش ہوتی ہے کہ دیکھیں کون اچھا عمل کرتا ہے اور کون برا عمل کرتا ہے؟ کون اس وقتی بادشاہت سے اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اپنی آخرت سنوارتا ہے اور کون اس وقتی بادشاہت سے اللہ کے بندوں کو نقصان پہنچاتا ہے، ان کے مفادات کے خلاف کام کرتا ہے اور اپنی آخرت خراب کرتا ہے۔ تو بچوں ہمیشہ یاد رکھنا کہ بادشاہ تو ایک ہی ہے ہمارا تمہارا خدا بادشاہ۔

ہاں تو بچوں کسی ملک میں ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا یہ بادشاہ ویسے تو بہت اچھا تھا اپنی رعایا کا خیال بھی رکھتا تھا لیکن اس کے اندر ایک خرابی تھی اور خرابی یہ تھی کہ وہ بہت جلد باز اور بے صبرا تھا۔ بادشاہ کی عادت تھی کہ روزانہ جب دربار سجاتا تھا تو اسی دوران وہ تازہ پھل کھاتا رہتا تھا اور ایک غلام اس کو مختلف پھل کاٹ کاٹ کر دیتا تھا۔ ایک دن بادشاہ نے ارادہ کیا کہ آج میں خود پھل کاٹوں گا۔ یہ سوچ کر اس نے اپنے غلام سے پھلوں کی طشتری اور چھری لیکر خود پھل کاٹنے شروع کئے۔ وہ پھل بھی کاٹ رہا تھا اور دربار میں پیش ہونے معاملات کو بھی دیکھ رہا تھا، اسی دوران اس کی توجہ ہٹ گئی اور اس نے غلطی سے چھری سے اپنی ایک انگلی کاٹ لی۔ بادشاہ کی انگلی جب زخمی ہوئی تو بے اختیار اس کے منہ سے ایک سسکاری نکلی اور انگلی سے خون بہنے لگا۔ بادشاہ غصہ میں آکر اول فول بکنے لگا۔

بادشاہ کے وزیر نے جب دیکھا کہ بادشاہ کی انگلی زخمی ہوگئی ہے تو اس نے فوراً بادشاہ کی توجہ اس جانب سے ہٹانے کے لئے کہا "بادشاہ سلامت جان کی امان پاؤں تو عرض کروں کہ اگر چہ آپ کی انگلی زخمی ہوگئی ہے لیکن حضور بزرگوں کا کہنا ہے کہ اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس معمولی اور چھوٹی تکلیف کے ذریعے اللہ تعالی نے آپ کی کوئی بہت بڑی مصیبت یا تکلیف ٹالی ہو اس لئے حضور صبر سے کام لیں اور اپنی جان کا صدقہ اتاریں کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے اور اللہ تعالی صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے" لیکن جیسا کہ ہم نے شروع میں بتایا کہ بادشاہ بہت جلد باز اور بے صبرا تھا اس لئے بادشاہ کو اس وقت وزیر کی باتیں بہت ناگوار گزریں اور اس نے غضب ناک ہوکر کہا "اے بیوقوف انسان کیسی باتیں کرتے ہو؟ تم دیکھ رہے ہو کہ میری انگلی زخمی ہوگئی ہے میں تکلیف میں ہوں، میرا خون بہہ رہا ہے اور تم کہتے ہو کہ میں اس پر بھی صدقہ اتاروں، صبر کروں؟ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں بادشاہوں کے دربار میں بیٹھنے کی تمیز نہیں ہے۔ تمہاری جگہ یہ دربار نہیں بلکہ سرکاری قید خانہ ہے" یہ کہہ کر بادشاہ نے غلاموں کو حکم دیا کہ "اس بیوقوف انسان کو قید میں ڈال دو، اس کی قسمت کا فیصلہ میں کچھ دنوں کے بعد کرونگا" یہ کہہ کر بادشاہ نے وزیر کو قید خانے میں ڈال دیا اور دربار برخواست کر دیا۔

بچوں اگلے دن بادشاہ یہ بھول گیا کہ اس نے اپنے وزیر کو قید خانے میں ڈالا تھا بلکہ اگلے روز اس نے شکار پر جانے کا پروگرام بنایا۔ اور ایک بڑے لاؤ لشکر سمیت شکار پر روانہ ہوگیا۔ قصہ مختصر کہ بادشاہ جنگل میں شکار کے لئے جب پہنچا تو اس کو کوئی شکار نہ ملا، کافی دیر کی تلاش بسیار کے بعد اس کی نظر ایک ہرن پر پڑی، ہرن بہت دور تھا بادشاہ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور ہرن کی سمت روانہ ہوا، ادھر ہرن نے خطرہ بھانپ لیا اور وہ بھاگ کھڑا ہوا، بادشاہ نے ہرن کا تعاقب شروع کر دیا، اور اس تعاقب کے دوران ہرن تو اس کے ہاتھ میں نہ آیا لیکن وہ اپنے لشکر سے بچھڑ گیا۔

جب بادشاہ نے دیکھا کہ وہ اپنے لشکریوں سے بچھڑ گیا ہے تو اس نے سوچا کہ میں یہیں رک کر انتظار کرتا ہوں، میرے لشکری بہت جلد مجھے ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آجائیں گے۔ یہ سوچ کر وہ ایک درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر ستانے لگا اور اسی دوران اس کی آنکھ لگ گئی۔ بادشاہ یہاں جنگل میں بے خبر سو رہا تھا اور اس کو یاد تک نہیں تھا کہ اس کا بیگناہ وزیر اس وقت قید خانے میں، بہت تکلیف میں ہے۔

بچوں جس وقت بادشاہ جنگل میں سو رہا تھا اسی وقت جنوں کی ایک ٹولی اسی جنگل میں سے گزر رہی تھی۔ جنوں کا سردار ایک پر اسرار بیماری کا شکار ہوگیا تھا اور اس کے طبیبوں نے بتایا تھا کہ ہمارے سردار پر جادو کیا گیا ہے اور اس جادو کا توڑ یہ ہے کی کسی ہٹے کٹے اور صحت مند آدم زاد کی بھینٹ دی جائے تو سردار کے اوپر کیے گئے جادو کا اثر زائل ہوجائے گا۔ اس کے بعد سردار نے جنوں کی ایک ٹولی کو یہ مشن سونپا تھا کہ وہ کسی ہٹے کٹے اور صحت مند آدم زاد کو تلاش کر کے لائے، یہ سارے جن سردار کے حکم کے مطابق تلاش میں نکلے تھے کہ ان کی نگاہ درخت کے نیچے آرام کرتے ہوئے بادشاہ پر پڑی۔

اس کے بعد کیا ہوا؟ کیا جنوں کی ٹولی نے بادشاہ کو گرفتار کر لیا؟ کیا جنوں کے سردار کے علاج کے لئے بادشاہ کی قربانی کر دی جائے گی؟ کیا بادشاہ کا عقل مند وزیر قید خانے میں ہی رہ جائے گا؟ اس کے لئے انتظار کیجئے گا اس دلچسپ اور سنسنی خیز کہانی کے اگلے حصے کا۔

مشکل الفاظ کے معنیٰ

الفاظ	معنی
رعایا	عوام/ پبلک
طشتری	ٹرے/ تھال
غضب ناک ہونا	غصہ ہونا/ غصے میں آنا
تعاقب کرنا	پیچھا کرنا
طبیب	حکیم/ ڈاکٹر
آدم زاد	آدمی/ انسان
بھینٹ	قربانی

□□□

سری نگر پارلیمانی حلقے کے تحت پانچ اضلاع ووٹنگ آج

ہائی پروفائل سری نگر پارلیمانی حلقے میں ووٹنگ کے لئے سیکورٹی کے انتہائی سخت انتظامات

ہائی پروفائل سری نگر پارلیمانی حلقے میں ووٹنگ کے لئے سیکورٹی کے انتہائی سخت انتظامات

سری نگر،12 مئی (یو این آئی) ہائی پروفائل سری نگر پارلیمانی حلقے کے تحت آنے والے وسطی کشمیر کے پانچ اضلاع سری نگر، بڈگام، پلوامہ، شوپیاں اور گاندربل جہاں پیر کو ووٹ ڈالے جانے ہیں، میں سیکورٹی کے انتہائی سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔سرکاری ذرائع نے بتایا کہ پر امن پولنگ کو یقینی بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔سیکورٹی ذرائع نے بتایا کہ ہر ایک پولنگ مرکز پر معقول تعداد میں فورسز اہلکار تعینات رہیں گے۔سری نگر پارلیمانی حلقہ انتخاب جہاں رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد 17 لاکھ 47 ہزار 810 ہے، میں 24 امیدوار قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔ تاہم اصل مقابلہ نیشنل کانفرنس کے آغا روح اللہ، اپنی پارٹی کے اشرف میر اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کے وحید الرحمن پرہ کے درمیان ہے۔ 2019 کے پارلیمانی انتخابات میں یہ نشست فاروق عبداللہ نے جیتی تھی اور آج بھی جیت کے مضبوط دعویدار نیشنل کانفرنس کے امیدوار آغا روح اللہ سمجھے جا رہے ہیں۔پولنگ کا عمل صبح سات بجے شروع ہوکر شام کے چھ بجے تک جاری رہے گا۔سری نگر پارلیمانی نشست پر ووٹنگ کے پیش نظر 13 مئی کو ان علاقوں میں تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے جن میں پارلیمانی انتخابات کے تحت ووٹ ڈالے جانے ہیں۔سری نگر پارلیمانی نشست پر 9 اپریل 2017 کو ہوئے ضمنی انتخابات میں نیشنل کانفرنس کے فاروق عبداللہ نے 48 ہزار 554 ووٹ لیکر کامیابی اپنے نام کی تھی۔پی ڈی پی کے امیدوار نذیر احمد خان 37 ہزار 779 ووٹوں کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہے تھے۔اس طرح سے فاروق عبداللہ نے اپنے مد مقابل نذیر خان کو 10 ہزار 775 ووٹوں کے فرق سے ہرایا تھا۔ فاروق عبداللہ کی جیت کے ساتھ نیشنل کانفرنس نے اپنا سیاسی قلعہ واپس حاصل کیا تھا۔سری نگر پارلیمانی نشست پر سال 2014ء کے پارلیمانی انتخابات میں پی ڈی پی کی ٹکٹ پر لڑنے والے طارق حمید قرہ نے فاروق عبداللہ کو 42 ہزار 280 ووٹوں کے فرق سے ہرایا تھا۔تاہم سنہ 2016 کی ایجی ٹیشن کے دوران مسٹر قرہ کے پی ڈی پی اور بحیثیت پارلیمنٹ ممبر مستعفی ہوجانے کے بعد یہ نشست خالی ہوگئی تھی۔

9 اپریل 2017 کو سری نگر کی پارلیمانی نشست کے لئے ضمنی انتخابات کے تحت ہونے والی پولنگ وادی کی انتخابی تاریخ میں اب تک کے بدترین تشدد اور کم ترین شرح پر ختم ہوگئی تھی۔سال 2019 کے پارلیمانی انتخابات میں سری نگر پارلیمانی نشست پر 1.14 فیصد ووٹنگ ریکارڈ ہوئی۔نیشنل کانفرنس کے فاروق عبداللہ نے ایک لاکھ 6 ہزار 750 ووٹ لے کر کامیابی حاصل کی تھی۔پی ڈی پی کے امیدوار آغا محسن نے 36 ہزار 7 سو ووٹ، جے کے پی سی کے امیدوار عرفان رضا انصاری نے 28 ہزار 773 ووٹ اور بی جے پی کے خالد جہانگیر نے 4 ہزار 631 ووٹ حاصل کئے تھے۔دریں اثنا انتخابی کمیشن کی طرف سے فراہم کردہ تفصیلات کے مطابق سری نگر، بڈگام، پلوامہ، شوپیاں اور گاندربل اضلاع کے 15 اسمبلی حلقوں پر مشتمل سری نگر پارلیمانی حلقے میں رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد 17 لاکھ 47 ہزار 810 ہے۔چناو عمل کے منصفانہ انعقاد کے لئے حکام نے پورے پارلیمانی حلقے میں 2135 پولنگ مراکز قائم کئے ہیں۔اس حلقے میں جو امیدوار میدان میں ہیں اُن میں نیشنل کانفرنس کے آغا روح اللہ، پی ڈی پی کے وحید الرحمن پرہ، اپنی پارٹی کے اشرف میر سمیت 24 امیدوار میدان میں ہیں۔ 2017ء کے ضمنی انتخابات میں سری نگر پارلیمانی حلقے میں ووٹروں کی کل تعداد 12 لاکھ 61 ہزار 395 تھی۔

اپنی پارٹی کے ورکروں کو چن چن کر حراست میں لیا جارہا ہے:الطاف بخاری

سری نگر،12 مئی (یو این آئی) جموں وکشمیر اپنی پارٹی کے سربراہ الطاف بخاری نے اتوار کے روز کہا کہ مختلف علاقوں میں اپنی پارٹی کے کارکنوں کو حراست میں لیا گیا ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ پی ڈی پی اور نیشنل کانفرنس کی جانب سے ایسا کیا جارہا ہے۔ان باتوں کا اظہار موصوف نے سری نگر میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔انہوں نے کہا کہ الیکشن سے ایک روز قبل اپنی پارٹی کے کارکنوں کے خلاف بڑے پیمانے پر کریک ڈاون شروع کیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ مختلف علاقوں سے اپنی پارٹی کے کارکنوں کو پولیس اسٹیشن منتقل کیا گیا جو نا قابل برداشت ہے۔الطاف بخاری نے کہا:'نیشنل کانفرنس اور پی ڈی پی کا انتظامیہ کے ساتھ گہرے مراسم ہیں اور ان کی ایماء پر ہی گرفتاریاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔'اپنی پارٹی کے سربراہ نے میڈیا نمائندوں کو بتایا کہ وہ پولیس اسٹیشنوں کا دورہ کر کے وہاں پر دیکھ سکتے ہیں کس پارٹی کے کارکنوں کو پابند سلاسل رکھا گیا ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ اپنی پارٹی کے کارکنوں کو جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دی جارہی ہیں۔ان کے مطابق اپنی پارٹی کو جلسے جلسوں اور روڈ شوز کے دوران بھی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا،صرف کہتے ہیں کہ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ ستر سال سے نیشنل کانفرنس اور پی ڈی پی نے یہاں پر حکومت کی اور انتظامیہ میں ان ہی کے زیادہ لوگ کام کررہے ہیں۔

ووٹ جہاد اور فتویٰ سے متعلق راج ٹھاکرے کے متنازعہ ریمارکس

ممبئی: پارلیمانی انتخابات کے پیش نظر چوتھے مرحلے کی ووٹنگ اب 13 مئی کو ہونی ہے۔اس دوران ملک میں ووٹ جہاد کا لفظ بہت سنائی دے رہا ہے۔ یہ لفظ مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما استعمال کررہے ہیں۔اب مہاراشٹر نونرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے نے ووٹ جہاد کے خلاف جارحانہ موقف اختیار کیا ہے۔راج ٹھاکرے نے فتویٰ جاری کر دیا ہے۔فتویٰ جاری کرتے ہوئے انہوں نے ہندو برادری کے لوگوں سے بی جے پی، شیوسینا شندے گروپ اور اجیت پوار گروپ کی این سی پی کو پرجوش طریقے سے انتخاب میں ووٹ ڈالنے کی اپیل کی۔آپ کو بتادیں کہ راج ٹھاکرے پونے سے بی جے پی امیدوار مرلیدھر موہول کے لیے آئے تھے۔پونے میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج مسلم علاقوں اور مساجد سے فتویٰ جاری کیا جارہا ہے کہ تمام مسلم برادریوں کے لوگ کانگریس کے امیدواروں کی مدد کریں اور انہیں ووٹ دیں۔بہت سے مسلمان ایسے ہیں جو ذہین ہیں، جن کے پاس دماغ ہے۔وہ ان (مولاناؤں) کے راستے پر نہیں چلے گا۔وہ سمجھتے ہیں کہ سیاست کیا چل رہی ہے۔ آج الیکشن ہیں تو فتوے جاری کررہے ہیں۔راج ٹھاکرے نے کہا کہ آپ مسلم سماج کے بارے میں کیا سمجھتے ہیں؟ کیا آپ کے گھر میں بھیڑ بکریاں ہیں؟ وہ (مسلمان) بھی سمجھتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔آپکو بتادیں کہ 8 مئی کو اسلامک اسکالر سجاد نعمانی نے ملک کی عوام کو ایک پیغام بھیجا تھا جس میں انتخاب اور ووٹوں کی اہمیت کے بارے میں کافی کچھ کہا۔نعمانی نے اپنے بیان میں ملک کے وزیر اعظم کے حالیہ بیان پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ملک کی بر سے اقتدار حکومت کو بدلنے کے لئے کہا۔مولانا سجاد نعمانی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ملک کے وزیر اعظم کے صحت اور ان کے دماغ کے لیے عوام کو دعا کرنا چاہیے انہوں نے جس طرح سے مسلمانوں اور کانگریس کو لے کر کہا ہے وہ بہت ہی نچلے سطح پر بات کی گئی ہے ملک کی عوام سرحدوں کے ساتھ حفاظت اور ملک کی حفاظت اور اس کے علاوہ خواتین کے تحفظ کو لے کر سوچیں اور ووٹ دے۔راج ٹھاکرے نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسلمان جانتے ہیں کہ انہیں کون استعمال کر رہا ہے لیکن دیکھیں الیکشن کے دوران فتوے جاری ہو رہے ہیں، کہا جارہا ہے کہ کانگریس کو ووٹ دو، ادھو ٹھاکرے کو ووٹ دو۔ اگر یہ مولوی مساجد سے فتوے جاری کر کے لوگوں سے ووٹ مانگ رہے ہیں تو آج راج ٹھاکرے فتوے دے رہے ہیں۔ میں اپنے تمام ہندو بھائیوں، بہنوں اور ماؤں سے اپیل کرتا ہوں، چاہے وہ مرلیدھر موہول ہوں یا بی جے پی، شندے کی شیوسینا ہوں یا اجیت پوار گروپ کے امیدوار، ان کو جوش وخروش سے ووٹ دیں۔کانگریس کو ووٹ دینے کے لیے بہت سے لوگوں کی یہ تحریک، ایسا کیوں ہو رہا ہے کیونکہ پچھلے 10 برسوں سے یہ لوگ سر نہیں اٹھا پا رہے ہیں۔

معذوروں کو با اختیار بنانے کی ذمہ داری اٹھانی چاہیئے: کٹاریہ

جے پور،12 مئی (یو این آئی) آسام کے گورنر گلاب چند کٹاریہ نے کہا ہے کہ سماج اور حکومت کو مشترکہ طور پر معذوروں کو جسمانی، سماجی، اقتصادی اور ذہنی طور پر بااختیار بنانے کی ذمہ داری اٹھانی چاہیے۔مسٹر کٹاریہ اتوار کو گوہاٹی میں نارائن مصنوعی اعضاء کی پیمائش کیمپ میں مہمان خصوصی کے طور پر خطاب کر رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ دوسروں کی مدد کرنا انسانی زندگی کا بہترین عمل ہے۔مرکزی اور ریاستی حکومتیں معذور افراد کو سماج کے مرکزی دھارے میں لانے کے لیے کام کر رہی ہیں۔نارائن سیوا سنستھان بھی اس میں تعاون کر رہی ہے۔ادارے نے نر کو نارائن مان کر ملک کی ہر ریاست میں پہنچ کر خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔جو کہ قابل تعریف ہے۔انہوں نے نارتھ ایسٹ میں نارائن سیوا سنستھان کی خدمات کو وسعت دینے کے لیے راج بھون سے مدد کا بھی اعلان کیا۔یہ کیمپ اتوار کو آشی اپسرا ہال، پلٹن بازار میں منعقد ہوا۔اس موقع پر نارتھ ایسٹرن ریجنل مارواڑی کانفرنس کے ونود لوہیا، دگمبر جین پنچایت کے مہاویر پرساد جین، بہار فاؤنڈیشن کے امیش کمار، مارواڑی اسپتال کے رمیش گوئنکا، برہمن سماج رتن شرما، ڈائرکٹر وندنا اگروال، شوبتامبر جین تیراپنتھ کے بجرنگ سورانا وغیرہ موجود تھے۔

بی جے پی اگلے 10 سال میں بھی اڈیشہ کے لوگوں کا اعتماد نہیں جیت سکتی: نوین

بھونیشور، 12 مئی (یو این آئی) اڈیشہ کے وزیر اعلیٰ نوین پٹنائک نے بیجو جنتا دل (بی جے ڈی) کی حکومت کے جانے کی الٹی گنتی شروع ہونے سے متعلق وزیر اعظم نریندر مودی کے تبصرہ کی سختی سے تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اگلے 10 سال میں بھی ریاست کے لوگوں کا اعتماد نہیں جیت سکتی۔ مسٹر مودی نے ہفتہ کو کندھمال، بولانگیر اور بارگڑھ میں اپنی انتخابی ریلیوں کے دوران مسٹر پٹنائک پر سخت حملہ کیا اور ان پر ریاستی حکومت میں ایسے شخص کو آؤٹ سورس کرنے کا الزام لگایا جسے اوڈیا ثقافت کا کوئی علم نہیں ہے۔انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اڈیشہ میں اڑیہ ثقافت اور فخر خطرے میں ہے اور ریاست اپنے بھرپور قدرتی اور معدنی وسائل کے باوجود مسٹر پٹنائک کے 25 سالہ دور حکومت میں ترقی میں پیچھے رہی ہے۔وزیر اعظم نے ان جلسوں میں اعلان کیا کہ پٹنائک حکومت کے جانے کی الٹی گنتی شروع ہوگئی ہے۔انہوں نے لوگوں کو 10 جون کو بھونیشور میں بی جے پی کے وزیر اعلیٰ کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔اس کے بعد مسٹر پٹنائک نے ایک ویڈیو پیغام میں مسٹر مودی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بھگوان جگناتھ کے آشیرواد اور عوام کی محبت سے بی جے ڈی ریاست میں لگاتار چھٹی بار حکومت بنائے گی۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی اس بار تو کیا، اگلے 10 سال تک ریاست کے لوگوں کا دل اور اعتماد نہیں جیت سکتی۔مسٹر پٹنائک کو اپنے 24 سال کے اقتدار میں مسٹر مودی کے بارے میں اس طرح کے جارحانہ اور سخت تبصرے کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا۔بی جے ڈی کی جانب سے ایک اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے، پارٹی کے اسٹار کمپینر اور بیوروکریٹ سے لیڈر بنے وی کے۔ پانڈیان نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر پٹنائک ریکارڈ چھٹی بار بحیثیت وزیر اعلیٰ حلف لیں گے۔ریاست کی سیاست میں وزیر اعلیٰ کے بعد سب سے طاقتور شخص سمجھے جانے والے مسٹر پانڈیان نے کہا کہ 9 جون کو بھونیشور میں حلف برداری کی تقریب میں شرکت کے لیے وزیر اعظم کو مدعو کیا جائے گا۔وزیر اعلیٰ نے زور دے کر کہا کہ اڈیشہ کے لوگ گزشتہ 24 برسوں سے ان کے ساتھ ہیں، جبکہ وزیر اعظم سمیت بی جے پی کے مرکزی لیڈر انہیں صرف انتخابات کے دوران ہی یاد کرتے ہیں۔

کاکا سعید احمد کی رحلت ملت اسلامیہ کا بڑا خسارہ: امیر جماعت اسلامی ہند

نئی دہلی: جامعہ دار السلام عمر آباد (تامل ناڈو) کے ناظم مولانا کاکا سعید احمد کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے جناب سید سعادت اللہ حسینی امیر جماعت اسلامی ہند نے فرمایا کہ ان کی وفات سے ملت اسلامیہ ہند ایک مخلص عالم، منتظم اور سماجی خدمت گار سے محروم ہوگئی ہے۔ان کی رحلت ملت اسلامیہ ہند کا بڑا خسارہ ہے۔امیر جماعت نے فرمایا کہ کاکا سعید احمد جنوبی ہند کی مشہور تعلیم گاہ دار السلام عمر آباد کے طویل عرصے تک ناظم رہے۔ان کے دور نظامت میں اس مدرسے نے خوب ترقی کی اور علمی دنیا میں ایک منفرد مقام بنایا۔وہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے بھی نائب صدر تھے۔ان کا تعلق عمر آباد کی کاکا فیملی سے تھا، جس کی تعلیم اور خدمت خلق کے میدان میں عظیم خدمات ہیں۔ان کے دادا کاکا محمد عمر نے جو چمڑے کے بڑے تاجر تھے، 1924 میں جامعہ دار السلام کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا تھا۔سعادت اللہ حسینی نے فرمایا کہ کاکا سعید احمد صاحب مرحوم کی ایک نمایاں خصوصیت ان کا توسع اور اعتدال تھا، جو عین اسلام کا مزاج ہے۔ ملت کے تمام اداروں اور جماعتوں کی مثبت خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ہر طرح کے دینی وملی کاموں کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔دعوت دین کی گہری تڑپ رکھتے تھے۔ دعوت کے موضوع پر ان کے زیر سرپرستی جو تربیتی ورکشاپ منعقد ہوا کرتے تھے وہ بڑے مفید ہوتے تھے اور ان کے ذریعے داعی علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد تیار ہوئی۔ جماعت اسلامی ہند کے تئیں کاکا مرحوم کے خلوص اور تعاون کا ذکر کرتے ہوئے امیر جماعت نے کہا کہ جماعت کی خدمات کے وہ بڑے قدردان تھے۔سابق امیر جماعت اسلامی ہند مولانا سید جلال الدین عمری سے، جو ان کے ادارے کے فارغ التحصیل تھے، ان کا خصوصی تعلق تھا۔ مجھ سمیت جماعت کے دیگر ذمہ داروں کی وہ ہمیشہ سرپرستی اور ہمت افزائی فرماتے رہے۔

ہفتے کے آخر میں شکتی پیٹھ شری نینا دیوی میں عقیدت مندوں کا سیلاب

بلاس پور، 12 مئی (یو این آئی) اتوار کو بڑی تعداد میں عقیدت مندوں نے ہماچل کے دنیا میں مشہور شکتی پیٹھ شری نینا دیوی کے درشن کیے۔اتوار کی صبح سے ہی پنجاب، ہماچل، ہریانہ، دہلی اور دیگر ریاستوں سے بڑی تعداد میں عقیدت مند ماتا کے دربار پہنچے۔مندر کے آس پاس کے علاقے میں عقیدت مندوں کا مجمع تھا۔عقیدت مندوں نے جہاں دیوی ماں کا آشیرواد حاصل کیا، وہیں انہوں نے قدیم ہون کنڈ میں نذرانہ بھی پیش کیا۔مندر میں تعینات سیکورٹی اہلکاروں نے عقیدت مندوں کی بھیڑ کو کنٹرول کیا اور انہیں دیوی کے درشن کے لیے قطار بنوا کر بھیجا۔ہوم گارڈ کے اہلکاروں نے مندر کے باہر بھیڑ پر قابو پایا اور فلائی اوور کے ذریعے عقیدت مندوں کو مندر کی طرف روانہ کیا۔پنجاب کی سماجی تنظیموں کی جانب سے مندر کے مین گیٹ اور ایگزٹ گیٹ پر ٹھنڈے پانی کا بھی انتظام کیا گیا جس سے عقیدت مندوں نے راحت کی سانس لی۔

بی جے پی کے تمام بڑے لیڈر انتخابی مہم کے لیے بہار آرہے ہیں اور ہم سب پر بھاری پڑرہے ہیں: تیجسوی یادو

بہار کے دار الحکومت پٹنہ میں بی جے پی کے وزیر اعظم نریندر مودی کے روڈ شو کی خبروں کے درمیان اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے بی جے پی پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پی ایم یہاں آرہے ہیں، وزیر داخلہ یہاں آرہے ہیں، راج ناتھ سنگھ یہاں آرہے ہیں، جے پی نڈا یہاں آرہے ہیں، نتن گڈکری یہاں آرہے ہیں، مختلف ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ یہاں آرہے ہیں۔بی جے پی کی انتخابی مہم کے لیے سبھی کو بہار لایا جارہا ہے، جب کہ ہم اکیلے کھڑے ہیں۔ہم نے تقریباً 140 عوامی جلسے کیے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب پر بھاری پڑ رہے ہیں۔تیجسوی یادو نے کہا ہے کہ پی ایم مودی روڈ شو کررہے ہیں جبکہ ہم نے جاب (ملازمت) شو کیا ہے۔میں پی ایم سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اب تک 8-10 بار بہار آچکے ہیں۔کیا آپ نے لوگوں کو نہیں بتایا کہ آپ اگلے پانچ سالوں میں بہار کے لیے کیا کریں گے؟ وزیر اعظم بہار آنے کے باوجود بہار کے عوام سے کیا گیا ایک وعدہ بھی پورا نہیں کر پائے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ خصوصی پیکیج دیں گے، بہار پر خصوصی توجہ دیں گے، خصوصی ریاست کا درجہ دیں گے، ان وعدوں کا کیا ہوا؟ 40 میں سے 39 ایم پی ان کی پارٹی سے ہیں۔انہوں نے گزشتہ 10 سالوں میں بہار کے لیے کیا کیا ہے؟ اپوزیشن لیڈر کا مزید کہنا تھا کہ وزیر اعظم کے روڈ شو کا روٹ کئی بار تبدیل کیا جارہا ہے۔بھیڑ جمع نہیں ہو رہی۔روڈ شو کے لیے تنگ راستے کا انتخاب کیا جارہا ہے۔بی جے پی کو گاؤں سے باہر کردیا گیا ہے۔بی جے پی والے ڈرے ہوئے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ وہ بہار ہار چکے ہیں۔پی ایم مودی بہار کے لیے اپنی پلاننگ کے بارے میں بات نہیں کرتے ہیں۔وہ صرف فرقہ واریت کرتے ہیں۔بہار کے لوگ ان کے فریب کو سمجھ چکے ہیں۔پی ایم مودی کے دورے کا یہاں کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

جمعیۃ کے عملی کردار سے عوام کو جوڑے رکھنے کے لئے ممبر سازی ایک مضبوط کڑی

ناظم عمومی مفتی معصوم ثاقب کا جمعیۃ کی ممبر سازی مہم کے تحت منعقد اجلاس سے خطاب

بنگلور 12 مئی۔(پریس ریلیز) جمعیۃ علماء ہند ایک باوقار تنظیم اور مضبوط و با اثر تحریک کا نام ہے جس نے اپنی پچھلی ایک سو پانچ سالہ زندگی میں آزادی کے خواب کو شرمندہ تعبیر بنانے سے لے کر ملک کے اندر قومی یکجہتی کے فروغ کے ساتھ ساتھ ملک کی آبرو کو بچائے رکھنے کا فرض جس ذمہ داری و جوابدہی سے نبھایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی دوسری مثال اس ملک کی طویل تاریخ میں نہیں ملتی اور میرے خیال میں اس باوقار تنظیم کی کامیابی کا سب سے بڑا راز یہ رہا ہے کہ اس کے قیام سے لے کر آج تک تاریخ کے ہر دور میں اس کی باگ ڈور ہمیشہ ایسے اہل اللہ کے ہاتھوں میں رہی جن کے ایمانی قوت، جرأت و ہمت اور صداقت و بے باکی کی قسم کھائی جاسکتی ہے، اس لئے ہمیں 2 روپے کی ممبر سازی کے ساتھ اس تنظیم کے دائرے کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے اور اس کے پیغام کو ملک کے ایک ایک فرد تک پہونچانے کا فرض نبھانا چاہئے یہی موجودہ وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے یہ باتیں جمعیۃ علماء ہند (مولانا ارشد مدنی) کے ناظم عمومی (جنرل سکریٹری) مولانا مفتی سید معصوم ثاقب نے جمعیۃ علماء ہند کی ممبر سازی مہم کے دوران مدرسہ اشرفیہ شام پور روڈ بنگلور، کے آر پورم میڈ ہلی کی جامع مسجد، اور جامع مسجد میسور روڈ مومن پورہ سمیت مختلف مقامات پر منعقد تعارفی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہیں، اس موقع پر ان کے ہمراہ صدر جمعیۃ علماء کرناٹک مولانا عبد الرحیم رشیدی، نائب صدر مولانا ڈاکٹر شمیم سالک،مولانا صلاح الدین قاسمی صدر جمعیۃ علماء بنگلور اور جنرل سکریٹری الحاج محب اللہ امین خان موجود رہے، مولانا مفتی معصوم ثاقب نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند ہندوستانی مسلمانوں کی ایسی نمائندہ تنظیم ہے جس کی دینی ملی، قومی ملکی اور عوامی خدمات ایک سو پانچ سال کو محیط ہیں، اس نے جس جرات واستقلال کے ساتھ ملک وملت کے مسائل حکومت کے مسائل سامنے رکھے اور ہندوستانی مسلمانوں کی دینی، علمی شناخت کے لئے جہد مسلسل کی ہے وہ تاریخ ملت کا نمایاں عنوان ہے، آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد ہر نازک اور پر آشوب دور میں جمعیۃ علماء ہند نے ملت کو اپنے تشخص کے ساتھ ملک میں باوقار زندگی گزارنے کا حوصلہ دیا ہے، ساتھ ہی اس نے ملک میں سیکولرزم اور جمہوری آئین کے نفاذ میں کلیدی کردار ادا کیا ہے، جس کے تحت اقلیتوں کو آئینی طور پر برابری کے حقوق حاصل ہیں، فرقہ پرستوں اور زندگی کے مختلف شعبوں میں گھسے فرقہ پرست عناصر کے عزائم و اقدامات کا مردانہ وار مقابلہ کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ کسی بھی تنظیم و جماعت کا وجود و استحکام اس کی ذیلی یونٹوں اور اکائیوں کے وجود و استحکام پر منحصر ہوتا ہے، ذیلی یونٹیں اور اکائیاں جتنی موثر ہوں گی تنظیم اتنا ہی موثر اور فعال رول ادا کر سکتی ہے، ذیلی یونٹوں اور اکائیوں کو اپنی اہمیت کا احساس کرنا چاہئے، ذیلی یونٹیں اور اکائیاں تنظیم کی روح اور جان ہیں، جمعیۃ علماء ہند اپنی ذیلی یونٹوں اور اکائیوں کو موثر اور فعال بنانے کے لئے ٹرم کے اختتام پر مہر سازی مہم چلاتی ہے۔

مرکز میں 4، جون کے بعد کانگریس-آئی این ڈی آئی اے کی حکومت ہوگی: نسیم خان

ممبئی،12، جون (یو این آئی) مرکز میں 4، جون کے بعد کانگریس-آئی این ڈی آئی اے کی حکومت ہوگی، اس کا اظہار مہاراشٹر کانگریس کمیٹی (ایم پی سی سی) کے کارگزار صدر نسیم عارف خان نے کیا ہے۔انہوں نے آج یہاں کہا کہ ملک کے چاروں سمتوں سے جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں، اس کے مطابق کانگریس اور انڈیا (I.N.D.I.A) کے اتحادیوں کے لیے بہت حوصلہ افزا ہیں اور وہ راہل گاندھی کی قیادت میں مرکز میں نئی حکومت تشکیل دیں گے، کعارف نسیم خان نے نندوبار مہاراشٹر میں کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی کے انتخابی جلسہ میں شرکت کے بعد ممبئی واپس لوٹنے کے بعد ممبئی میں یو این آئی اردو سروس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی کی زیر قیادت این ڈی اے حکومت تمام محاذوں پر ناکام ہوچکی ہے،" پچھلے 10 سال میں، حکومت نے قومی سلامتی، معیشت، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، روزگار، کسانوں کے مسائل اور بدعنوانی کے معاملے پر ملک کے لوگوں کو مایوس کیا ہے۔اس کے علاوہ، آمریت اور آمریت رہی ہے،" انہوں نے کہا کہ ملک اور جمہوریت کو بچانے کے لیے راہل گاندھی ہی مسلسل کوششیں کر رہے ہیں۔عارف نسیم خان نے مزید کہا کہ یہ عزم بھارت جوڑو یاترا اور بھارت جوڑو نیا یاترا سے ظاہر ہوتا ہے۔ہم 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں آدھے راستے پر ہیں اور زمینی رپورٹیں حوصلہ افزا ہیں۔لوگ ہمارا ساتھ دے رہے ہیں....4 جون کے بعد مرکز میں کانگریس اور I.N.D.I.A کی اتحادی حکومت ہوگی۔نسیم خان نے نوٹ کیا کہ راہل گاندھی کی اصل توجہ لوگ ہیں۔عوام کے لیے جمہوریت اور آئین کو بچانے کی ضرورت ہے۔تمام اختیارات صرف ایک شخص پر مرکوز نہیں ہو سکتے......ہم اس ریاست میں خود مختاری کی طرف بڑھیں گے۔ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے اور اسے اسی طرح رہنا چاہیے۔ان کے مطابق مودی کی حالیہ تقاریر اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ وہ مایوس ہیں۔" وہ وزیر اعظم ہیں......ان کی کمان میں تمام ایجنسیاں ہیں......ان کے پاس زمینی رپورٹس ہیں۔بی جے پی کے خلاف ناراضگی ہے......وہ واضح طور پر مشتعل ہے اور اسی لیے وہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے بارے میں بات کر رہا ہے اور غیر معقول بیانات دے رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ" مودی اس کا جواب دینے سے قاصر ہیں جو راہول گاندھی پوچھ رہے ہیں۔ وہ جواب نہیں دے سکتا اور اس لیے جعلی پروپیگنڈے میں مصروف ہے،" مہاراشٹر کے حوالہ سے انہوں نے کہا کہ کانگریس اور اس کے اتحادی ادھو ٹھاکرے کی قیادت والی شیو سینا (یو بی ٹی) اور شرد پوار کی زیر قیادت این سی پی (ایس پی) بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ،" گزشتہ پانچ برس میں تینوں پارٹیوں کو ہر طرح سے نشانہ بنایا گیا ہے...... سام، دام، ڈنڈ، بھید...... اس کی وجہ سے انہیں عوام کے غصے کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور یہ ووٹوں میں ظاہر ہوگا۔" نسیم خان نے پوار کے تبصروں کے بارے میں پوچھے جانے پر کہا کہ بہت سی علاقائی پارٹیاں کانگریس کے قریب ہوجائیں گی یا اس میں ضم ہوجائیں گی، انہوں نے کہا کہ "پوار صاحب ایک بہت سینئر اور سمجھدار لیڈر ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ زمین پر کیا ہو رہا ہے۔انہوں نے جو کہا ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔سب کے بعد، ہم سب مل کر کام کر رہے ہیں۔"

تلنگانہ میں پیر کو سنگل فیز ووٹنگ، تمام تیاریاں مکمل

حیدرآباد،12 مئی (یو این آئی) تلنگانہ میں پیر کو ہونے والے واحد اور ملک بھر میں انتخابات کے چوتھے مرحلے کے لیے مکمل تیاریاں کرلی گئی ہیں، جس میں 17 لوک سبھا سیٹوں اور سکندرآباد اسمبلی سیٹوں کے ضمنی انتخابات شامل ہیں۔ریاست میں 66.1 کروڑ سے زیادہ خواتین ووٹرز سمیت 31.3 کروڑ سے زیادہ ووٹروں کے 35356 پولنگ اسٹیشنوں پر اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے کی امید ہے۔لوک سبھا انتخابات کے لیے 525 امیدوار میدان میں ہیں۔ملک بھر میں ووٹوں کی گنتی 4 جون کو ہوگی۔پیر کی صبح 30.5 بجے موک پولنگ کے بعد ریاست میں ووٹنگ صبح 7 بجے شروع ہوگی۔ریاست کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) وکاس راج کے مطابق، پارلیمانی حلقوں کے ماؤ نواز سے متاثرہ اسمبلی حلقوں میں پولنگ شام 4 بجے ختم ہوجائے گی، جبکہ ریاست کے باقی پارلیمانی حلقوں اور سکندرآباد اسمبلی حلقوں میں پولنگ شام 6 بجے ختم ہوگی۔انہوں نے کہا کہ تمام پولنگ اسٹیشنوں پر 94.2 لاکھ سے زائد پولنگ عملہ تعینات کرکے جامع انتظامات کئے گئے ہیں۔ریاست میں 900,9 اہم پولنگ اسٹیشنوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ڈائرکٹر جنرل آف پولیس روی گپتا نے بتایا کہ ہموار اور منظم ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے 73000 سے زیادہ ریاستی پولیس اہلکاروں، سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز کی 164 کمپنیوں اور دیگر خصوصی یونٹس کو تعینات کرکے سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ریاست میں 16 مارچ 2024 کو ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ (ایم سی سی) نافذ ہونے کے بعد سے تقریباً 320 کروڑ روپے ضبط کیے جا چکے ہیں۔میدان میں بچے 286 آزاد امیدواروں سمیت کل 525 امیدواروں میں سے، سب سے زیادہ 45 امیدوار سکندرآباد پارلیمانی حلقہ میں ہیں، جب کہ سب سے کم 12 امیدوار علی آباد (شیڈول ٹرائب) حلقہ سے میدان میں ہیں۔

ایکناتھ کھڈسے کا سیاست سے کنارہ کشی کا اعلان!

ممبئی،12 مئی (یو این آئی) مہاراشٹر کے سابق وزیر اور قانون ساز کونسل کے ایم ایل اے ایکناتھ کھڈسے نے سیاست سے کنارہ کشی کا اعلان کیا ہے انھوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا کہ اب وہ اب الیکشن نہیں لڑیں گے۔قیاس کیا جارہا ہے کہ وہ جلد ہی اب بی جے پی میں شامل ہوں گے۔کیوں کی اس سے ایک ماہ قبل وہ اس بارے میں معلومات دی تھیں۔تاہم لوک سبھا انتخابات کے پروگرام کی وجہ سے ان کا بی جے پی میں داخلہ روک دیا گیا ہے۔ساتھ ہی، انہوں نے آج واضح کیا کہ وہ اب الیکشن نہیں لڑیں گے۔انھوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سیاست سے کنارہ کش ہونے کا اعلان کیا۔روہنی کھڈسے، جو 2019 میں شمالی مہاراشٹر کے مکتائی نگر اسمبلی حلقہ سے اسمبلی الیکشن ہار گئی تھیں، 2020 میں ایکناتھ کھڈسے کے ساتھ این سی پی میں شامل ہوگئیں۔ایکناتھ کھڈسے نے بی جے پی سے 40 سالہ رشتہ توڑ کر شرد پوار کی حمایت کی۔شرد پوار کے ساتھ ایکناتھ کھڈسے ایک بار پھر مہاراشٹر کی سیاست میں سرگرم ہوگئے تھے۔تاہم، انہوں نے اس حقیقت کی وجہ سے بی جے پی میں واپس جانے کا فیصلہ کیا ہے کہ انہیں این سی پی میں مستقبل نظر نہیں آرہا ہے۔وہ اگلے چند دنوں میں عوامی طور پر بی جے پی میں شامل ہوجائیں گے۔تاہم، ان کی بیٹی روہنی کھڈسے، جو ان کے ساتھ این سی پی میں شامل ہوئی ہیں، این سی پی میں ہی رہیں گی۔

چیف الیکٹورل آفیسر نے لاتیہار کے پولنگ اسٹیشنوں کا معائنہ کیا

رانچی،12 مئی (یو این آئی) جھارکھنڈ کے چیف الیکٹورل آفیسر کے روی کمار نے اتوار کو چترا لوک سبھا حلقہ کے لاتیہار ضلع میں مختلف پولنگ اسٹیشن سائٹوں کا معائنہ کیا۔انہوں نے گورنمنٹ اپ گریڈ ڈ مڈل اسکول، امبا ٹیکر، گورنمنٹائزڈ مڈل اسکول، لاتیہار بازار، گورنمنٹ بیسک اسکول، دھرم پور اور گورنمنٹ اردو مڈل اسکول، ناموڈگ، مانیکا میں واقع مختلف پولنگ اسٹیشنوں کا معائنہ کرکے لوک سبھا انتخابات کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔چترا لوک سبھا حلقہ میں 20 مئی کو ووٹنگ ہونی ہے۔اس حوالے سے لاتیہار ضلع کے ووٹروں میں کافی جوش وخروش پایا جاتا ہے۔چیف الیکٹورل آفیسر نے 60 سال سے زیادہ عمر کی ووٹر شیلا دیوی سے اخلاقی ووٹنگ کے حوالے سے بات کی۔وہ اخلاقی ووٹنگ کے بارے میں بہت پر جوش دکھائی دے رہی تھیں۔انہوں نے بتایا کہ 20 مئی کو ہونے والی ووٹنگ کے لیے وہ سرکاری مڈل اسکول میں واقع پولنگ سینٹر میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ اپنی پسند کے مطابق ووٹ ڈالیں گی۔پولنگ سٹیشن کے سائٹ انسپیکشن اور فیلڈ وزٹ کے دوران چیف الیکٹورل آفیسر نے ووٹرز کو ووٹ ڈالنے کے بارے میں بیدار کیا اور انہیں پورے جوش وجذبے کے ساتھ اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کی ترغیب دی۔اس دوران انہوں نے پولنگ اسٹیشنوں پر دستیاب کم از کم سہولیات کا جائزہ لیا۔وہاں کی تیاریوں کے بارے میں بھی بی ایل او سے معلومات لیں۔انہوں نے پولنگ اسٹیشن بیداری گروپ، غیر حاضر، شفٹ اینڈ ڈیتھ (اے ایس ڈی) کی فہرست بی ایل او کے ذریعے عوامی طور پر پڑھوا کر ویری فائی کرایا۔لاتیہار ضلع کے ووٹرز میں ووٹنگ کے حوالے سے کافی جوش وخروش دیکھا گیا۔چیف الیکٹورل آفیسر نے ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر کو پولنگ اسٹیشنوں پر تیاری کی معمولی کوتاہیوں کو دور کرنے اور اے ایس ڈی لسٹ میں موجود غلطیوں کو دور کرنے کی ہدایت کی۔

5 قتل کے پیچھے کی کہانی

رشتہ داروں کے الزامات پولیس کی تھیوری سے کتنے مختلف ہیں

سیتاپور:12 مئی (پی این ایس) رام پور متھرا علاقے کے پالہا پور گاؤں میں ایک ساتھ 5 قتل کی وارداتیں کئی سوالات چھوڑ گئی ہیں۔ سنسنی خیز واقعے کے پیچھے پولیس کی تھیوری بہت سادہ ہے لیکن پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے دعوے بالکل اس سے مختلف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انوراگ خاندان کے کسی بھی فرد کو مار سکتے ہے لیکن وہ خود اپنے بچوں کو نہیں مار سکتا ہے۔ انوراگ کے بہنوئی کے مطابق یہ منصوبہ بند قتل عام ہے۔ یہ جائیداد کے لیے کیا گیا ہے۔ اس واقعے کے ذمہ دار صرف قریبی لوگ ہیں۔ پالہاپور کے رہنے والے انوراگ نے سنیچر کی صبح ماں ساوتری (62)، بیوی پرینکا (40)، بیٹی اشونی (12)، بیٹے اڈویک (8) اور چھوٹی بیٹی اشوی (10) کا قتل کر دیا تھا۔ پولیس کے مطابق واقعہ کی وجہ خاندانی تنازعہ ہے۔ انوراگ نے پانچ قتل کے بعد اپنی جان بھی دیدی۔ انوراگ کے بہنوئی انکت کا کہنا ہے کہ شبہ ہے کہ جائیداد کی وجہ سے انوراگ کے خاندان کے کسی قریبی نے یہ قتل کیے ہیں۔ لکھنؤ کے گومتی نگر ایکسٹینشن کے رہنے والے انکت کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ منصوبہ بندی کے ساتھ انجام دیا گیا تھا۔ انوراگ خربوزے اور تربوز کے بڑے تاجر تھا۔ وہ 100 بیگھہ زمین پر کھیتی باڑی کرتا تھا۔ انکت کا کہنا ہے کہ اس واقعے کے بارے میں بتایا جا رہا ہے کہ انوراگ کو گولی مار کر قتل کیا گیا تھا۔ ایک۔ ایک کر کے بچوں کو چھت سے نیچے پھینکا جا رہا تھا لیکن محلے میں رہنے والے لوگوں کو اس کی خبر تک نہیں ہوئی۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ انوراگ کے گھر والوں نے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر یہ قتل کیا ہے۔ صرف ایک آدمی اتنے لوگوں کو یکے بعد دیگرے نہیں مار سکتا۔ انکت سنگھ نے پولیس کی جانچ پر بھی کئی سوال اٹھائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیس بہنوئی انوراگ کو ذہنی طور پر پریشان بتا کر واقعہ کو مختلف شکل دینا چاہتی ہے۔ جبکہ جمعہ کی رات آٹھ بجے جائیداد کے حوالے سے جھگڑا ہوا۔ انوراگ ایک شریف انسان تھا۔ واقعہ کے دوران اگر وہ نشے میں تھا تو گھر والے نشے میں نہیں تھے۔ وہ شور مچا سکتے تھے۔ رام پور متھرا پولیس ہفتہ کی صبح موقع پر پہنچ گئی تھی لیکن موقع سے کوئی ہتھیار نہیں ملا۔ نو بجے کے بعد جب ایس پی چکریش مشرا موقع پر پہنچے تو بستر کے نیچے سے ہتھیار برآمد ہوا۔ تاہم پولیس یہ کہہ رہی ہے کہ دو خول ملے ہیں جبکہ کئی گولیاں چلائی گئی ہیں۔ گھر کے سامنے رہنے والے انوراگ کے قریبی پربھاکر پرتاپ سنگھ کا کہنا ہے کہ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی وہ موقع پر پہنچے۔ بچوں کے سانس لینے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے انوراگ کے بھائی اجیت سے چابی مانگی لیکن آدھے گھنٹے تک چابی نہیں ملی۔ بعد میں انوراگ کی گاڑی کی چابیاں مل گئیں۔ وہ گاؤں کے امریندر سنگھ، نرمل اور راجو کے ساتھ تینوں بچوں کے ساتھ محمود آباد سی ایچ سی گئے تھے۔ یہاں سے انہیں لکھنؤ لے جایا گیا، لیکن بچے نہ بچ سکے۔ انوراگ کے والد ورپندر سنگھ ایک ترقی پسند کسان تھے۔ وہ اب مر چکے ہیں۔ انوراگ کے چھوٹے بھائی کا نام اجیت سنگھ ہے۔ ورپندر سنگھ کی موت کے بعد دونوں بھائیوں میں تفرقہ پڑ گیا۔ وہ الگ رہنے لگے۔ اجیت سنگھ ایک سرکاری استاد ہیں۔ وہ رام پور متھرا بلاک کے برجگت پور پرائمری اسکول میں تعینات ہیں۔ وہ محمود آباد قصبے کے شاہ جانی وارڈ میں مکان بنا کر اپنے خاندان کے ساتھ رہتے ہیں۔ انوراگ سنگھ اپنی ماں ساوتری دیوی کے ساتھ پالہاپور کے ایک گھر میں رہتے تھے۔ بیوی اور بچے لکھنؤ کے گڈمبہ کے سرگم اپارٹمنٹ میں رہتے تھے۔ تینوں بچے لکھنؤ کے سی ایم ایس اسکول میں پڑھتے تھے۔ انوراگ کی بیوی پرینکا سنگھ ایک فنانس کمپنی میں کیشیئر تھیں۔ پرینکا سنگھ جمعہ کی صبح تقریباً 11 بجے اپنے تین بچوں کے ساتھ گاؤں آئی تھی۔ الزام ہے کہ شام میں پرینکا سنگھ اور انوراگ سنگھ کے درمیان شراب پینے پر جھگڑا ہوا۔ اس کے بعد یہ واقعہ ہفتہ کی صبح کو انجام دیا گیا۔ انوراگ کے کزن بھانو پرتاپ نے بتایا کہ 4.45 پر میرے چھوٹے بھائی پی پی کا فون آیا کہ فائرنگ کی اطلاع ملی ہے۔ اس کے بعد ہم بائیک پر روانہ ہوئے، انوراگ شراب پیتا تھا، لیکن وہ بچوں کو گولی نہیں مار سکتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گولی بیڈ پر بیٹھے ہوئے چلائی گئی، ایسی حالت میں اگر انوراگ کو گولی لگتی تو وہ پیچھے کی طرف گر جاتے یا منہ کے بل گر جاتے لیکن وہ لیٹے ہوئے تھے، دیوار پر خون کے چھینٹے نظر آ رہے ہیں۔ جو بیٹھنے کی پوزیشن سے دو فٹ اوپر ہیں۔ انوراگ کے پاس اے سی کمرہ تھا۔ کھیتوں میں محنت مزدوری کرنے کے بعد وہ ساری رات اسی کمرے میں سوتا تھا۔ اس کمرے میں کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ کمرے کے باہر ایک چارپائی ہے، اس پر دھلے ہوئے برتن رکھے ہوئے ہیں، انوراگ پڑھائی میں ذہین تھا، اس نے آئی ایس کی تیاری بھی کی تھی، لیکن کچھ کوتاہیوں کی وجہ سے وہ افسر نہیں بن سکا۔ بیوی بھی خدمت کرتی تھی۔ تمام بچے لکھنؤ میں رہتے تھے۔ ہفتہ کو کھیتوں سے تربوز اٹھانا تھے، اس لیے تمام لوگ گاؤں آئے تھے، یہ واقعہ اپنے میں مشکوک لگتا ہے۔ ایس پی چکریش مشرا نے بتایا کہ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی تھی۔ پڑوسیوں اور دیگر دوستوں نے بتایا کہ انوراگ شراب کا عادی تھا۔ شام کو انوراگ کے گھر والوں میں لڑائی بھی ہوئی۔ رات کو ایک بار پھر لڑائی ہوئی۔ اس کے بعد انوراگ نے اپنی بیوی، ماں اور تین بچوں کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی جان بھی لے لی۔ پولیس نے موقع سے ایک پستول اور ایک ہتھوڑا برآمد کر لیا ہے۔ مختلف لاشوں پر مختلف نشانات ہیں۔ دو لاشوں پر گولیوں کے نشانات اب بھی دکھائی دے رہے ہیں، پوسٹ مارٹم میں جو بھی سامنے آئے گا اس کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ ابتدائی تفتیش میں واقعہ کی وجہ خاندانی تنازعہ بتایا گیا ہے۔

جس کے دم سے آج زندہ دین اور ایمان ہے ⋆ وہ محمدؐ کا چچا اسلام کی پہچان ہے

حضرت ابوطالبؑ (عمران) کے یوم ولادت مقبتی محفل

امروہہ۔ محسن اسلام عم احمد مختار، والد حیدر کرار حضرت ابو طالبؑ (عمران) کے یوم ولادت کے موقع پر ایلیا فرینڈس سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک منقبتی محفل کا انعقاد عزاخانہ کٹرہ غلام علی میں کیا گیا جس کی صدارت مولانا ڈاکٹر کوثر مجتبیٰ نے فرمائی جبکہ نظامت ڈاکٹر لاڈلے رہبر نے کی۔ افتتاحی میں تقریر مولانا ڈاکٹر شہوار حسین نے حضرت ابوطالب کی سیرت بیان کی اور اسلام پر ان کے احسانات کا ذکر کیا۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ماسٹر عرفان باقری نے کیا۔ نعت پاک کا نذرانہ ارمان حیدر ساحل امروہوی نے پیش کیا۔ زینت مسند ماسٹر ابو الحسنین فن، نوشہ امروہوی، محسن امروہوی اختر العباس گلزار رہے۔ محفل میں پیش کئے گئے شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

سخن کے ذیل میں ان کی فصاحت دیکھ کر نوشہؔ
ہم ان کو اک مکمل نعت کا دیوان کہتے ہیں
نوشہ امروہوی

دو چچا زمانے میں باوفا چچا ٹھہرے
اک چچا سکینہ کا اک چچا چچا ابو طالب
(ڈاکٹر لاڈلے رہبرؔ)

جس کے دم سے آج زندہ دین اور ایمان ہے
وہ محمد کا چچا اسلام کی پہچان ہے
(بھون امروہوی)

ہر گھڑی احمد مختار کی نصرت کے لئے
تم کو دیکھا نہ کوئی کام ابو طالب کا
عارف حسین ناظم

خود بخود حق لکھا قلم نے میرے
میں نے جب بھی لکھا ابو طالب
شاندار امروہوی

دامن دین میں بچے گا کیا
ہوں نہ آمیں اگر ابو طالب
زید بن علی

کب قبول ہوتہ جب نماز پڑھتا ہے
آپکی فضیلت کو کرکے کم ابو طالب
ارمان حیدر ساحل

پڑھ کے دیوان ابوطالب کہا حسان نے
نعت گوئی میں نہیں ثانی کوئی عمران کا
فرقان امروہوی

خطبات جسکے اہل عرب میں تھے نامور
ایسا خطیب و صاحب ایمان کون ہے
اشرف فراز

لوگ مشکوک ہیں ایمانِ ابوطالب پر
جبکہ ایمان کا میزان ابو طالب ہیں
(شاہنواز تقی)

خود نبی ذکر کریں جن کا بھری محفل میں
ایسے ہی صاحب ایمان ابو طالب ہیں
عابد عباس کوکب

مصطفیٰ کی ڈھال بنا دشمنوں کے سامنے
حیدر کرار میں عادت ابو طالب کی ہے
(ضیا کاظمی)

ان کے علاوہ تاجدار امروہوی، راحل امروہوی، ڈاکٹر عاصم، افسر امروہوی نے بھی کلام کیا۔ آخر میں مولانا ڈاکٹر کوثر مجتبیٰ نے صدارتی خطبہ پیش کیا اور ملک وقوم کی ترقی اور امن وامان کے لئے دعا کرائی۔ ایلیا فرینڈس سوسائٹی کی جانب سے تاجدار امروہوی نے شکریہ ادا کیا۔ محفل کثیر تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔

تری پور ماں بالا سندری دیوی میلہ پنڈال میں آل انڈیا مشاعرہ کا انعقاد

دیوبند 12 مئی (ایچ ایف خان)۔ تری پور ماں بالا سندری دیوی میلہ پنڈال میں آل انڈیا مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا، جس کا افتتاح فیتہ کاٹ کر وارڈ ممبر شاہد حسن نے کیا اور شمع روشن سماجی خدمتگار عبدالمتین نے کی۔ پروگرام کی صدارت معروف شاعر شمش دیوبندی نے اور نظامت کے فرائض مشہور و معروف شاعر ندیم فرخ نے انجام دئے۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر حاجی شاہد سہیل نے شرکت کی۔ آخری شب تک چلنے والے مشاعرے میں ادبی، سماجی شخصیات کے علاوہ سیاسی لیڈران نے بھی شرکت کی۔ مشاعرے میں ملک کے مشہور و معروف شاعر وشاعرات نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز نعت پاک سے ہوا۔ مشاعرے میں معروف شاعرہ شائستہ ثنا اور ہاشم فیروزآبادی نے کئی غزلیں پیش کیں، جنہیں سن کر حاضرین محفل نے خوب داد دیں۔ اقبال اشہر اور الطاف ضیاء کے اشعار بھی خوب پسند کئے گئے۔ شعراء کے جن اشعار کو سب سے زیادہ پسند کیا گیا وہ قارئین کے لئے پیش خدمت ہیں:۔

کسی کو غم نے کسی کو خوشی نے مار دیا
جو بچ گئے تو انہیں زندگی نے مار دیا
(شائستہ ثناء)

آسماں چھوڑو زمیں کا نہیں چھوڑا تم نے
ایسا چھوڑا کہ کہیں کا نہیں چھوڑا تم نے
(ہاشم فیروزآبادی)

آسماں چھو کر بھی اونچا نہیں ہوتا وہ شخص
ہم جسے اپنی نگاہوں سے گرا دیتے ہیں
(نکہت امروہوی)

عظیم لوگ تھے ٹوٹے تو ایک وقار کے ساتھ
کسی سے کچھ نہ کہا بس اداس رہنے لگے
(اقبال اشہر)

وہ قاتل ہیں ہمارے اور ہم مقتول ہیں لیکن
انہیں انعام ملتا ہے اور ہمیں جرمانے لگتے ہیں
(الطاف ضیاء)

وہ لوٹ آئیگا دل کو یقیں نہیں ہوتا
مگر نہ جانے کیوں پلکوں پہ آس بیٹھی ہے
(ندیم فرخ)

کوئی قدموں سے لپٹ جاتا ہے چلنے کے لئے
اب سوچنا پڑتا ہے گھر سے نکلنے کے لئے
(آتش عباس)

ان کے علاوہ ان کے علاوہ مبشر آفریدی، سجاد جھنجھٹ، کنال دانش، امجد خان امجد، دانش میرٹھی، وسیم جھنجھانوی، نوین میر، انصار صدیقی اور کلیم نوری وغیرہ نے بھی خوبصورت کلام پیش کر کے حاضرین سے خوب داد وتحسین وصول کی۔ پروگرام کے آخر میں کنوینر مشاعرہ سہیل عاطر اور اوصاف صدیقی نے سبھی شعراء کرام اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

دارالعلوم دیوبند میں تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر جامع رشید میں اصلاحی جلسہ

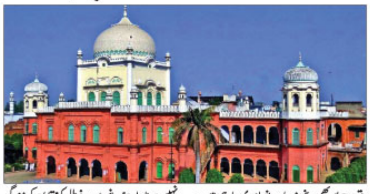

دیوبند 12 مئی (ایچ ایف خان)۔ جدید داخلوں کی کارروائی کی تکمیل کے بعد باضابطہ طور پر عالمی شہرت یافتہ دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند میں تعلیمی سال کا آغاز ہوگیا ہے۔ اس مناسبت سے جامع رشید میں ایک اہم اصلاحی جلسہ کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے کی اور نظامت کے فرائض استاذ حدیث مولانا سلمان بجنوری نے انجام دیے۔ اس دوران جمعیۃ علماء ہند کے قومی صدر وصدر مدرسین دارالعلوم دیوبند مولانا سید ارشد مدنی نے کلیدی خطاب کے دوران طلبہ کو اپنے قیمتی پندونصائح سے نوازتے ہوئے انہیں حالات حاضرہ سے روشناس کرایا اور پوری توجہ اور محنت ولگن کے ساتھ علم حاصل کرنے کی تلقین کی۔ مولانا سید ارشد مدنی نے اپنے خطاب میں دارالعلوم دیوبند کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ دنیا میں اس وقت جہاں بھی دینی خدمات انجام دی جارہی ہیں وہ براہ راست یا بالواسطہ دارالعلوم دیوبند اور اس کے فضلاء کے توسط سے ہی دی جارہی ہیں۔ مولانا سید ارشد مدنی نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں لایعنی امور سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے اور اپنی تمام تر توجہ علم دین کے حصول پر مبذول کرنی چاہئے۔ انہوں نے کتابوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ طلبہ کا کتابوں سے تعلق منقطع نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے طلبہ کو محتاط ہوکر زندگی گزارنے کی تلقین کی اور کہا کہ طلبہ عزیز موبائل کے استعمال خاص طور پر سوشل میڈیا سے اجتناب برتیں کیونکہ اس وقت مدارس شرپسندوں کے نشانہ پر ہیں اسلئے اہل مدارس کو بہت احتیاط اور حکمت عملی کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ناظم تعلیمات مولانا حسین احمد ہریدواری نے طلبہ بالخصوص جدید طلبہ کو ادارہ کے قواعد وضوابط سمجھاتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی نصیحت کی۔ استاذ حدیث مولانا محمد سلمان بجنوری، ناظم دارالاقامہ مولانا منیر الدین قاسمی اور استاذ حدیث مولانا اشرف عباس وغیرہ نے بھی اپنے خطاب میں طلبہ کو نہایت کارآمد اور قابل عمل باتیں سمجھائیں۔ آخر میں مہتمم وشیخ الحدیث مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ حصول علم کے لئے آپ کا انتخاب منجانب اللہ ایک عظیم نعمت ہے جو کہ بارگاہ ایزدی میں سجدہ شکر کی متقاضی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی اشاعت وتبلیغ کے لئے آپ کو منتخب فرمایا ہے اور اپنے اکابر و اسلاف کی علمی وراثت کی حفاظت کا فریضہ آپ کے ذمہ عائد کیا ہے۔ آپ اسلاف کے جانشین ہیں، اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خود کو سخت محنت کے لئے تیار کیجئے، تب ہی کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

ٹانڈہ میں ہونہار طلبہ وطالبات کو اعزاز سے نوازا گیا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) شہر کے ایچ آئی اے کیریئر انسٹی ٹیوٹ کے زیرِ اہتمام ہونہار طلبہ و طالبات کی اعزازیہ تقاریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ امتحان ۲۰۲۴ میں ۹۰ فیصد سے زائد نمبرات حاصل کرنے والے نگر پالیکا ٹانڈہ علاقے کے تمام ہونہار طلبہ و طالبات کو قمر حیات ایوارڈ سے نوازا گیا۔ محلہ میران پورہ واقع بڑی مسجد کے قریب میدان میں اتوار کے روز منعقد اس تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر ڈاکٹر حاجی اشتیاق احمد نے شرکت کیا۔ مہمانِ ذی وقار کی حیثیت سے حاجی طارق و محمد اکمل نے شرکت کیا۔ جبکہ صدارت احمد القادری و نظامت کے فرائض صغیر بزمی انجام دیا۔ اس شاندار تقریب کے اختتام پر انسٹی ٹیوٹ کے مینیجر محمد ابراہیم انصاری نے ہونہار طلبہ و طالبات کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کو غلام دستگیر سمیت دیگر تمام مقررین نے خطاب کیا۔ تقریباً سبھی مقررین نے طلبہ وطالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے تعلیم کی ضرورت اور اس کی اہمیت پر زور دیا۔ واضح رہے کہ علی گیرین مرحوم قمر حیات شہر کی ممتاز شخصیتوں میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ انہیں علم وتعلیم سے زیادہ دلچسپی تھی۔ وہ ہونہار اور غریب بچوں کی کفالت کا انتظام کیا کرتے تھے۔ انہی کی یاد میں اس تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔ اسی طرح شہر کے محلہ سکراول واقع نگر پالیکا کی چیئرپرسن شبانہ ناز کی رہائش گاہ کے پاس مرحوم محمد ایاز عرف گلو چیئرمین شکیل فاؤنڈیشن ٹرسٹ کی جانب سے بھی حوصلہ افزائی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ٹرسٹ کے سربراہ محمد ندیم عرف پولی نے تقریب میں شریک سبھی مہمانوں کا زوردار استقبال کیا۔ اس تقریب میں بھی شہری علاقے کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ امتحان ۲۰۲۴ میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔

وریندر چودھری کی ہوگی سب سے بڑی پرچہ نامزدگی

کھرگے، بھوپیش بگھیل، اشوک گہلوت، سپریا شرینیت اور اجے رائے ہوں گے خاص

یشودا سریواستو

مہاراج گنج۔ 14 تاریخ کو اتحادی امیدوار کانگریس ایم ایل اے وریندر چودھری کی نامزدگی کے بعد ضلع کا انتخابی ماحول اپنے عروج پر ہوگا۔ پوروانچل کی پارلیمانی سیٹوں میں سے مہاراج گنج پارلیمانی سیٹ پر اتحادی امیدوار کے لیے نامزدگی کی سب سے بڑی میٹنگ ہوگی۔ کانگریس کے نصف درجن بڑے لیڈر جو وریندر چودھری کی نامزدگی کے لیے آگے آ رہے ہیں، سب کے اپنے ذات پات کے مساوات ہیں۔ نامزدگی میٹنگ میں کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے کا آنا بڑی بات ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ دلت برادری کے کھرگے ایک بااثر لیڈر ہیں جنہوں نے پورے ملک میں اپنی شناخت چھوڑی ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ کھرگے کے کانگریس کی کمان سنبھالنے کے ساتھ ہی ملک بھر میں دلت برادری ایک بار پھر کانگریس کی طرف جھکنے لگی ہے۔ دلت مفکر رام پیارے پرساد کا یہ تبصرہ قابل غور ہے کہ آج دلت اپنے حقوق کے لیے پریشان ہیں، انہیں اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو تعلیم دلانے کی خواہش ہے، وہ بھی اچھی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ دلتوں میں اس طرح کی بیداری کے پیچھے کانگریس ہے۔ اس پارٹی نے یقین دلایا کہ ہم آپ کی زندگی میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ ایسے میں اس سماج کا کانگریس کی طرف جھکاؤ بڑھنا فطری ہے۔ کھرگے کے کانگریس کے قومی صدر بننے کے بعد دلت برادری میں کانگریس پر اعتماد بڑھ گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مہاراج گنج میں کھرگے جی کے آنے سے یہاں کی دلت برادری کا اعتماد کانگریس کے تئیں یقینی طور پر مضبوط ہوگا۔ وریندر چودھری کی نامزدگی میں دو اور چہرے شامل کیے جائیں گے۔ یہ ہیں بھوپیش بگھیل اور اشوک گہلوت۔ یہ دونوں بالترتیب چھتیس گڑھ اور راجستھان کے وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ بھوپیش بگھیل کا تعلق کرمی ذات سے ہے اور مہاراج گنج ضلع کرمی کا غلبہ ہے۔ اگر یہاں بی جے پی کے ممبران اسمبلی چھ بار جیت رہے ہیں تو اس میں اس ذات کے ووٹروں کا بڑا حصہ ہے کیونکہ وہ بھی کرمی ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس بار اتحاد کا امیدوار بھی کرمی ہونے کی وجہ سے یہاں اس ذات پات میں بہت بڑی پھوٹ پڑ گئی ہے۔ آدھے سے زیادہ کرمی برادری اتحاد کے امیدوار کے ساتھ آ چکی ہے، اب کرمی لیڈر بھوپیش بگھیل کی موجودگی اس میں اضافہ کرے گی۔ اشوک گہلوت کی موجودگی اپنے آپ میں ایک بڑا پیغام ہوگا۔ اتحاد کے امیدوار کی نامزدگی میں حصہ لینے کے لیے آنے والے دو اور چہرے میں کانگریس کی قومی ترجمان سپریا شرینیت اور ریاستی کانگریس صدر اجے رائے کے نام شامل ہیں۔ ریاستی صدر کی موجودگی کا بھی ایک خاص مطلب ہے جب کہ سپریا شرینیت کی آمد سے ثابت ہوگا کہ انہوں نے اپنے والد مرحوم ہرش وردھن اور بعد میں وریندر چودھری کو کام کی زمین سونپ کر بڑا دل دکھایا ہے۔ شبن لال سکسینہ کے بعد مہاراج گنج کی زمین ہرش وردھن نامی ایک عظیم شخصیت کی تھی جو اصولوں اور اقدار کی مثال تھے۔ وہ یہاں سے ایک بار ایم ایل اے اور صرف دو بار ایم پی رہ چکے ہیں، لیکن فرض کے تئیں ان کی لگن اور لڑنے کے جذبے کا پورے ملک میں چرچا ہوا۔ نیتاجی نامدھاری سوشلسٹ نظریہ کی یہ عظیم شخصیت بعد میں سونیا گاندھی کے بہت قریب ہوگئی۔ ان کے بے وقت انتقال سے مہاراج گنج کی سیاست میں ایک خلا پیدا ہوگیا۔ ان کی بیٹی سپریا شرینیت ان کی میراث سنبھالنے کے لیے آگے آئی۔ انہوں نے کانگریس کے ٹکٹ پر 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں حصہ لیا لیکن قابل احترام ووٹ حاصل کرنے کے بعد ہار گئیں۔ پارٹی قیادت نے انہیں 2024 کے الیکشن لڑنے سے روک دیا کیونکہ وہ اس وقت پارٹی کی اہم ذمہ داریاں نبھا رہی ہیں۔ آنجہانی ہرش وردھن اور ان کی بیٹی سپریا کا مہاراج گنج پارلیمانی حلقہ میں بڑا حمایتی گروپ ہے۔ ویریندر چودھری کی نامزدگی میں سپریا کا داخلہ ایک بڑا پیغام ہوگا اور اس کا براہ راست فائدہ اتحاد کے امیدوار وریندر چودھری کو ہوگا۔ اگر اس طرح دیکھا جائے تو وریندر چودھری پرچہ نامزدگی کے وقت بڑی لکیر کھینچ کر بی جے پی امیدوار کو بڑا چیلنج دیں گے۔

امروہہ میں پولیس اہلکاروں پر ڈمپر چڑھا کر جان لینے کی کوشش

امروہہ:12 مئی (پی این ایس) پلاٹنگ میں غیر قانونی کانکنی اور مٹی ڈالنے کی اطلاع پر پہنچے پولیس اہلکاروں کو جان سے مارنے کی نیت سے ڈمپر کو چڑھانے کی کوشش کی گئی۔ اس دوران پولیس اہلکاروں نے سڑک سے کھیت میں چھلانگ لگا کر اپنی جان بچائی۔ ملزم ڈمپر ڈرائیور آپریٹر موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ پولیس نے اس معاملے میں غیر قانونی کان کنی کے ٹھیکیداروں، ڈمپر ڈرائیوروں اور پلاٹنگ کرنے والوں کے خلاف بھی ایف آئی آر درج کی ہے۔ 2 مئی کو سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی۔ جس میں کچھ لوگ ڈمپر کے ذریعے پلاٹ میں مٹی ڈال رہے تھے۔ ویڈیو کے وائرل ہونے کے بعد دیہات پولیس اسٹیشن کے بامبوگڑھ چوکی کے انچارج آتویر سنگھ چوہان تحقیقات کر رہے تھے۔ جانچ میں پتہ چلا کہ جس زمین پر چڑھانے کے لیے مٹی ڈالی جارہی تھی وہ امروہہ نگر کے محلہ شاہی چبوترہ کے رہنے والے محمد شکیل کے نام پر رجسٹرڈ تھی۔ اس زمین کا سودا لکشماں والی مڈھیا کے رہنے والے سنجے سینی کے ساتھ 40 لاکھ روپے فی بیگھہ کے حساب سے طے پایا تھا لیکن فروخت کا سودا نہیں ہوا۔ جانچ سے یہ بھی پتہ چلا کہ اس کھیت میں مٹی اڈالنے سنجے سینی اور ان کے شراکت دار نریش سینی اور پروین اگروال اور ٹھیکیدار کمل سنگھ نے کیا تھا۔ مٹی کے 60 سے 70 ڈمپر بڑے پیمانے پر غیر قانونی مائننگ کرکے پھینکی گئی تھی۔

نیشنل ویکٹر بورن ڈیزیز کنٹرول پروگرام کے تحت اپر پرائمری اسکول میں پروگرام

دیوبند 12 مئی (ایچ ایف خان)۔ نیشنل ویکٹر بورن ڈیزیز کنٹرول پروگرام کے تحت اپر پرائمری اسکول ساکھن کلاں میں ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں لکھنؤ سے تشریف لائے اسٹیٹ پروگرام افسر ڈاکٹر سدیش کمار نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر سدیش کمار نے اور نظامت سی ایم او آفس سہارنپور کے سینئر ملیریا افسر منوج کوشک نے کی۔ منعقدہ پروگرام میں خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر سدیش کمار نے کہا کہ ڈینگو بخار کے صرف 80 فیصد کیس علامتی ہوتے ہیں۔ بقیہ 20 فیصد میں بیماری کی کوئی علامت یا علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ جب علامات ظاہر ہوتی ہیں، تو وہ دوسری بیماریوں جیسے فلو کے لیے غلط سمجھے جاتے ہیں۔ یہ علامات عام طور پر متاثرہ مچھر کے کاٹنے کے چار سے دس دن بعد شروع ہوتی ہیں انہوں نے کہا کہ ڈینگو کے سبب دنیا بھر میں ہر سال 10 لاکھ افراد جان کی بازی ہار جاتے ہیں، تھوڑی سی احتیاط ہمیں اس بیماری سے بچا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈینگو سے بچنے کا بہترین طریقہ بیماری پیدا کرنے والے جاندار سے بچنا ہے۔ مچھروں کے کاٹنے سے بچنے سے نہ صرف ڈینگو بخار بلکہ ملیریا اور چکن گونیا جیسی دیگر بیماریوں سے بھی بچا سکتا ہے۔ اس لیے مچھروں کے کاٹنے سے خود کو بچانے کے لئے صفائی کا خیال رکھیں تا کہ مچھروں کی افزائش سے بچا جاسکے، گھر کے اندر اور باہر مچھر بھگانے والی ادویات کا استعمال، دن کے وقت سوتے وقت مچھردانی کا استعمال اور باہر نکلتے وقت پوری آستین کے کپڑے پہن نے سے اس بیماری سے بچا جاسکتا ہے، اس دوران انہوں نے اسکول کے طلبہ سے صفائی سے متعلق سوالات بھی پوچھے جن کے طلبہ نے صحیح جوابات دیئے۔ اس موقع پر ضلع ملیریا افسر شیوانکا گور، اسکول انچارج سید وجاہت شاہ، سریکھا، ریتا تیاگی، پونم، رجنی، سنیو گیتا رانی، پوجا چودھری، رینا، سیما دیوی، للیتا، اجے کمار، منوج کمار، امن کول، دھریندر کمار، راجیش، ویشالی اور محمد اویس موجود تھے۔

میرٹھ میں یوم انقلاب تقریب کا اہتمام

میرٹھ:12 مئی (پی این ایس) ریاست اتر پردیش کے ضلع میرٹھ میں پہلی جنگ آزادی کے سلسلے میں یوم انقلاب کے عنوان سے تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ میرٹھ کے مختلف علاقوں میں تقریبات کا اہتمام کیا گیا جہاں مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ برطانوی حکومت میں افواج کا حصہ رہے قریب سو سے زائد مجاہدین نے 10 مئی 1857 کے دن انگریزوں کے خلاف بغاوت کرنے کا اعلان کردیا۔ انگریزوں کے خلاف بغاوت کرنے والے ہندوستانی نوجوانوں نے چربی لگے کارتوس استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہندوستانی نوجوانوں کے اس فیصلے سے ناراض انگریزی حکمران نے انہیں گرفتار کرلیا۔ انگریزوں کی اس کارروائی کے بعد تمام مذاہب کے لوگوں نے برطانیہ کی ایسٹ انڈیا کمپنی کے خلاف بغاوت کا اعلان کردیا۔ ملک کی پہلی جنگ آزادی کے گواہ ان مجاہدین کی قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے میرٹھ کے شہید اسمارک پر ان شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس موقع پر پربھات فیری نکالی گئی۔ اس موقعے پر تمام مذاہب کے لوگوں نے یوم انقلاب تقریب میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ جس طرح سے مجاہد آزادی نے بغیر کسی تفریق کے آزادی کی لڑائی میں حصہ لیا ٹھیک اسی طرح ہمیں ملک کی ترقی کے لئے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ملک میں بھائی چارہ اور قومی یکجہتی کو مضبوط بنانے کے لئے ہم سبھوں کو متحد ہونا چاہیے۔

ٹی وی کی ترقی زمین پر دکھائی نہیں دیتی: پرینکا

رائے بریلی پارلیمانی حلقے سے کانگریس امیدوار راہل گاندھی کی حمایت میں 'نیائے سنکلپ' ریلی میں پرینکا کا بی جے پی پر طنز

رائے بریلی: 12 مئی (یواین آئی) اتر پردیش کے رائے بریلی کی پارلیمانی سیٹ پر اپنے بھائی راہل گاندھی کی حمایت میں انتخابی مہم کے لئے پہنچیں کانگریس اسٹار مہم ساز پرینکا گاندھی نے بی جے پی کے ترقی کے دعوی پر سوالیہ نشان کھڑا کرتے ہوئے کہا ٹی وی پر جو بھی ترقی دکھائی جارہی ہے وہ زمین پر دکھائی نہیں دیتی اور گمراہ کن اور غلط چیزیں دکھائی جارہی ہیں۔ رائے بریلی پارلیمانی حلقے سے کانگریس امیدوار راہل گاندھی کی حمایت میں انتخابی مہم کے لئے پہنچیں پرینکا نے نیائے سنکلپ ریلی میں مودی حکومت کو ہدف تنقید بنایا۔ انہوں نے کہا کہ مودی اپنے ارب پتی دوستوں کا قرض معاف کرتے ہیں خود 16 ہزار کروڑ کے طیارے میں گھومتے ہیں لیکن عوام الناس غریبی میں جی رہے ہیں۔ راہل گاندھی نے اپنی 4 ہزار کلو میٹر کی کنیا کماری سے کشمیر تک کی نیائے یاترا کے دوران عوام کے مسائل کو قریب سے دیکھا اور ان کی درخواست کے بعد کانگریس پارٹی نے یہ منشور تیار کیا ہے جس میں خواتین کو تقریباً 8000 روپے کی رقم اور بے روزگاروں اور خواتین کو نوکریاں دی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کا یہ طریقہ ہے کہ کوئی کتنی ہی محنت کرے، نوکری نہیں ملے گی، لوگ شادی کی عمر کو بھی پہنچ رہے ہیں۔ پیپر زلیک ہو جاتے ہیں، نوجوان پریشان اور لوگوں کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ آج پنشن بھی نہیں ملتی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بڑے بڑے روزگار دینے والی کمپنیوں کو وزیر اعظم مودی نے اپنے ارب پتی دوستوں کو دے دین ہیں۔ نریندر مودی نوٹ بندی اور ایسی پالیسیاں لائے ہیں کہ لوگ صنعت اور کاروبار سے بھی ڈرنے لگے ہیں۔ ٹی وی پر جو بھی ترقی دکھائی جارہی ہے وہ زمین پر نہیں دکھائی جارہی ہے اور گمراہ کن اور غلط چیزیں دکھائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں کے بی جے پی لیڈر اور امیدوار کسی ترقی کی بات نہیں کریں گے، لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کریں گے اور مذہب کی بات کریں گے۔ جبکہ سچا لیڈر صحیح بات اور کام کی بنیاد پر ووٹ مانگتا ہے۔ بی جے پی کے لوگ صرف ڈرا دھمکا کر عوام کو گمراہ کریں گے کہ کانگریس عوام کا منگل سوتر بھینس چھین کر اقلیتوں کو دے گی۔ انہوں نے کہا سچائی ہے یہ کہ 55 سال حکومت کرنے کے باوجود کانگریس نے کبھی ایسا نہیں ہونے دیا، اس کے برعکس اندرا گاندھی نے خود اپنے زیورات ملک کے لیے عطیہ کردیے۔ ان کے خاندان کے افراد، ان کے والد اور دادی نے ملک کے لیے شہادتیں دی ہیں۔ کووڈ ویکسین پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے خود کووڈ ویکسین لگوائی ہے لیکن اس کے بعد میں بیمار پڑ گئی کیوں اس ویکسین کا کوئی اثر نہیں ہوا اور بیرون ملک یہ مشہور ہوا کہ اس ویکسین کے مضر اثرات ہیں اور وہی ویکسین بنانے والی کمپنی سے مودی۔ حکومت نے 52 کروڑ روپے کا عطیہ لیا تھا۔ ویکسین بنانے والی کمپنی کی حقیقت سامنے آئی تو کووڈ ویکسین کے معاملے میں نریندر مودی کی تصویر اس سے غائب ہوگئی۔ آج بی جے پی دنیا کی سب سے امیر پارٹی ہے۔ عوام سے اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ یہاں کے لوگ راہل گاندھی اور گاندھی خاندان پر بھروسہ کرتے ہیں اور اس لئے کانگریس کو بھاری ووٹوں سے ضرور کامیاب کریں گے۔ آج آپ کو راہل گاندھی جیسا کوئی لیڈر نہیں ملے گا جو عوام کے مسائل جاننے کے لیے 4 ہزار کلو میٹر کا طویل سفر پیدل طے کرے اور عوام کی خوشی اور غم میں شریک ہو۔

مودی حکومت میں خواتین کے خلاف جرائم کی شرح بڑھ گئی

لکھنؤ۔ کانگریس کی نیشنل میڈیا کوآرڈینیٹر گریما مہرا داسونی، چترا باتھم اور ریاستی ترجمان شوچی بسواس نے الزام لگایا کہ مرکز کی مودی حکومت میں اگر کسی پر سب سے زیادہ ظلم ہوا ہے تو وہ ماں کی طاقت ہے، خواتین۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت کا نعرہ ریپسٹ کو بچاؤ۔ ریپسٹ کو بھگاؤ بن گیا ہے۔ بی جے پی میں ظالموں، زانیوں اور بدعنوانوں کو پناہ دی جاتی ہے اور اپیل کرنے والی بیٹیوں کو سزا دی جاتی ہے۔ کانگریس ہیڈ کوارٹر میں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس لیڈروں نے کہا کہ مودی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد خواتین کے خلاف جرائم کی شرح بڑھ کر 64.4 فیصد ہوگئی ہے۔ آج ملک میں روزانہ 1219 خواتین مجرموں کا نشانہ بن رہی ہیں۔ کانگریس لیڈروں نے کہا کہ آج بی جے پی کے دور حکومت میں ملک کے کونے کونے سے خواتین کی چیخیں سنائی دے رہی ہیں۔ بی جے پی حکومت سے انصاف کی اپیل کرنے والی بیٹی کو سزا مل گئی۔ ہاتھرس سے ہاسن تک، منی پور سے اناؤ تک، پوڑی گڑھوال سے سون بھدر تک اور قیصر گنج سے وارانسی تک، بی جے پی حکومت عصمت دری کرنے والوں کی حمایت کر رہی ہے۔ خواتین کی عصمت دری، مہنگائی، قابل بچوں کی بے روزگاری، غذائی قلت اور کام کی جگہوں پر امتیازی سلوک کی وجہ سے خواتین کو ہراساں کیا جارہا ہے۔ پارٹی لیڈروں نے کہا کہ بی جے پی نے قیصر گنج سے بی جے پی کے رکن اسمبلی برج بھوشن شرن سنگھ کے خلاف خاتون پہلوانوں کی بیٹیوں کے خلاف جنسی ہراسانی کے الزامات لگائے جانے کے بعد ان کے بیٹے کو امیدوار بنا کر خواتین پہلوانوں کی توہین کی ہے۔ کرناٹک کے ہاسن سے بی جے پی اتحاد کے رکن پارلیمنٹ پراجول ریونا کی بربریت آج ملک میں موضوع بحث ہے۔ الزامات جاننے کے بعد بھی وزیر اعظم نے جلسہ عام میں انہیں آشیرواد دیا اور حمایت مانگی۔ قائدین نے کہا کہ چاہے وہ ریاست کے کلدیپ سینگر ہوں، رامدلر گوڈ، کرناٹک کے رمیش جارکی ہولی، وارانسی کے کنہیا لال مشرا، اتراکھنڈ کے پلکیت آریہ، ہریانہ کے سندیپ سنگھ سینی، بی ایچ یو کے دوشی کنال، آنند اور سکشم پٹیل، پدما کے پدما راجن کے خلاف سنگین دفعات کے تحت الزامات لگائے جانے کے باوجود بی جے پی حکومتوں کی سرپرستی جاری ہے۔

بی جے پی کے خلاف عوام کا غصہ بڑھ رہا ہے

اکھلیش یادو نے لکھنؤ سے امیدوار رویداس، آر کے چودھری کی حمایت میں جلسہ عام سے کیا خطاب

بارہ بنکی/لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے صدر اور سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ یہ الیکشن آئین اور ملک کو بچانے کے لیے کرایا جارہا ہے۔ اگر آپ جان اور آئین دونوں کو بچانا چاہتے ہیں تو بی جے پی کا صفایا کردیں۔ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سیدھا حملہ کرتے ہوئے ان پر صنعت کاروں کے قرض معاف کرکے کسانوں کو برباد کرنے کا الزام لگایا۔ اکھلیش اتوار کو بارہ بنکی کے مورنگ منڈی کے میدان میں انڈیا اتحاد کے تحت کانگریس امیدوار تنوج پونیا کی حمایت میں منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ اکھلیش نے بی جے پی پر تیکھا حملہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک تاریخی الیکشن ہے۔ اگر جان اور آئین کو بچانا ہے تو بی جے پی کو ختم کرنا ہوگا۔ اکھلیش یادو نے انتخابات کو سمندر کے منتھن کی طرح آئین کے منتھن سے تعبیر کیا اور کہا کہ اگر آپ اور میں اپنے مستقبل اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کو بچانا چاہتے ہیں تو بی جے پی کو کسی بھی قیمت پر جڑ سے اکھاڑ پھینکنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے بی جے پی حکومت کے ڈبل انجن کے ہورڈنگز دیکھے ہوں گے۔ اس میں ایک انجن پہلے ہی غائب ہے۔ بارہ بنکی لوک سبھا انتخابات پر تنقید کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہاں بی جے پی کو پہلے ہی اپنا انجن بدلنا پڑا۔ ان کا حوالہ بی جے پی ایم پی اوپیندر سنگھ راوت کے بجائے راجرانی راوت کو ٹکٹ دینے کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے نوجوان بڑی محنت سے کوچنگ لے کر دور دراز مقامات پر جاتے ہیں اور جب امتحان دے کر گھر واپس آتے ہیں تو انہیں پتہ چلتا ہے کہ پیپر لیک ہو گیا ہے۔ اس کی ریاضی کو سمجھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تقریباً 1 کروڑ 80 لاکھ لوگ اسی وجہ سے بی جے پی کے خلاف ہیں۔ ہر خاندان کے تین لوگ بی جے پی سے ناخوش ہیں۔ اگر ان کو 80 سیٹوں میں تقسیم کیا جائے تو بی جے پی ہر سیٹ پر دو لاکھ سے زیادہ ووٹ کھو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت سے 17 سال کا حساب لینا ہوگا۔ مرکزی حکومت سے 10 سال اور ریاستی حکومت سے 7 سال۔ ایس پی صدر نے کہا کہ مخلوط حکومت بننے پر کسانوں کو مفت آٹا اور موبائل ڈیٹا ملے گا۔ 4 سال پرانے اگنیویر جاب سسٹم کو ختم کرکے وہ مستقل نوکری دیں گے۔ کسانوں کے قرضے معاف کریں گے۔ اس موقع پر انہوں نے اتحاد کے امیدوار تنوج پونیا کا ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا کہ ان کا انتخابی نشان سائیکل نہیں بلکہ ہاتھ کا پنجہ ہے۔ اس لیے سائیکل پر سوار افراد کو چاہیے کہ وہ بٹن صرف اپنے ہاتھوں کے پنجوں پر دبائیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری اپنے خطاب میں اکھلیش یادو بی جے پی پر حملہ آور رہے۔ اس موقع پر کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری اوِناش پانڈے، سابق کانگریس ایم پی پی ایل پونیا، سابق ایم پی رام ساگر راوت، سابق وزیر اروند سنگھ، ایم ایل اے فرید محفوظ قدوائی، گورو راوت، سریش یادو اور بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلی اکھلیش یادو نے آج راجدھانی لکھنؤ میں سماج وادی پارٹی انڈیا الائنس کے موہن لال گنج لوک سبھا حلقہ کے امیدوار شری آر کے چودھری سے ملاقات کی۔ چودھری نے لکھنؤ لوک سبھا حلقہ کے امیدوار شری رویداس مہروترا کے حق میں اور انڈیا الائنس کانگریس کے امیدوار شری تنوج پونیا کے حق میں بارہ بنکی میں مشترکہ انتخابی جلسہ سے خطاب کیا۔ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ عوام خود لوک سبھا الیکشن لڑ رہے ہیں۔ ملک کے عوام نے انتخابات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ جیسے جیسے انتخابات آگے بڑھ رہے ہیں، عوام میں بی جے پی کے تئیں ناراضگی بڑھ رہی ہے۔ انتخابات کے ساتویں مرحلے تک عوام کا غصہ اپنے عروج پر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ آنے والی نسل کے مستقبل کا الیکشن ہے۔ 2024 کا الیکشن آئین کی حفاظت کرنے کا الیکشن ہے۔ ایک طرف سماج وادی پارٹی انڈیا کا اتحاد ہے جو آئین کو بچانا چاہتا ہے تو دوسری طرف آئین ختم کرنے والی بی جے پی ہے۔ آئین بدلنے کی بات کرنے والوں کو اس بار عوام بدل دے گی۔ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کی ڈبل انجن والی حکومت سے ایک انجن پہلے ہی غائب ہے۔ انتخابات کے بعد دہلی کا انجن بھی غائب ہو جائے گا۔ مسٹر یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی کی ہر بات جھوٹی نکلی۔ اس کا ہر وعدہ جھوٹا نکلا۔ کسان کی آمدنی دوگنی نہیں ہوئی۔ مہنگائی کی وجہ سے فصلوں کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ ہر چیز، کیڑے مار ادویات، ڈیزل، اشیائے ضروریہ مہنگی ہوگئیں لیکن حکومت نے کسانوں کی کوئی مدد نہیں کی۔ بی جے پی حکومت نے کسانوں کی زمین چھیننے اور ان کی فصلوں کو لوٹنے کے لیے تین کالے قانون لائے تھے۔ کسان مشتعل ہوگئے۔ ہزاروں کسان شہید ہوئے۔ بی جے پی نے کسانوں کی توہین کی۔ لیکن کسان پیچھے نہیں ہٹا۔ بالآخر بی جے پی حکومت کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ تینوں کالے قوانین کو منسوخ کردیا گیا۔ بی جے پی حکومت نے کسانوں کی فصلوں کی قیمت نہیں دی۔ کسانوں کے قرضے معاف نہیں ہوئے۔ اس نے صنعت کاروں کے 16 لاکھ کروڑ روپے کے قرض معاف کردیے۔ بھارت کی مخلوط حکومت کسانوں کے تمام قرضے معاف کرے گی۔ کسانوں کی طرح بی جے پی حکومت نے نوجوانوں کو بھی دھوکہ دیا۔ نوکریاں نہیں دی گئیں۔ بھرتی کے امتحانات کے تمام پرچے لیک ہوگئے۔ بی جے پی نوکریاں نہیں دینا چاہتی۔ اس نے جان بوجھ کر پیپر زلیک کئے۔ نوجوانوں کے مستقبل سے غداری کی۔ زندگی کا ایک تہائی ضائع ہو چکا ہے۔ اس بار نوجوان بی جے پی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی حکومت نے طلباء کو لیپ ٹاپ دیا تھا۔ بی جے پی حکومت نے لیپ ٹاپ فراہم نہیں کیا۔ انہوں نے کسانوں کی بوریوں سے کھاد چوری کی۔ کھاد میں 5-5 کلوگرام کی کمی ہوئی۔ وہ منافع کما رہے ہیں۔ کسانوں کو نینو یوریا خریدنے پر مجبور کیا۔ اب سننے میں آرہا ہے کہ کئی صنعتکاروں کی طرح نینو یوریا بیچنے والا بھی بھاگ گیا۔ بی جے پی حکومت کے دس سالوں میں مہنگائی بہت بڑھ گئی۔ موٹر سائیکل مہنگی ہوگئی۔ ڈیزل اور پیٹرول مہنگا ہوگیا۔ ادویات مہنگی ہوگئیں۔ اس حکومت نے ڈائل 100 پولیس سروس، 108 ایمبولینس سروس اور ہیلتھ سروسز کو برباد کردیا ہے۔ بی جے پی آئین کو بدلنا چاہتی ہے۔

پی او کے ہندوستان کا حصہ ہے اور ہم اسے واپس لیں گے: امت شاہ

ریلی میں نہیں آئے منوج پانڈے، منانے گھر پہنچے شاہ

کوشامبی: 12 مئی (یواین آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے اتوار کو کانگریس لیڈر منی شنکر ایئر اور نیشنل کانفرنس سربراہ فاروق عبداللہ کی پاکستان کے سلسلے میں دیئے گئے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پی او کے ہندوستان کا حصہ ہے اور اسے واپس لیں گے۔ بی جے پی امیدوار ونود سونکر کی حمایت میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلی داخلہ امت شاہ نے کہا کانگریس لیڈر منی شنکر ایئر اور انڈیا اتحاد کے لیڈر فاروق عبداللہ پاکستان کا احترام کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں کیونکہ اس کے پاس ایٹم بم ہے۔ ہم کیوں کریں پاکستان کا احترام۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کہہ رہے ہیں کہ پی او کے نہ مانگیں۔ راہل بابا اگر آپ کو ایٹم بم سے ڈرنا ہے تو ڈرو۔ ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ پی او کے ہندوستان کا حصہ ہے اور ہم اسے لے کر رہیں گے۔ شاہ نے کہا کانگریس صدر کھڑگے کہتے ہیں کہ راجستھان اور اتر پردیش کے لوگوں کو کشمیر سے کیا لینا دینا ہے۔ شاید انہیں نہیں معلوم کہ کوشامبی کا ہر بچہ کشمیر کے لئے اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ دو شہزادے ہیں اکھلیش اور راہل جو اقتدار میں آنے پر آرٹیکل 370 واپس لانے کا دعوی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوشامبی کے لوگوں کو طے کرنا چاہئے کہ آرٹیکل 370 واپس آنا چاہئے یا نہیں؟۔ مودی جی نے ملک میں دہشت گردی اور نکسل واد کو ختم کیا ہے اور انہوں نے ملک کو سیکور کرنے کا کام کیا ہے۔ رام مندر کا معاملہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا 70 سال تک ایس پی۔ بی ایس پی اور کانگریس کے لوگوں نے رام مندر کے مسئلے کو ٹھنڈے بستے میں ڈالے رکھا۔ جب مودی جی دوسری بار پی ایم بنے تو مقدمہ جیت لیا گیا۔ بھومی پوجن کی گئی اور پانچ سال کے اندر 22 جنوری کو پران پرتشٹھا کی تقریب ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ انڈیا اتحاد کے لیڈر وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف الیکشن لڑ رہے ہیں۔ حالانکہ جیتنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ لیکن مان لیجئے کہ اگر وہ جیتتے ہیں تو وزیر اعظم کون ہوگا۔ کیا شرود پوار، ممتا بنرجی، ادھو ٹھاکرے، اسٹالن یا راہل گاندھی وزیر اعظم بن سکتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا تو ان کے ایک لیڈر نے کہا کہ باری باری سے بنیں گے پی ایم، راہل بابا یہ کوئی کرانے کی دوکان نہیں ہے جہاں چیزیں اس طرح نہیں چلتیں۔

رائے بریلی پہنچے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ گاندھی خاندان پر جم کر حملہ کیا۔ وہ اتوار کو جی آئی سی گراؤنڈ میں کانگریس کے گڑھ میں بی جے پی کی جیت کو یقینی بنانے کے لیے منعقدہ انتخابی ریلی میں پہنچے تھے۔ مرکزی وزیر کا خطاب خود گاندھی خاندان کے پانچ سال بعد رائے بریلی آنے کی بات سے شروع ہوا۔ شاہ نے میٹنگ میں گاندھی خاندان سے سوال کیا اور اس کا جواب طلب کیا۔ انہوں نے کہا کہ رائے بریلی کی ترقی صرف بی جے پی کر سکتی ہے۔ سونیا گاندھی کے ترقیاتی فنڈ کا پیسہ ووٹ بینکوں میں خرچ ہوتا ہے۔ گاندھی خاندان نے رائے بریلی میں ایم پی فنڈ کا استعمال اقلیتوں پر ہی کیا ہے۔ انہوں نے راہل گاندھی کے امیٹھی سیٹ چھوڑنے اور رائے بریلی سے الیکشن لڑنے کے فیصلے پر سوال اٹھایا۔ بی جے پی امیدوار دنیش پرتاپ سنگھ کی حمایت میں بولتے ہوئے مرکزی وزیر نے گاندھی خاندان بالخصوص پرینکا گاندھی اور راہل گاندھی سے جواب طلب کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ لوگ کہاں تھے جب این ٹی پی سی میں بوائلر پھٹنے سے بہت سے لوگ مرے تھے۔ بچھراواں ٹرین حادثہ کے دوران بھی یہ خاندان لاپتہ رہا۔ اس حادثے میں 50 لوگوں کی موت ہوگئی۔ پانچ بچیاں ڈوب کر مرنے کے باوجود خاندان لاپتہ ہے۔ کورونا کی وبا کے دوران بھی خاندان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ وزیر داخلہ نے ریزرویشن کے مسئلہ پر کانگریس کو گھیرتے ہوئے کہا کہ جب تک پارلیمنٹ میں بی جے پی کا ایک بھی رکن پارلیمنٹ موجود ہے، دلتوں اور پسماندہ طبقات کا ریزرویشن ختم نہیں ہوگا۔ اس کے لیے جتنی بھی قربانی دینی پڑے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس ہمیشہ جھوٹ بولتی ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر میں دفعہ 370 کا مسئلہ بھی اٹھایا اور کہا کہ کانگریس کہتی ہے کہ دفعہ 370 کو ہٹا کر غلط کیا گیا ہے۔ آپ سب مجھے بتائیں کہ کیا آرٹیکل 370 کو ہٹانا غلط تھا؟ کانگریس لیڈر چاہے منی شنکر ایئر ہوں یا دیگر لیڈر، پاکستان کی تعریف کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاکستان سے بات چیت ہونی چاہیے۔ ہمارے فوجیوں کو مارنے والے سے کوئی کیسے بات کر سکتا ہے؟ یہی نہیں اس لیڈر کا کہنا ہے کہ پاکستان کہتا ہے کہ راہل گاندھی کو ملک کا وزیر اعظم بننا چاہیے۔ امیت شاہ نے ایس پی پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ جب ریاست میں ایس پی کی حکومت تھی تو وہاں غنڈہ راج تھا۔ آج مافیا راج مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔

پانچویں مرحلے میں 20 فیصدی امیدوار مجرمانہ شبیہ کے

لکھنؤ: 12 مئی (یواین آئی) اتر پردیش میں لوک سبھا انتخابی کے پانچویں مرحلے میں جہاں 20 فیصدی امیدوار مجرمانہ شبیہ کے ہیں تو وہیں منی پاور معاملے میں زیادہ تر امیدوار کروڑ پتی ہیں۔ پانچویں مرحلے میں 14 انتخابی حلقوں میں ہونے والے الیکشن میں 144 امیدواروں میں زیادہ تر کروڑ پتی ہیں۔ جھانسی میں بی جے پی امیدوار کے پاس تو 212 کروڑ روپے کی جائیداد ہے وہیں تقریبا سبھی اہم سیاسی جماعتوں نے مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث امیدواروں کو بھی ترجیح دی ہے۔ یوپی الیکشن واچ اور ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارم نے پانچویں مرحلے میں قسمت آزما رہے امیدواروں کے حلف ناموں کا جائزہ لینے کے بعد ایک رپورٹ پیش کی ہے جس کے مطابق لکھنؤ، موہن لال گنج، رائے بریلی، امیٹھی، جالون، جھانسی، ہمیر پور، باندہ، فتح پور، کوشامبی، بارہ بنکی، فیض آباد، قیصر گنج اور گونڈہ پارلیمانی حلقوں سے الیکشن لڑ رہے 144 امیدواروں میں سے 29 یعنی 20 فیصدی نے اپنے اوپر مجرمانہ معاملوں کا اعتراف کیا ہے جبکہ 18 فیصدی امیدواروں نے اپنے اوپر سنگین دفعات میں مجرمانہ معاملے درج ہونے کا حلف نامہ دیا ہے۔

روی داس مہروترا کی حمایت میں سماجوادی نوجوان مزدور سبھا کی پریس کانفرنس

لکھنؤ میں راہول گم وارثی قومی صدر سماج وادی مزدور سبھا، فرزان حیدر، قومی جنرل سکریٹری، مزدور سبھا، سماج وادی پارٹی، آصف اقبال، قومی سکریٹری، مزدور سبھا، صوفیہ، قومی سکریٹری، مزدور سبھا، تنویر تبسم، قومی ایگزیکٹو ممبر، مزدور سبھا، ریاستی سکریٹری، ایڈووکیٹ سبھا، ستیندر ناتھ تیواری جی، ریاستی سکریٹری ایڈووکیٹ سبھا موشاد خان، بھائی کلیم خان، رافع علی خان اور کئی دوسرے نوجوان مزدور سبھا کے رہنماؤں نے انڈیا الائنس سماج وادی پارٹی لوک سبھا امیدوار رویداس مہروترا کی حمایت میں ایک پریس کانفرنس کی۔ اس پریس کانفرنس میں سماج وادی پارٹی کی طرف سے کئے گئے کاموں کی وضاحت کی گئی۔ اس کے ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت میں لکھنؤ اور اتر پردیش میں کس طرح ترقی کی راہیں کھلی ہیں اور ترقی تیزی سے ہو رہی ہے۔ پریس کانفرنس کے ذریعے لکھنؤ لوک سبھا میں رویداس مہروترا کو ووٹ دینے کی اپیل کی گئی۔

مودی بدعنوانی ہٹانے تو اپوزیشن مودی کو ہٹانے کی بات کرتا ہے: راجویر سنگھ

جونپور: 12 مئی (یواین آئی) اتر پردیش حکومت کے وزیر سیاحت وثقافت راج ویر سنگھ نے اتوار کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی بدعنوانی ہٹا کی بات کرتے ہیں تو متحد اپوزیشن مودی ہٹاؤ کی بات کرتا ہے۔ اپوزیشن لوگوں کو جھوٹ بول کر گمراہ کرنے کا کام کر رہا ہے۔ وزیر سیاحت وثقافت نے ملہنی اسمبلی حلقے کے اٹروکلا گاؤں میں جونپور لوک سبھا حلقے سے بی جے پی امیدوار کرپا شنکر سنگھ کی حمایت میں منعقد پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے ایک ووٹ کا ہی نتیجہ رہا کہ آج مودی نے ناسور بن چکے دفعہ 370 کو چٹکی بجا کر ختم کردیا۔ لمبے جدوجہد کے بعد اجودھیا میں رام مندر کی تعمیر کا عزم پورا ہوا۔ آج اجولا گیس اسکیم، بیت الخلاء، کسان سمان ندی، مفت اناج جیسی اسکیمات کا فائدہ عوام الناس کو مل رہا ہے۔

لکھنؤ لوک سبھا کے امیدوار محمد احمد نے شہر کے مختلف علاقوں کا کیا دورہ

لکھنؤ: 12 مئی (پی این ایس) لکھنؤ لوک سبھا کے امیدوار محمد احمد نے اپنی پارٹی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا کے کارکنان کے ساتھ شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ میں آپ کے درمیاں امن و شانتی کا پیغام لیکر آیا ہوں اور آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آپ کے ہر پریشانی کا خیال رکھوں گا اور آپسی بھائی چارے کو ٹوٹنے نہیں دونگا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ سیاسی فرقہ پرست طاقتیں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا کو غلط طور سے پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مجھے آپ سے بھرپور امید ہے کہ آپ اس سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس سازش کو انجام دینے والا کوئی اور نہیں بلکہ اسی پارٹی سے تعلق رکھنے والوں میں ہی سے کچھ لوگ ہیں۔ اور کچھ دوسری سیکولر پارٹی کے ایسے لوگ ہیں جو ہمارا قائد تو بنے کا خواہشمند ہے لیکن ہماری پریشانی، تعلیم، صحت اور روزگار سے انہیں کو سروکار نہیں۔ اگر آپ نے ہمیں انتخاب میں کامیاب بنایا تو ہم بھوک سے آزادی خوف سے آزادی، روزی، روٹی، تعلیم، صحت وغیرہ جیسی چیزوں کی دشواری سے آزادی دلوائیں گے۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا کے ریاستی سکریٹری نور حسن نے کہا کہ ہمارا ملک جمہوری تو ہے مگر ہم سے جمہوری طریقہ سے جینے کا حق چھینا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں چل رہے پھانسی واد طاقتوں کے ذریعہ ہندو، مسلم، بھائی چارہ، گنگا جمنی تہذیب، ہندوستانی جمہوریہ جیسی دیگر چیزوں کو بچانے کے لئے پورے ملک میں پارٹی احتجاجی طور پر میدان میں ہے۔ اسی کے تحت آپ کے لکھنؤ لوک سبھا حلقہ سے محمد احمد کو امیدوار بنا کر پارٹی کی وجود کو قائم رکھنا چاہتی ہے، میری لکھنؤ کے عوام سے امید ہے کہ پارٹی کے نظریہ سے متاثر ہوکر سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا کو ووٹ میں حمایت کر اپنے مقصد تک پہونچنے میں کامیابی دلائیں۔ آخر میں راشٹریہ سماجک کاریہ کرتا تنظیم کے کنوینر محمد آفاق نے کہا کہ آج ملک میں فرقہ پرست طاقتیں بھائی چارہ کو ختم کرنے کی پوری کوشش ماب لنچنگ، حجاب، سی اے اے، این آر سی، این پی آر اور یکساں سول کوڈ جیسے مدے کے ذریعہ کی جارہی ہے۔ اس لئے میری عوام سے اپیل ہے کہ وہ ایسے امیدوار کو منتخب کریں جو آئین کے مطابق ان کے حق کی آواز لوک سبھا تک پہونچا سکے۔ اس موقع پر خاص طور سے امامیہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کے نائب سکریٹری طفیل اختر، رضوان قریشی، جلال الدین، ندیم، عدنان وغیرہ موجود تھے۔

لوک سبھا الیکشن: پوروانچل میں راہل، ممتا اور کیجریوال کریں گے خطاب

اعظم گڑھ میں ہندوستانی اتحاد کی نکالی جائے گی ریلی

اعظم گڑھ۔ ایس پی نے اپنے قلعہ پوروانچل میں ہندوستانی اتحاد کی ایک ریلی منعقد کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ایس پی اعظم گڑھ کے ذریعے پوروانچل کو فتح کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ایم ایل اے ڈاکٹر سنگرام یادو نے کہا کہ راہل، ممتا اور کیجریوال کے ساتھ ساتھ تمل ناڈو کے وزیر اعلی ایم کے اسٹالن، جموں و کشمیر کے سابق وزیر اعلی اور نیشنل کانفرنس لیڈر فاروق عبداللہ جیسے لیڈران ہند اتحاد کی ریلی میں شرکت کریں گے۔

کانگریس لیڈر راہل گاندھی، مغربی بنگال کی وزیر اعلی ممتا بنرجی، دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال اور بہار کے سابق نائب وزیر اعلی تیجسوی یادو سمیت ہندوستانی اتحاد کے بہت سے بڑے لیڈر پوروانچل میں جلد ہی شور مچائیں گے۔ چھٹے مرحلے میں، اعظم گڑھ سمیت پوروانچل کی پانچ لوک سبھا سیٹوں کے لیے 25 مئی کو انتخابات ہونے ہیں۔ ایسے میں اعظم گڑھ میں ہندوستانی اتحاد کی پہلی بڑی ریلی کے انعقاد کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ ایس پی لیڈروں نے اس سلسلے میں اتحاد کے کوآرڈینیٹر کو خط بھی لکھا ہے۔ اس ریلی کے ذریعے اپوزیشن نے پوروانچل کو فتح کرنے کی حکمت عملی تیار کی ہے۔

ایس پی کے سبکدوش ہونے والے ضلع صدر حوالدار یادو کا کہنا ہے کہ ہندوستانی اتحاد کی ریلی طے ہے لیکن ابھی تاریخ کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اٹرولیا کے ایم ایل اے ڈاکٹر سنگرام یادو نے کہا کہ 13 مئی کے بعد مندوری ہوائی اڈے کے اردگرد یہ ریلی نکالی جائے گی۔ اعظم گڑھ کے ایک سرے پر وارانسی ہے جو وزیر اعظم نریندر مودی کا انتخابی حلقہ ہے جبکہ دوسری طرف سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کا گاؤں کرشا علاقہ ہے۔ اعظم گڑھ ان دونوں علاقوں کے درمیان آتا ہے۔ جو ایس پی کا گڑھ ہے۔ ایس پی اس گڑھ کو جیتنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔

ایس پی لوک سبھا ضمنی انتخابات میں شکست کو دوبارہ جیت میں بدلنے کے لیے بے چین ہے۔ ساتھ ہی، ایس پی پوروانچل کی اہمیت کو اچھی طرح سے سمجھتے ہیں۔ وہ یہاں کی ہر نشست کے لیے بہت سنجیدہ ہے۔ ہندوستانی اتحاد صرف لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کے جیت کے رتھ کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اس میں ہر صوبے کے رہنما شامل ہیں۔

امیٹھی: اسمرتی ایرانی نے راہل، پرینکا کو دیا بحث کا کھلا چیلنج

امیٹھی۔ امیٹھی سے الیکشن لڑنے والی اسمرتی ایرانی نے راہل اور پرینکا کو کھل کر بحث کا چیلنج دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ راہول گاندھی نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ وہ مودی سے بحث کر سکتے ہیں لیکن مودی ان سے بحث نہیں کریں گے۔ اب اسمرتی ایرانی نے اس پر جوابی حملہ کیا ہے۔ اسمرتی نے راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کو چیلنج کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کانگریس خود مسائل سے بھاگ رہی ہے۔ پرینکا گاندھی کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے ایم پی اسمرتی ایرانی نے چیلنج کیا اور کہا کہ آج میرا ان سب کو چیلنج ہے...آپ اپنا چینل چنیں، اینکر کا انتخاب کریں...ایشو کا انتخاب کریں...مقام کا انتخاب کریں...تاریخ...دونوں بھائی ایک ہیں اور دوسری طرف بی جے پی کے ترجمان...دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہو جائے گا، جس کے پاس اتنی طاقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی خود مسائل سے بھاگ رہی ہے۔